قادیانی ظل و بروز کی حقیقت

متنبی قادیاں آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ظلی بروزی نبوت کا تحقیقی جائزہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف **عبید اللہ لطیف**

تقریظات فضیلۃ الشیخ مفتی ابو الحسن مبشر احمد ربانی اوریا مقبول جان محمد متین خالد

خاتم النبیین اکیڈمی - فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قادیانی ظل و بروز کی حقیقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ـــــــــــ قادیانی ظل و بروز کی حقیقت

مصنف ـــــــــــ عبیداللہ لطیف فیصل آباد

صفحات ـــــــــــ 176

طبع اول ـــــــــــ جولائی 2017ء

طبع دوم ـــــــــــ مارچ 2021ء

ناشر ـــــــــــ خاتم النبیین اکیڈیمی فیصل آباد

ملنے کے پتے

1۔ مکتبہ قدوسیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042.37230585

2۔ مکتبہ اسلامیہ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 04237244973

3۔ مکتبہ اسلامیہ بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد 0412634504

4۔ مکتبہ اہلحدیث نزد جامع مسجد اہلحدیث امین پور بازار فیصل آباد 041262400

5۔ مکتبہ دارالسلف آس داس محلہ جمن شاہ روڈ ٹنڈو آدم 0302.3353215

6۔ ادارہ تفہیم الاسلام احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور 03022186601

7۔ عبیداللہ لطیف جامعہ سلفیہ روڈ جمیل آباد فیصل آباد 03046265209

خوبصورت اور معیاری کتب چھپوانے کے لیے رابطہ کریں

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان

تھرڈ فلور، مسلم سنٹر، چیٹر جی روڈ اردو بازار، لاہور

0321-4275767 subheroshan@hotmail.com

Subhe Roshan Book House

صبح روشن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی ظل و بروز کی حقیقت

تالیف عبید اللہ لطیف

تقریظات فضیلۃ الشیخ مفتی ابو الحسن مبشر احمد ربانی اوریا مقبول جان محمد متین خالد

ختم النبیین اکیڈمی۔ فیصل آباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

اپنی دادی جان اور والدہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا کے نام کہ جنہوں نے انتہائی کسمپرسی کی حالت میں محنت مزدوری کر کے ہماری بہتر تربیت کی اور اس والد محترم کے نام کہ جو میں ابھی آٹھویں کلاس میں ہی تھا کہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے تھے۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم یا ارحم الراحمین آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

- عرضِ ناشر 7
- طبع اول پر اخبارات و جرائد کے تبصرے 30
- تقریظ 34
- حرف چند 36
- ایک تحقیقی کتاب 38
- ابتدائیہ 40
- عرض مؤلف طبع دوم 68
- ظل اور بروز کی حقیقت 69
- عقیدہ ختم نبوت قرآن و حدیث کی روشنی میں 79
- محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعویٰ 90
- شاعری اور محمد رسول اللہ ﷺ 93
- شاعری اور مرزا قادیانی 94
- اصحاب بدر اور مرزا قادیانی کی ظلیت 106
- جہاد فی سبیل اللہ اور سیرت محمد رسول اللہ ﷺ 115
- جہاد فی سبیل اللہ اور مرزا قادیانی 118
- آسمانی نکاح اور مرزا قادیانی کی ظلیت 123
- اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول اور مرزا قادیانی کا دعویٰ ظلی نبوت 131
- تصویر کشی اور مرزا قادیانی کی ظلیت 138
- فرقہ واریت اور مرزا قادیانی کا دعویٰ ظلیت 143

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

- غیر محرم عورتیں، اطاعت رسول اور مرزا قادیانی کی ظلی نبوت 146
- گالی گلوچ اور مرزا قادیانی 160
- لعنت بازی اور مرزا قادیانی کی ظلیت 170
- جھوٹی گواہی اور مرزا قادیانی کی ظلیت 172

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ ناشر

وطن عزیز اس وقت ایک کٹھن دور سے گزر رہا ہے ایک طرف داعش اور تحریک طالبان پاکستان جیسے تکفیری گروہ ہر ایک پر کفر کے فتوے لگا کر جہاد کے نام پر دہشتگردی کو پروان چڑھا رہے ہیں تو دوسری طرف بعض لوگ ان کی اس دہشت گردی کو اسلام اور اسلامی قوانین کے ساتھ منسلک کر کے اسلام اور اسلامی تعلیمات کے خلاف زہریلا پراپیگنڈہ کرنے میں مصروف ہیں درحقیقت یہ دونوں گروہ افراط وتفریط کا شکار ہیں دوسرے گروہ سے متاثر ہو کر ہی کبھی رانا ثناء اللہ جیسے سیاستدان یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ قادیانیوں اور ہمارے درمیان ختم نبوت کے مسئلے پر معمولی اختلاف ہے تو کبھی حمزہ عباسی جیسے اینکر اور اداکار پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کے خلاف آواز اٹھاتے نظر آتے ہیں اور یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ کیا پارلیمنٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی کو کافر قرار دے؟ یاد رہے کہ امت مسلمہ اور قادیانیوں کے درمیان صرف عقیدہ ختم نبوت میں ہی فرق نہیں بلکہ قادیانیت حقیقی اسلام کے نام پر اسلام کے مقابل یہود و نصاریٰ کا پروان چڑھایا ہوا وہ پودا ہے جس کی ایک ایک چیز اسلام کے خلاف ہے یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا بڑا بیٹا اور قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ بشیر الدین محمود لکھتا ہے کہ

> ''حضرت مسیح موعود نے فرمایا ان کا اسلام اور ہے ہمارا اور، ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور، ہمارا حج اور ہے اور ان کا حج اور۔ اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیاں 21 اگست 1917 صفحہ 8)

مزید ایک مقام پر لکھتا ہے کہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''حضرت مسیح موعود کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں (مسلمانوں) سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند ایک مسائل میں ہے آپ (مرزا قادیانی) نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کی ذات، رسول کریم ﷺ، قرآن، نماز روزہ، حج، زکوٰۃ غرض کہ آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔''

(اخبار الفضل قادیان 30 جولائی 1931)

اب جہاں تک تعلق ہے اس سوال کا کہ کیا پارلیمنٹ کو یہ حق حاصل ہے کہ کہ قادیانیوں کو کافر قرار دے؟ تو حقیقت میں یہ سوال ہی محض کم علمی اور جہالت کا نتیجہ تھا کیونکہ پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار نہیں دیا اور نہ ہی امت سے باہر نکالا ہے بلکہ پارلیمنٹ نے تو قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا ہے جبکہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اپنے آپ کو اور اپنے متبعین کو امت سے باہر نکالا ہے۔ پاکستانی پارلیمنٹ نے تو متفقہ طور پر متنبی قادیاں مرزا قادیانی کے فیصلے کی نہ صرف توثیق کی ہے بلکہ ان کا دیرینہ مطالبہ بھی پورا کیا ہے۔

قارئین کرام! میں پہلے تو آپ کے سامنے مرزا قادیانی کو خود اپنے آپ کو اور اپنے متبعین کو امت سے باہر نکالنے کے دلائل پیش کرتا ہوں بعد ازاں بتاؤں گا کہ کس طرح پارلیمنٹ نے قادیانیوں کے سوکالڈ نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے فیصلے کی متفقہ طور پر توثیق کی اور کس طرح قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا۔

محترم قارئین! ایک مشہور روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ''میری امت کے ساتھ ہو بہو وہی صورتحال پیش آئے گی جو بنی اسرائیل کے ساتھ پیش آچکی ہے (یعنی مماثلت میں دونوں برابر ہوں گے) یہاں تک کہ ان میں سے کسی نے اگر اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہوگا میری امت میں بھی ایسا شخص ہوگا جو اس فعل شنیع کا مرتکب ہوگا بنی اسرائیل بہتر ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک فرقہ چھوڑ کر سبھی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جہنم میں جائیں گے۔صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کونسی جماعت ہوگی؟ تو نبی رحمت علیہ السلام نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہؓ کے نقش قدم پر چلے گے۔''

(رواہ عبداللہ ابن عمرؓ جامع ترمذی: 2640)

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ امت تہتر ۷۳ ❁ فرقوں پر مشتمل ہوگی جبکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی تمام تہتر فرقوں کو پلید اور جہنمی قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''درمیانی زمانہ جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے بلکہ تمام خیر القرون کے زمانہ سے بعد میں ہے اور مسیح موعود کے زمانہ سے پہلے ہے یہ زمانہ فیج اعوج کا زمانہ ہے یعنی ٹیڑھے گروہ کا زمانہ جس میں خیر نہیں مگر شاذونادر۔یہی فیج اعوج کا زمانہ ہے جس کی نسبت آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث ہے لیسوا منی ولست منھم۔یعنی نہ یہ لوگ مجھ میں سے ہیں اور نہ میں ان میں سے ہوں یعنی مجھے ان سے کچھ بھی تعلق نہیں یہی زمانہ ہے جس میں ہزارہا بدعات اور بے شمار ناپاک رسومات اور ہر قسم کے شرک خدا کی ذات اور صفات اور افعال میں گروہ در گروہ پلید مذہب جو تہتر تک پہنچ گئے پیدا ہو گئے۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 140 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 226)

❁ قارئین کرام محدثین اور شارحین حدیث کے نزدیک جہاں جہاں پر لفظ ستر، بہتر، تہتر یا تیس وغیرہ آیا ہے اس سے مراد گنتی کی تحدید نہیں بلکہ کثرت ہوتی ہے۔ہم جب بھی قادیانیوں کے سامنے یہ روایت پیش کرتے ہیں تو وہ بھی فوراً اس سے مراد کثرت کو ہی بتاتے ہیں لیکن جب وہ حدیث پیش کی جاتی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے ان تیس کذابوں اور دجالوں کا ذکر کیا ہے جو یہ گمان کریں گے کہ وہ نبی ہیں اور ان کذابوں اور دجالوں میں جب ہم مرزا قادیانی کو شامل کرتے ہیں تو فوراً وہ اس حدیث میں تیس کے لفظ سے کثرت مراد کی بجائے گنتی کی تحدید کر دیتے ہیں جو ان کا دوہرا معیار ہے۔یہاں پر یہ بھی بتاتا چلوں کہ اگر قادیانی اس حدیث میں تیس کے لفظ کی تحدید کرنے پر ہی مصر ہوں تو اس کا جواب یہ ہے کہ کذاب اور دجال اہم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مکمر ہیں نہ کہ اسم مصغر یعنی اس سے مراد وہ مدعیان نبوت ہیں جن کا سلسلہ آگے چلا۔

محترم قارئین! اب دیکھئے کہ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق تو امت تہتر فرقوں پر مشتمل ہے اوران تہتر میں سے ایک ناجی جماعت ہوگی اور بہتر گمراہ ہوں گے جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی اس کے برعکس تمام تہتر فرقوں کو نہ صرف پلید قرار دے رہا ہے بلکہ ایک نئے چوہترویں فرقے کی بنیاد رکھ رہا ہے جس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ایک اور جگہ پر اپنی جماعت کوفرقہ جدیدہ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''اور تیسرا امر جو قابل گزارش ہے وہ یہ ہے کہ میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا میں پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لیے ہرگز خطرناک نہیں ہے اور اس کے اصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلح کاری کے ہیں کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں اس کی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملے گی۔ جو ہدایتیں اس فرقہ کے لیے میں نے مرتب کی ہیں جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے کہ ان کو اپنا دستور العمل رکھے وہ ہدایتیں میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپ کر عام مریدوں میں شائع ہوا ہے۔ جس کا نام تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت ہے جس کی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھی بھیجی گئی تھی۔۔۔۔۔۔ اور میری جماعت جیسا کہ میں آگے بیان کروں گا جاہلوں اور وحشیوں کی جماعت نہیں ہے بلکہ اکثر ان میں اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور علوم مروجہ کے حاصل کرنے والے اور سرکاری معزز عہدوں پر سرفراز ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ انھوں نے چال چلن اور اخلاق فاضلہ میں بڑی ترقی کی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ تجربہ کے وقت سرکار انگریزی ان کو اوّل درجہ کے خیرخواہ پاوے گی۔۔۔۔۔۔۔۔غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔"

(اشتہار "بحضور لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبال" مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 195 تا 197)

قارئین کرام! امت مسلمہ میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو یہ کہے کہ اسے مکہ اور مدینہ میں امن اور سکون نہیں ملتا کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہی کہ

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۞ فِيْهِ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا

(سورہ آل عمران: ۹۷،۹۸)

ترجمہ از تفسیر صغیر: سب سے پہلا گھر جو تمام لوگوں کے (فائدہ کے) لئے بنایا گیا تھا وہ ہے جو مکہ میں ہے وہ تمام جہانوں کے لئے برکت والا (مقام) اور (موجب) ہدایت ہے اس میں کئی روشن نشانات ہیں (وہ) ابراہیم کی قیام گاہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن میں آ جاتا ہے۔

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً (سورہ النحل: ۱۱۳)

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور اللہ (تمہیں سمجھانے کے لئے) ایک بستی کا حال بیان کرتا ہے۔ جسے (ہر طرح سے) امن حاصل ہے (اور) اطمینان نصیب ہے۔

محترم قارئین! اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مرزا بشیر الدین لکھتا ہے کہ

"اس جگہ بستی سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔"

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مکہ شہر کی قسم اٹھاتے ہوئے فرماتا ہے کہ

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۞ (سورہ التین: ٤)

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور اس امن والے شہر (مکہ) کو بھی [1]

لیکن مرزا قادیانی اس کے برعکس لکھتا ہے کہ

---

[1] (نوٹ) محترم قارئین! مکہ مکرمہ کی حرمت اور امن والا شہر ہونے کے بارے میں جو بھی آیات پیش کی گئی ہیں ان کے نمبر تفسیر صغیر کے اعتبار سے دیئے گئے ہیں کیونکہ اس میں ہر سورۃ میں بسم اللہ الرحمٰن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الرحیم کو بھی بطور آیت پیش کر کے ایک آیت کا اضافہ کیا گیا ہے۔

''میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت (برطانیہ) کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے اور نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔''

(تریاق القلوب صفحہ 28 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 15 صفحہ 156)

محترم قارئین! جس طرح اسلام کے دو حصے ہیں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے بھی اپنے مذہب کے دو حصے بیان کیے ہیں چنانچہ مرزا صاحب قادیانی اپنے مذہب کا اظہار کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں' دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت برطانیہ ہے۔''

(شہادت القرآن صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے کہ

''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد (ﷺ) کو نہیں مانتا اور یا محمد (ﷺ) کو تو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 110 از بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

اسی طرح قادیانی اخبار الفضل لکھتا ہے کہ

''غیر احمدیوں کی ہمارے مقابلہ میں وہی حیثیت ہے جو قرآن کریم ایک مومن کے مقابلہ میں اہل کتاب کی قرار دے کر تعلیم دیتا ہے کہ ایک مومن اہل کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عورت کو بیاہ لاسکتا ہے مگر مومنہ عورت کو اہل کتاب سے نہیں بیاہ سکتا۔ اسی طرح ایک احمدی غیر احمدی عورت کو اپنے حبالہ عقد میں لاسکتا ہے، مگر احمدی عورت شریعت اسلام کے مطابق غیر احمدی مرد کے نکاح میں نہیں دی جاسکتی۔۔۔۔۔

حضور (مرزا صاحب قادیانی) فرماتے ہیں:

غیر احمدی کی لڑکی لے لینے میں حرج نہیں ہے، کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے، بلکہ اس میں فائدہ ہے کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے۔ اپنی لڑکی غیر احمدی کو نہ دینی چاہئے۔ اگر ملے تو لے لو، بے شک لینے میں حرج نہیں اور دینے میں گناہ ہے۔ (الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۲۰ء)۔"

(اخبار الفضل قادیاں مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۲۰ء)

مزید قادیانی اخبار الفضل مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے اور قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ میاں بشیر الدین محمود کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"ایک شخص کے سوالات کے ۔۔۔۔۔ حضرت میاں محمود احمد صاحب نے مندرجہ ذیل جوابات لکھے۔

سوال:...... کیا جو شخص احمدی کہلاتا ہے، چندہ بھی دیتا ہے تبلیغ بھی کرتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود کے حکم صریح کے خلاف کہ غیر احمدی کو اپنی لڑکی دینا جائز نہیں۔ اپنی لڑکی کا نکاح کر دیتا ہے۔ وہ ایک ہی حکم کے توڑنے سے مسیح موعود کے منکروں میں سے ہوسکتا ہے؟

جواب:...... جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے میرے نزدیک وہ احمدی نہیں، کوئی شخص کسی کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں نہیں دے سکتا۔

سوال:...... جو نکاح خواں ایسا نکاح پڑھاوے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟

جواب:...... ایسے نکاح خواں کے متعلق ہم وہی فتویٰ دیں گے جو اس شخص کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نسبت دیا جا سکتا ہے۔ جس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھ دیا ہو۔

سوال:..... کیا ایسا شخص جس نے غیر احمدیوں سے اپنی لڑکی کا رشتہ کیا ہے دوسرے احمدیوں کی شادی میں مدعو ہو سکتا ہے؟

جواب:..... ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں۔

(ڈائری میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مندرجہ الفضل قادیان جلد ۸ نمبر ۸۸ مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۲۱ء)

قارئین کرام! قادیانیوں نے پہلی بار مسلمانوں سے اپنی الگ شناخت باؤنڈری کمشن کے سامنے ۱۹۴۶ میں ظاہر کی جس کی بنیاد پر ضلع گورداسپور انڈیا کا حصہ بنا اور کشمیر کو انڈیا سے ملانے کے لیے انڈیا کو واحد زمینی راستہ ملا اس کی تفصیل پیش کرنے سے پہلے آپ کے سامنے تحریک پاکستان میں قادیانیوں کے کردار پر چند حوالہ جات پیش کرنا چاہتا ہوں ملاحظہ فرمائیں قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے بڑے بیٹے بشیر الدین محمود کا ایک بیان ان کے آفیشل اخبار الفضل میں ۱۹۴۴ کو کچھ یوں شائع ہوا کہ

> ”پس مسیح موعود کا ایک الہام ہے آریوں کا بادشاہ۔ اگر ہم آریوں کو الگ کر دیں اور مسلمانوں کو الگ تو حضرت مسیح موعود کا یہ الہام کس طرح پورا ہو سکتا ہے پس ضروری ہے کہ ہندوستان کے سب لوگ متحد رہیں اگر ہندوستان نے الگ الگ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جانا تھا تو حضرت مسیح موعود پاکستان کے بادشاہ کہلاتے آریوں کے بادشاہ نہ کہلاتے اس لیے بے شک مسلمان زور لگاتے رہیں جس مادی قسم کا پاکستان وہ چاہتے ہیں کبھی نہیں بن سکتا۔“

(بیان بشیر الدین محمود الفضل 8 جون 1944)

اللہ کے فضل و کرم سے پاکستان بن بھی گیا اور قائم و دائم بھی ہے بشیر الدین محمود کی طرف سے الہام کی تشریح کے مطابق مرزا جی کے الہام آریوں کا بادشاہ کو جھوٹا ثابت کر کے مرزا جی کے منہ پر کالک مل گیا خیر آگے بڑھتے ہیں بشیر الدین محمود کا ایک اور بیان ملاحظہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کریں جو ۵ اپریل ۱۹۴۷ کے الفضل میں ''اکھنڈ ہندوستان'' کے عنوان سے اس طرح موجود ہے کہ

''ہندوستان جیسی مضبوط بیس جس قوم کو مل جائے اس کی کامیابی میں کوئی شک نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی اس مشیت سے کہ اس نے احمدیت کے لیے اتنی وسیع بیس مہیا کی ہے پتہ لگتا ہے کہ وہ سارے ہندوستان کو ایک سٹیج پر جمع کرنا چاہتا ہے اور سب کے گلے میں احمدیت کا جوا ڈالنا چاہتا ہے اس لیے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہندو مسلم سوال اٹھ جائے اور ساری قومیں سیر و شکر ہو کر رہیں تا ملک کے حصے بخرے نہ ہوں بے شک یہ کام بہت مشکل ہے مگر اس کے نتائج بھی بہت شاندار ہیں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ساری متحد ہوں تا احمدیت اس وسیع بیس پر ترقی کرے چنانچہ اس رویا میں اس طرف اشارہ ہے ممکن ہے عارضی طور پر افتراق پیدا ہو اور کچھ وقت کے لیے دونوں قومیں جدا جدا رہیں مگر یہ حالت عارضی ہوگی اور ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ جلد دور ہو جائے۔''

(بیان بشیرالدین محمود الفضل 5 اپریل 1947)

آیئے مزید آگے بڑھتے ہیں قادیانی اخبار الفضل مئی ۱۹۴۷ کے ایک اور شمارے میں بشیرالدین محمود کا ایک بیان کچھ اس طرح شائع ہوا کہ

''میں قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی تو یہ اور بات ہے بسا اوقات عضو ماوف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا مشورہ بھی دیتے ہیں لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں اور صرف اس وقت ہوتا ہے جب کوئی چارہ نہ ہو اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے کہ اس ماؤف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے تو کون جاہل انسان اس کے لیے کوشش نہیں کرے گا۔ اسی طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(الفضل 16 مئی 1947 صفحہ 2)

قارئین کرام! اب آپ باونڈری کمشن کے سامنے پارسیوں کی طرح قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں سے الگ شناخت کے مطالبے کا ثبوت بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ ۱۳ نومبر ۱۹۴۶ کے الفضل میں قادیانیوں کے اس وقت کے خلیفہ بشیر الدین محمود کا بیان کچھ یوں شائع ہوتا ہے کہ

> ''گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ ہم سے بھی مشورہ لے اور ہمارے حقوق کا بھی خیال رکھے ہماری جماعت ہندوستان میں سات آٹھ لاکھ کے قریب ہے مگر ہماری جماعت کے افراد اس طرح پھیلے ہوئے ہیں ان کی آواز کی کوئی قیمت نہیں سمجھی جاتی لیگ ہمیں اپنے اندر شامل نہیں کرنا چاہتی اور کانگریس میں ہم شامل نہیں ہونا چاہتے اس کے مقابلہ میں پارسی ہندوستان میں تین لاکھ کے قریب ہیں لیکن حکومت کی طرف سے ایک پارسی وزیر سنٹر میں مقرر کر دیا گیا ہے اور ان کی جماعت کو قانونی جماعت تسلیم کر لیا گیا ہے حالانکہ ہماری جماعت ان سے دگنی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے میں نے دہلی میں ایک انگریز افسر کو کہلا بھیجا کہ ہم شکوہ نہیں کرتے لیکن حکومت نے جو فیصلہ کیا ہے وہ نہایت غیر منصفانہ ہے انہوں نے پارسیوں کا قانونی وجود تسلیم کیا مگر احمدیوں کا نہیں حالانکہ تم ایک ایک پارسی لاؤ میں اس کے مقابلہ میں دو دو احمدی پیش کرتا چلا جاؤں گا صرف اس لیے کہ ہماری جماعت بولتی نہیں اور ہماری جماعت دوسروں کی طرح لڑتی نہیں ہمارے حقوق کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ اس نے کہا ہم آپ کی جماعت کو ایک مذہبی جماعت سمجھتے ہیں۔ میرے نمائندے نے اس کو جواب دیا بے شک ہم ایک مذہبی جماعت ہیں مگر کیا ہم نے ہندوستان میں رہنا ہے یا نہیں اور کیا ہندوستان کی سیاست کا اثر ہم پر نہیں پڑتا۔ دوسرا جواب اس کا یہ ہے کہ کیا پارسی مذہبی جماعت نہیں اور عیسائی مذہبی جماعت نہیں ان کے آدمی پارسی اور عیسائی کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیے گئے ہیں یا کسی سیاسی جماعت کے نمائندے کر کے۔''

(الفضل 13 نومبر 1946)

قارئین کرام! یہ تھا قادیانیوں کا عیسائیوں اور پارسیوں کی طرح مسلمانوں سے الگ تشخص کا مطالبہ جسے ۱۹۷۴ میں پاکستانی پارلیمنٹ نے پورا کیا ویسے بھی کسی بھی مہذب ملک کی پارلیمنٹ اور دیگر ادارے کسی کو اپنے ملک کے کروڑوں لوگوں کو دھوکہ دینے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اس حوالے سے تو تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۴۱۹ اور ۴۲۰ بالکل واضح ہیں جن میں ہر طرح کے فراڈ اور دھوکہ دہی پر سزا مقرر کی گئی دفع ۴۱۹ میں تو اس پر بھی سزا ہے کہ کوئی انسان اپنا آپ چھپا کر کسی دوسری شخصیت کے طور پر خود کو ظاہر کرے۔

قارئین کرام! آپ سوچتے ہوں گے کہ قادیانی لوگوں کو کیسے دھوکہ دیتے ہیں آیئے ہم آپ کو قادیانیوں کی دھوکہ دہی کا دیدار کرواتے ہیں۔

جو بھی قادیانی مرزا غلام قادیانی کو اس کے تمام دعووں میں سچا جانتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی کو بھی "کن فیکون" کی صفت کا حامل مانتا ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ اسے الہام ہوا کہ

اِنَّمَا اَمْرُكَ اِذَا اَرَادتَ شَيْئاً اَن تَقُولَ لَهُ كُن فَيَكُونُ

ترجمہ: ''تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

(تذکرہ صفحہ 527)

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے اپنا یہ الہام سورۃ یسین کی آیت نمبر ۸۲ اِنَّمَآ اَمْرُہٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئاً اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ میں لفظی تحریف کرتے ہوئے تراشا ہے۔

اسی طرح کوئی بھی قادیانی آپ کو نہیں بتائے گا کہ ان کے خدا کے نام یلاش، کالا اور کالو بھی ہیں اور ان کا خدا کھا جانے والی آگ بھی ہے۔ اور مرزا قادیانی کا خدا اس کے بقول چوروں کی طرح پوشیدہ آتا ہے۔

قارئین کرام! قادیانی جب کلمہ پڑھتے ہیں تو کلمہ میں محمد رسول اللہ ﷺ سے مراد مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کو بھی مانتے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے بذات خود محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

''مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے، مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں، اور نہ ہی اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بار بار بتلا چکا ہوں، میں بموجب آیت وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وہی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ﷺ ہوں، پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد ہی تک محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد ﷺ ہی نبی رہے اور نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے، میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212)

اسی طرح ایک اور جگہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

''نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لیے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لیے بلکہ اسی کے جلال کے لیے۔ اس لیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی۔ گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو۔۔۔۔۔۔لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے۔ گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد (ثانی) (مرزا قادیانی) اسی محمد کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 تا 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 تا 209)

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی کتاب کلمۃ الفصل میں ایک مقام پر لکھتا ہے کہ

''اور چونکہ مشابہت تامہ کی وجہ سے مسیح موعود اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں جیسا کہ خود مسیح موعود نے فرمایا کہ **صار وجودی وجودہ** (دیکھو خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ حضرت نبی کریم نے فرمایا کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن کیا جائے گا۔ جس سے یہی مراد ہے کہ وہ میں ہی ہوں یعنی مسیح موعود نبی کریم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے جو بروزی رنگ میں دوبارہ دنیا میں آئے گا تاکہ اشاعت اسلام کا کام پورا کرے اور **ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کله** کے فرمان کے مطابق تمام ادیانِ باطلہ پر اتمام حجت کر کے اسلام کو دنیا کے کونوں تک پہنچا دے تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیاں میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد کو اتارا تاکہ اپنے وعدہ کو پورا کرے جو اس نے **آخرین منھم لم یلحقوا بھم** میں

www.KitaboSunnat.com

فرمایا تھا۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 104' 105)

محترم قارئین! بعض لوگ قادیانیوں کے کلمہ پڑھنے سے بھی دھوکا میں آجاتے ہیں کہ دیکھیں جی یہ بھی تو کلمہ پڑھتے ہیں۔ لہٰذا یہ بھی مسلمان ہی ہیں۔ حالانکہ قادیانی گروہ کلمہ میں جب "محمد رسول اللہ ﷺ" کے الفاظ ادا کرتا ہے تو ان کے نزدیک اس سے مراد صرف نبی آخر الزمان علیہ السلام ہی نہیں ہوتا بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی ہوتا ہے، جیسا کہ ہم مندرجہ بالا تحریروں میں مرزا قادیانی کے دعویٰ سے ثابت کر آئے ہیں۔

آیئے! مزید قادیانی کلمہ کی حقیقت جاننے کے لیے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی درج ذیل تحریر کو بھی ملاحظہ فرمائیں:

"ہم کو نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ **صار وجودی وجوده نیز من فرق بینی و بین المصطفی فما عرفنی ومارئ** اور یہ اس لیے ہے کہ حق تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت **آخرین منهم** سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ﷺ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ ﷺ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ 158 از مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)

محترم قارئین! قادیانیوں کے اخبار الفضل ۲۶ فروری ۱۹۲۴ء کے شمارے میں میثاق النبیین کے عنوان سے شائع ہونے والے ایک مضمون میں قصیدہ لکھا گیا جس کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ نبی آخرالزماں جناب محمد رسول اللہ ﷺ سمیت تمام انبیاء کرام سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ اگر ان کی زندگی میں مرزا غلام احمد کادیانی بطور مسیح موعود آجائے تو ان سب کو بھی مرزا غلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد کادیانی پر ایمان لانا ہوگا۔

یہ اتنا بڑا کفر ہے کہ جس کی مثال ملنا محال ہے حالانکہ وہ عہد نبی کریم علیہ السلام کے بارے میں تمام انبیاء کرام سے لیا گیا ہے اور اسی عہد کی پاسداری کا عملی مظاہرہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے ہوگا لیکن امت مرزائیہ نے ان قرآنی آیات اور میثاق النبیین کا مصداق مرزا غلام احمد کادیانی کو قرار دیا ہے آیئے اب اس قصیدے کے اشعار بھی ملاحظہ کریں۔

لیا تھا جو میثاق سب انبیاء سے
وہی عہد لیا حق نے مصطفیٰؐ سے
وہ نوح و خلیل و کلیم و مسیحا
سبھی سے یہ پیمان محکم لیا تھا
مبارک وہ امت کا موعود آیا
وہ میثاق ملت کا مقصود آیا
کریں اہل اسلام اب عہد پورا
بنے آج ہر ایک عبدًا شکورا

محترم قارئین! قاضی ظہورالدین اکمل نامی شخص نہ صرف ایک شاعر تھا بلکہ مرزا غلام احمد کادیانی کا دست راست بھی جو مرزا غلام احمد کادیانی کی شان میں مدح سرائی بھی کرتا رہا اس نے ایک نظم لکھی جس کے چند اشعار یہ تھے

محمدؐ اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں
محمدؐ دیکھنے ہوں جس نے اکمل
غلام احمد کو دیکھے کادیاں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کفریہ اشعار پر مبنی یہ نظم مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں اس کے سامنے پڑھی گئی جس پر سرزنش کرنے کی بجائے مرزا قادیانی نے جزاک اللہ کہا جب اسمبلی میں مرزا ناصر کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا تو اس نے سرے سے ہی یہ نظم مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے پڑھے جانے سے انکار کر دیا حالانکہ یہ نظم ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ کے قادیانی اخبار البدر میں بھی شائع ہوئی اور ۲۲ اگست ۱۹۴۴ کے قادیانی اخبار الفضل میں قاضی اکمل کا بیان موجود ہے کہ یہ نظم مرزا غلام احمد قادیانی کے سامنے پڑھی گئی اور اس نے سن کر جزاک اللہ کہا

قارئین کرام! اسی طرح قادیانی کلٹ میں مرزا قادیانی کے ساتھیوں کو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صحابہ کا درجہ دیتے ہیں اور قادیانیوں کے پہلے خلیفہ حکیم نور دین کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور بشیر الدین محمود کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور مرزا قادیانی کی بیوی نصرت بیگم کو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے تشبیہ دیتے ہیں۔

محترم قارئین! اسی طرح قادیانیوں کے نزدیک مسجد اقصیٰ سے مراد قادیاں میں موجود ان کی عبادت گاہ ہے۔ اور قادیاں کا جلسہ ان کا ظلی حج ہے اور اس جلسے میں شریک ہونا نفلی حج سے بہتر ہے۔ یہ ساری باتیں میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا بلکہ آپ کے سامنے قادیانی لٹریچر سے حوالہ جات پیش کرتا ہوں چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب خطبہ الہامیہ میں لکھتا ہے کہ

> ''مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے جس کی نسبت براہین احمدیہ میں خدا کا کلام یہ ہے۔ مبارک، ومبارک کل امر مبارک یجعل فیه اور یہ مبارک کا لفظ جو بصیغہ مفعول اور فاعل واقع ہوا ہے، قرآن شریف کی آیت بارکنا حوله کے مطابق ہے۔ پس کچھ شک نہیں جو قرآن شریف میں قادیان کا ذکر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:
> (سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِیْ بَارَكْنَا حَوْلَهٗ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 21)

پھر مزید لکھا کہ

"والمسجد الاقصی المسجد الذی بناہ المسیح الموعود فی القادیان۔"

یعنی مسجد اقصیٰ سے مراد وہ مسجد ہے جسے قادیان میں مسیح موعود نے بنایا۔''

(خطبہ الہامیہ حاشیہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 25)

مرزا غلام احمد قادیانی مزید وضاحت کے ساتھ لکھتا ہے کہ

''معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ وہی ہے، جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے۔ جس کا نام خدا کے کلام نے مبارک رکھا ہے''

(خطبہ الہامیہ صفحہ 22 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 22)

اللہ تعالیٰ نے سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۹۷ میں بیت اللہ کے بارے میں ارشاد فرمایا:
وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا جو اس میں داخل ہوگیا، اس کے لیے امن ہے۔ مرزا قادیانی اس آیت کو قادیان میں اپنی عبادت گاہ پہ چسپاں کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

''اس مسجد مبارک کے بارے میں پانچ مرتبہ الہام ہوا منجملہ ان کے ایک عظیم الشان الہام ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فِيْهِ بَرَكَاتٌ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔''

(تذکرہ صفحہ 83، طبع چہارم)

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''لوگ معمولی اور نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں مگر اس جگہ (قادیان میں آنا) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 352 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 352)

محترم قارئین! اس ضمن میں تو حوالہ جات اور بھی کافی سارے موجود ہیں لیکن آپ کے سامنے مرزا قادیانی کی شعروشاعری پر مبنی کتاب درثمین سے ایک حوالہ پیش کر کے بات آگے بڑھاتا ہوں چنانچہ مرزا قادیانی کا شعر ہے کہ

خدا کا ہم پہ بس لطف وکرم ہے
وہ نعمت کون سی باقی جو کم ہے
زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(درثمین اردو صفحہ 56 از مرزا قادیانی)

مرزا بشیر الدین اپنی کتاب انوار العلوم جلد ۱۲ میں بعض اہم اور ضروری امور کے عنوان سے لکھتا ہے کہ

”پھر شعائر اللہ کی زیارت بھی ضروری ہے یہاں کئی ایک شعائر اللہ ہیں مثلاً یہی علاقہ جہاں جلسہ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔اسی طرح شعائر اللہ میں مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، مینارۃ المسیح شامل ہیں ان مقامات میں سیر کے طور پر نہیں بلکہ ان کو شعائر اللہ سمجھ کر جانا چاہئے تاکہ خدا تعالیٰ ان کی برکات سے مستفیض کرے۔ مینارۃ المسیح کے پاس جب جاؤ تو یہ نہ سمجھو کہ یہ منارہ ہے بلکہ یہ سمجھو کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں مسیح موعود اترا۔“

(بعض اہم اور ضروری امور مندرجہ انوار العلوم جلد 12 صفحہ 578)

”حالانکہ خود انہوں (غیر مبائعین لاہوری گروہ) نے فتویٰ دیا ہوا ہے کہ قادیاں مکہ ہے جب اختلاف پیدا ہوا تو غیر مبائعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو بناء قرار دیتے ہوئے کہ ”ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں“

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لاہور کو مدینہ ٹھہرایا اور قادیاں کو مکہ۔ چنانچہ لاہور کو عرصہ تک مدینۃ المسیح لکھتے بھی رہے جب انہوں نے اپنے لئے مدینہ تجویز کر لیا تو یقیناً مکہ جہاں حج ہوتا ہے ہمیں دے چکے۔ اس وقت چونکہ انکے خیال میں فائدہ یہ کہنے میں تھا کہ قادیاں مکہ ہے تا کہ وہ لاہور کو مدینہ کہہ سکیں اس لئے انہوں نے قادیاں کو مکہ کہا لیکن اب اس (قادیاں) میں مکہ کی برکات کا ذکر کیا گیا تو اپنی ہی بات کے خلاف کہنے لگ گئے ......۔ جب لاہور کو مدینہ کہنے میں انہوں نے فائدہ سمجھا اس وقت قادیاں کو مکہ کہہ دیا لیکن جب یہ کہا گیا کہ قادیاں میں خدا تعالیٰ نے ایک قسم کے ظلی حج کی برکات رکھی ہیں تو اسے کفر قرار دینے لگ گئے۔"

(انوار العلوم جلد 12 صفحہ 574,575)

محترم قارئین! اب آپ پاکستانی آئین کو بھی ملاحظہ فرمائیں کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں کیا کہتا ہے اور پاکستانی آئین و قانون قادیانیوں پر کون کونسی پابندیاں عائد کرتا ہے۔ چنانچہ پاکستانی آئین کے آرٹیکل نمبر ۲۶۰ میں لکھا ہے کہ

آرٹیکل نمبر ۲۶۰

جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل ایمان نہیں لاتا یا حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی انداز میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی نبوت یا مذہبی مصلح پر ایمان لاتا ہے وہ از روئے آئین و قانون مسلمان نہیں۔

آرٹیکل نمبر ۱۰۶ کلاز نمبر ۳

صوبائی اسمبلیوں میں بلوچستان، پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ اور سندھ کی کلاز نمبر 1 میں دی گئی نشستوں کے علاوہ ان اسمبلیوں میں عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں، بدھوں، پارسیوں اور قادیانیوں یا شیڈول کاسٹس کے لیے اضافی نشستیں ہوں گی۔

اس ترمیم کے بعد بھی توہین آمیز قادیانی سرگرمیوں کی روک تھام نہ ہو سکی، جذبات کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آگ پھر بھڑ کنے والی تھی کہ ۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء مندرجہ ذیل آرڈی ننس جاری کیا گیا۔

آرڈی ننس

قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں کے ارتکاب سے روکنے کے لیے قانون میں ترمیم کرنے کا آرڈی ننس

ہر گاہ یہ امر قرین مصلحت ہے کہ قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور احمدیوں کو خلاف اسلام سرگرمیوں کے ارتکاب سے روکنے کے لیے قانون میں ترمیم کی جائے۔

ہر گاہ کہ صدر پاکستان کو اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جو فوری کاروائی کے متقاضی ہیں لہٰذا پانچ جولائی ۱۹۷۷ء کے اعلان کی تعمیل میں اور ان تمام اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے جو اس سلسلے میں انہیں حاصل ہیں صدر پاکستان حسب ذیل آرڈی ننس وضع اور نافذ کرتے ہیں۔

1۔ مختصر عنوان اور آغاز

الف:...... اس آرڈی ننس کا نام قادیانی گروہ، لاہوری گروہ اور احمدیوں کا خلاف اسلام سرگرمیوں کا ارتکاب (ممانعت و سزا) آرڈی ننس ۱۹۸۴ء ہوگا۔

ب:...... یہ فوری طور پر نافذ العمل ہوگا۔

2۔ عدالتوں کے احکام اور فیصلوں کے استرداد کا آرڈی ننس

ا۔ اس آرڈی ننس کی دفعات / عدالتوں کے احکام اور فیصلوں کے علی الرغم نافذ ہوں گے۔

حصہ دوم:

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی ترمیم (قانون نمبر ۱۴ بابت ۱۸۶۰)

۳۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی ترمیم (قانون نمبر ۱۴ بابت ۱۸۶۰) میں نئی دفعات ۲۹۸ ب اور ۲۹۸ ج کا اضافہ

مجموعہ تعزیرات پاکستان کی ترمیم (قانون نمبر ۱۴ بابت ۱۸۶۰) کے باب پندرہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں دفعہ ۲۹۸ (ا) کے بعد حسب ذیل نئی دفعات کا اضافہ کیا جائے گا۔

۲۹۸ ب بعض مقدس ہستیوں اور متبرک مقامات کے لیے مخصوص القاب و آداب صفحات وغیرہ کا غلط استعمال

[۱]...... قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا جو شخص کسی تقریر، تحریر یا واضح علامت کے ذریعے سے

الف:...... رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے کسی خلیفہ یا صحابی کے سوا کسی اور شخص کو "امیر المومنین"، "خلیفۃ المومنین"، "صحابی"، "رضی اللہ عنہ"

ب:...... رسول پاک حضرت محمد ﷺ کے افراد خاندان (اہل بیت) کے سوا کسی اور کو "اہل بیت" یا

ج:...... اپنی عبادت گاہ کو مسجد کے نام سے!

پکارے گا، یا اس کا حوالہ دے گا وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) اور جرمانے کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

[۲]...... قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا جو شخص کسی تقریر، تحریر یا واضح علامت کے ذریعے سے اپنے عقیدے کے مطابق عبادت کے لیے بلانے کے طریقے یا شکل کو "اذان" موسوم کرے گا یا مسلمانوں کے طریقے کے مطابق اذان کہے گا وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) کی سزا، نیز جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔

۲۹۸ ج۔ قادیانی گروہ وغیرہ کا اپنے آپ کو مسلم کہلانے، اپنے عقیدے کی تبلیغ کرنے یا نشرو اشاعت کرنے والا شخص

قادیانی گروہ یا لاہوری گروہ (جو اپنے آپ کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کا جو شخص اپنے آپ کو بلاواسطہ یا بالواسطہ "مسلم" کہلاتا ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یا اپنے عقیدے کو اسلام کہتا یا ظاہر کرتا ہے ، یا دوسروں کو تقریر، تحریر یا واضح علامت یا کسی بھی طریقے سے دعوت دیتا اور مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتا ہے وہ تین سال تک کی قید (کسی قسم) کی سزا یا جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔

قارئین محترم! یہ تمام دلائل اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے خود اپنے آپکو اور اپنی جماعت کو امت مسلمہ سے باہر نکالا ہے نہ کہ پاکستانی پارلیمنٹ نے۔ پاکستانی پارلیمنٹ نے تو متفقہ طور پر مرزا قادیانی کے فیصلے کی توثیق کی ہے اور قادیانیوں کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا ہے اور کچھ نہیں۔

جب قادیانی جماعت نے عوام کو دھوکہ دینے کے لئے اپنے آپ کو مسلمان کہنا شروع کیا اور برملا تمام اسلامی اصطلاحات کو مرزا قادیانی اور اس کے خاندان اور ساتھیوں کے لئے استعمال کرنا شروع کیا تو اس پر پاکستانی پارلیمنٹ نے قانون سازی کی یہی وجہ ہے کہ آئین پاکستان کی رو سے قادیانی جماعت ہو یا ان کا لاہوری گروپ یہ دونوں پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور کسی بھی قادیانی کو شعائر اسلام کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں یہاں تک کہ اگر کوئی قادیانی یا لاہوری ایک مرتبہ شعائر اسلام کو اپنے یا اپنی جماعت کے لیے استعمال کرے گا تو اسے کم از کم تین سال قید بامشقت گزارنا ہوگی ۔اسی لیے یہ کہنا بجانہ ہوگا کہ یہ کتاب نہ صرف آئین پاکستان کے مطابق ہے بلکہ پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے کے دفاع میں لکھی گئی ہے اور مؤلف کی طرف سے اسی طرز پر مزید کتب بھی لکھی جا چکی ہیں تاکہ عوام الناس کو قادیانیوں کے بارے میں اصل حقائق سے آگاہی ہو سکے اور کل کلاں کوئی اور پارلیمنٹ کے اس متفقہ فیصلے کو شکوک شبہات کا شکار کرنے کی ناکام کوشش نہ کر سکے۔ جیسے ہی ان کتب کی اشاعت کے لئے وسائل میسر آئے ان شاء اللہ وہ بھی شائع کردی جائیں گی۔ وہ کتب درج ذیل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۔ مقام رب العالمین اور حقیقت قادیانیت

۲۔ مقام انبیاء علیہم السلام اور حقیقت قادیانیت

۳۔ مقام قرآن وحدیث اور حقیت قادیانیت

۴۔ مقام حرمین شریفین اور حقیقت قادیانیت

۵۔ مقام صحابہؓ اور حقیقت قادیانیت

۶۔ قادیانیت حقائق کے تناظر میں

۷۔ قادیانی طریقہ بیعت اور قادیانی دجل

۸۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ کے متعلق ''مؤلف پاکٹ بک'' ملک عبدالرحمٰن خادم کی علمی بددیانتیاں

۹۔ منصف مزاج قادیانیوں سے چند سوالات

۱۰۔ قادیانی پمفلٹ ''بانی جماعت احمدیہ کی دعوت مباہلہ اور مولوی ثناء اللہ امرتسری'' کا تحقیقی جائزہ

۱۱۔ نبوت کے جھوٹے دعویدار اور ان کا انجام

۱۲۔ مرزا قادیانی کا عقیدہ فقہی مسلک ایک اشکال کا ازالہ

۱۳۔ غلطی کا ازالہ یا قادیانی مغالطے

۱۴۔ صراط مستقیم

۱۵۔ بندہ مسلم بنا تو سہی اور کافری کیا ہے؟

۱۶۔ اربعین تقوی

۱۷۔ تحقیق وتخریج اور اضافہ ''مقدس رسول ﷺ'' از مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

۱۸۔ تحقیق وتخریج و اضافہ ''قادیانیت'' از علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمۃ اللہ علیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

طبع اول پر اخبارات و جرائد کی آراء و تبصرے

اسلام کے بنیادی عقائد میں ایک عقیدہ ختم نبوت و رسالت کا ہے اللہ رب العالمین نے اس اس دنیا کے خطے پر کئی علاقوں میں مختلف ادوار میں اپنے نبی اور رسول مبعوث کیے تا کہ وہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو ضلالت اور گمراہی سے نکال کر توحید و رسالت سے وابستہ کر دیں۔ حضرت محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج سجا کر مبعوث کیا اور آپ کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ بند کر دیا اس لئے آپ ﷺ کو خاتم النبیین بھی کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد کئی ایک جھوٹے نبوت کا دعویٰ کرنے والے آئے اور ختم ہو گئے۔ حتیٰ کہ مرزا غلام احمد قادیانی آیا اور اس نے تاویلات باطلہ اور آرائے بارورہ کے ساتھ ظلی اور بروزی نبی کی اصطلاحات ایجاد کر کے دعویٰ نبوت کر دیا اسی فتنے کے حوالے سے محترم عبید اللہ لطیف نے زیر نظر کتاب'' قادیانی ظل و بروز کی حقیقت'' (متنبی قادیاں آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ظلی و بروزی نبوت کا تحقیقی جائزہ) میں قادیانیت پر مفصل تحریر لکھی اور فتنہ قادیانیت بارے مسلم امت کو آگاہ کیا ہے ان کی یہ کاوش لائق تحسین ہے

(سنڈے میگزین نوائے وقت 15 ستمبر 2017)

مرزائیت ایک نہایت خطرناک فتنہ ہے جس نے براہ راست جناب محمد عربی ﷺ کے تاج ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی کوشش کی اور بے جا تاویلات ڈھکوسلے گھڑ کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا مرزا قادیانی کذاب نے یہ بھی من گھڑت دعویٰ کیا کہ وہ ظلی بروزی نبی ہے (معاذ اللہ) اس نے ظل و بروز کی تعریف

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے لکھا کہ

''پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں اسی طرح جیسا کہ جب آئینہ میں شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو گرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔''

عبیداللہ لطیف نے اپنی تازہ کتاب میں مرزا قادیانی کے اسی ظلی و بروزی نبوت کے جھوٹے اور بے بنیاد دعوے کی اصل حقیقت کو آشکار کر کے قادیانیت کے تابوت میں ایک اور کیل پیوست کر دی ہے ۱۵۰ صفحات پر مشتمل کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان کو کرنا چاہئے موجودہ دور میں ایسی کتابوں کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

(روزنامہ پاکستان لاہور تبصرہ نگار عبدالستار اعوان)

مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزی سرکار کی خوب تابع داری کی اسلام کے لبادے میں اس نے اپنے آپ کو مسیح موعود کے طور پر پیش کیا، نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا جس کے لئے ظل و بروز کی بے حقیقت اصطلاح گھڑی۔ مرزا اپنی چرب زبانی اور انگریز نوازی کے ذریعے مسلمانوں میں انتشار وافتراق پھیلاتا رہا۔ ختم نبوت پر جب اس نے دست درازی کی کوشش کی تو علمائے اسلام نے اس کا ابطال کیا۔ اسے ہر میدان میں ہاتھوں لیا۔ اس سے مناظرے اور مناقشے کئے اور اسے ہر موقع پر شکست فاش سے دوچار کیا۔ آخری فیصلہ شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے ساتھ یوں ہوا کہ مرزا قادیانی کی مانگی گئی اپنی ہی بددعا مرزا کے حق میں ایسے قبول ہوئی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں عبرتناک موت مر گیا۔ مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ کو برانڈرتھ روڈ لاہور میں آنجہانی ہوا اور حضرت امرتسری رحمہ اللہ جھوٹے کی موت کے چالیس برس بعد ۱۹۴۸ء کو سرزمین سرگودھا میں آسودہ خاک ہوئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زیرِ تبصرہ کتاب ایک مدلل و مبرہن اور قادیانی کتب کے اصل مآخذ اور حوالوں سے مزین ہے۔ اردو خواں طبقے کے لئے معلوماتی کتاب ہے جسے جناب عبیداللہ لطیف نے وسیع مطالعے اور بڑی جدوجہد کے بعد تالیف فرمایا ہے کتاب پر مولانا مفتی مبشر احمد، معروف صحافی جناب اوریا مقبول جان اور مجاہد ختم نبوت جناب محمد متین خالد کی گراں قدر تقریضات ہیں جس سے کتاب کی افادیت دوچند ہو گئی ہے۔

اس کتاب سے قادیانیت اور اس کی قیادت کی چال بازیاں سمجھنے میں مدد ملتی ہے قادیانیوں کو اگر چہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا تھا مگر اس کی اندرون خانہ سرگرمیاں اب بھی جاری ہیں اس لئے ان کے ہتھکنڈوں سے آگاہ اور ہر مبلغ کو میدان میں رہنے کی ضرورت ہے۔

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور شمارہ نمبر 39 جلد 59، 13 اکتوبر 2017 تبصرہ نگار: محمد سلیم چنیوٹی)

ختم نبوت کا تحفظ اور منکرین ختم نبوت کی سرکوبی ہر مسلمان پر لازم دور حاضر میں منکرین ختم نبوت کا سب سے بڑا فتنہ قادیانیت ہے جو کہ انگریز کا خود کاشتہ پودا اور یہود کا چربہ ہے۔ جس کے تعاقب کے لئے تمام مکتبہ فکر کے رجال کار عملی میدان میں کاربند ہیں۔ جنا عبیداللہ لطیف اس کتاب سے قبل بھی قادیانیت کا پردہ چاک کرنے کے لئے ”مقام قرآن و حدیث اور فتنہ قادیانیت، مقام رب العالمین اور فتنہ قادیانیت، مقام صحابہؓ اور فتنہ قادیانیت“ ایسی کتب تصنیف کر چکے ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب میں مرزا قادیانی کے عقیدہ ظل و بروز کا تحقیقی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ ظل و بروز کے باطل عقیدہ کی آڑ میں مرزا قادیانی نے خدا ہونے کا دعوی بھی کیا اور نبوت کا دعوی بھی جس کی مکمل تفصیل معہ حوالہ جات کتاب میں درج کیے گئے ہیں۔ ظلی بروزی نبوت کے دعوی کے بعد جہاد، تصویر کشی، فرقہ واریت، غیر محرم عورتیں، گالی گلوچ اور لعنت بازی میں مرزا قادیانی کا اپنا کردار

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کیا تھا اس کو خوب آشکار کیا گیا ہے۔ کتاب کا انداز عام فہم اور مدلل ہے کتاب کا ٹائیٹل چہار رنگ اور جاذب نظر ہے

(ماہنامہ لولاک جنوری 1918)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک عقیدہ نبوت و رسالت کا ہے اللہ رب العالمین نے اس دنیا کے خطے پر کئی علاقوں میں مختلف ادوار میں اپنے نبی اور رسول مبعوث کئے تا کہ وہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو ضلالت و گمراہی سے نکال کر توحید و رسالت کے انوارات سے وابستہ کر دیں اور انہیں کفر و شرک سے پاک اور مبرا کر کے زمانے کے بہترین انسانوں میں شامل کر دیں ہدایت و رشد کی اسی مبارک کڑی کے آخری تاج ہمارے نبی محمد ﷺ ہیں جن کے سر پر اللہ تعالیٰ نے ختم نبوت کا تاج سجا کر مبعوث کیا اور آپ ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ بند کر دیا جیسا کہ کئی ایک آیات قرآنیہ اور احادیث صحیحہ صریحہ محکمہ اس پر دلالت کناں ہیں آپ ﷺ کے بعد کسی بھی قسم کی نبوت کے اجراء کا عقیدہ رکھنا صریح کفر ہے جس کی بنا پر آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے آپ ﷺ کی وفات کے بعد کئی ایک جھوٹی نبوت کے دعویدار اٹھے اور مرور زمانہ کے ساتھ ختم ہوتے چلے گئے اور ان کے چند ایک متبعین بھی ہلاکت و تباہی سے دوچار ہوتے گئے۔ حتیٰ کہ مرزا غلام احمد قادیانی آیا اور اس نے تاویلات باطلہ اور آرائے باردہ کے ساتھ ظلی اور بروزی نبی کی اصطلاحات ایجاد کر کے دعویٰ نبوت کر دیا۔ ہر باطل کے مقابل اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی ہادی اور رہنما کھڑا کر دیتا ہے۔ مرزے کے دعوے کے بعد کئی ایک علماء نے اس کی تردید تقریر و تحریر کے ساتھ ہر محاذ پر کی۔

یہ لوگ (قادیانی) اسلام کے لبادے میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی پوری آب و تاب کے ساتھ سازش کرتے نظر آتے ہیں۔ مرزے کے اس ظلی بروزی دعووں کی قلعی کھولنے کے لیے محترم عبیداللہ لطیف صاحب نے بھی قلم اٹھایا ہے اللہ تعالیٰ ان کے زور قلم میں اور اضافہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرمائے۔

موصوف اگرچہ مستقل عالم نہیں ہیں بلکہ اردو کتب کے مطالعہ کے ساتھ انہوں نے قادیانیوں کی کتب سے یہ مواد اکٹھا کیا ہے اللہ انہیں دینی علوم میں دسترس بھی عطا کرے اور اہل علم کے سامنے زانوے تلمذ طے کرنے کی ہمت بھی دے اور ان کا یہ کام بھی درجہ قبولیت پر فائز کرے۔

اس طرح کے نوجوان جب دین کی طرف رغبت رکھتے ہیں تو اللہ رب العزت انہیں علم وعمل کی دولت سے نواز دیتے ہیں قادیانیت کی بیخ کنی کے لیے انہوں نے جو کام کیا ہے اللہ تعالی اس میں برکت ڈال دے اور ان کے لیے اور جملہ قارئین کے لیے رشد وہدایت اور کامیابی وکامرانی کا وسیلہ بنا دے آمین۔

خویدم العلم و أهله

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

۱۹ شوال ۱۴۳۸ھ بروز جمعۃ المبارک بوقت صبح ۱۰:۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف چند

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعد!

فتنہ قادیانیت یوں تو برصغیر کے مسلمانوں تک تقریباً پچاس سال تک اپنے مربی اور مددگار انگریز حکومت کی مدد اور اشیر باد سے پھیلتا پھولتا رہا لیکن گذشتہ تیس سالوں سے ان حضرات نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر پوری دنیا کے سامنے خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہوئے اپنے آپ کو منظم کیا ان کے مغربی معاشرے میں قابل قبول ہونے کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے مغربی معاشرے کے طاغوت کے مقابل میں کھڑا ہونے کی بجائے اسے ایک رحمت اور مددگار کے طور پر قبول کرلیا۔ مرزا غلام احمد چونکہ اپنی دعوت کے آغاز سے ہی تصور جہاد کے خلاف تھے اس لیے اسے انگریز کی بلا شرکت غیرے سرپرستی میسر آگئی ۔ 9/11 کے بعد مغرب کو بھی ایسے ہی اسلام کی ضرورت تھی جو ان کی اقدار، روایت، کلچر اور بالادستی کے سامنے سرنگوں کردے۔ یہ کام انہوں نے بخوبی انجام دیا یہی وجہ ہے کہ آج مغرب ان کو ''حقیقی اسلام'' کہتا ہے اور ان کے ظلم اور تشدد کے خلاف اٹھنے والی آوازوں کو دہشت گرد کہہ کر دبا دیا جاتا ہے۔

1974ء میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے بعد پاکستان میں بھی ایک طبقہ انہیں مظلوم ثابت کرتا رہا دوسری جانب دینی طبقے نے بھی ان کے رد میں کیئے جانے والے علمی کام کو روک لیا کہ اب مقصد پورا ہوگیا لیکن یہ سب خفیہ طور پر منظم ہوتے رہے اور مظلومیت کے پردے میں اسلام کی جڑیں کاٹتے رہے۔ جناب عبیداللہ لطیف کی دونوں کتابیں ''مقام صحابہؓ اور فتنہ قادیانیت'' اور ''قادیانی ظل اور بروز کی حقیقت'' بڑے عرصے کے بعد رد قادیانیت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سلسلے میں بہت بڑا کام، زبان خوبصورت، طرز بیاں دلنشین اور مواد تو علم کا ذخیرہ ہے۔ عبیداللہ لطیف کا یہ کام اس جدید دور میں فتنہ قادیانیت کے بارے میں غلط معلومات کے خاتمے کا باعث بنے گا اور امت مسلمہ کو ان کی خطرناک چالوں سے آگاہ کرے گا۔

اوریا مقبول جان لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک تحقیقی کتاب

مجاہد ختم نبوت جناب عبیداللہ لطیف کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ گذشتہ کئی برسوں سے تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ایک بہادر اور ذمہ دار سپاہی کی طرح ڈٹے ہوئے ہیں۔ یہ سعادت ہر کسی کے حصہ میں نہیں آتی بلکہ قدرت جن خوش نصیبوں پر مہربان ہوتی ہے، وہی اس سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ یعنی یہ ''ایں سعادت بزور بازو نیست'' والا معاملہ ہے۔

قادیانیت کے خلاف جناب عبیداللہ لطیف کی نئی کتاب ''قادیانی ظل و بروز کی حقیقت'' کا مسودہ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس کتاب میں انہوں نے ظل و بزور کی بنیاد پر جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کا قرآن و حدیث کی روشنی مین بے لاگ تجزیہ کر کے اسے بیچ چوراہے میں لا کھڑا کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آنجہانی مرزا قادیانی نے ظل و بزور کی آڑ میں توہین رسالت ﷺ کا بدترین ارتکاب کیا ہے۔ اہل علم سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ قادیانی مذہب کی بنیاد حقائق کے بجائے بے جا تاویلات پر ہے تاکہ عوام الناس ان کی حقیقت نہ جان سکیں۔ جہاں لد سے مراد لدھیانہ، کدعہ سے مراد قادیان، مسجد اقصیٰ سے مراد قادیان کی مسجد، جہنم سے مراد طاعون، محدث سے مراد نبی، زرد کپڑے سے مراد بیماری، مریم سے مراد مرزا قادیانی، ام المومنین سے مراد مرزا قادیانی کی بیوی، صحابہ سے مراد مرزا قادیانی کے ساتھی، مرزا پر اترنے والی وحی سے مراد قرآنی آیات، مرزا قادیانی کی باتوں سے مراد احادیث ہوں، وہاں آپ کیا کر سکتے ہیں؟ ظل و بزور کی اصطلاحات ہندو مذہب میں پائی جاتی ہیں۔ وہ ایسے باطل عقائد پر یقین رکھتے ہیں جبکہ ان اصطلاحات کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اس پر مجھے ایک لطیفہ یاد آ رہا ہے جو قادیانی موشگافیوں کی صحیح ترجمانی کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''ڈاکٹر نے پاگل خانے میں آنے والے نئے مریض کا معائنہ کیا۔ وہ مریض ڈاکٹر صاحب کو صحت مند دکھائی دیا۔ ڈاکٹر'' کیوں میاں کیسے پہنچے؟'' مریض: دراصل کچھ عرصہ قبل میں نے ایک بیوہ سے شادی کر لی۔ عورت کی ایک جواں سال بیٹی بھی تھی۔ اتفاق سے وہ لڑکی میرے باپ کو پسند آ گئی۔ میرے باپ نے اس سے نکاح کر لیا۔ یوں میری بیوی میرے باپ کی ساس بن گئی۔ کچھ عرصہ بعد میرے باپ کے گھر ایک بچی پیدا ہوئی۔ یہ رشتے میں میری بہن لگتی تھی کیونکہ میں اس کے باپ کا بیٹا تھا۔ دوسری طرف وہ میری نواسی بھی لگتی تھی، کیونکہ میں اس کی نانی کا خاوند تھا۔ گویا میں اپنی بہن کا نانا بن گیا۔ پھر کچھ مدت کے بعد میرے گھر بیٹا پیدا ہوا، ایک طرف وہ لڑکی میرے بیٹے کی سوتیلی بہن لگتی تھی کیونکہ وہ بچہ اس کی ماں کا بیٹا تھا۔ دوسری طرف وہ اس کی دادی بھی لگتی تھی، کیونکہ وہ میری سوتیلی ماں تھی، چنانچہ میرا بیٹا اپنی دادی کا بھائی بن گیا۔ مریض ''ڈاکٹر صاحب، ذرا سوچیے میرا باپ میرا داماد ہے اور میں باپ کا سسر ہوں۔ میری سوتیلی ماں میرے بیٹے کی بہن ہے اور یوں میرا بیٹا میرا ماموں بن گیا اور میں اپنے بیٹے کا بھانجا۔ ڈاکٹر صاحب نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا اور چیخ کر کہا'' خاموش ہو جاؤ، ورنہ میں بھی پاگل ہو جاؤں گا'' قادیانی ظل و بروز کی کہانی بھی اسی سے ملتی جلتی ہے۔

یہ کتاب نہایت دلچسپ اور علمی ہے۔ قادیانی کتابوں سے مستند حوالوں کی موجودگی نے اس کتاب کے علمی مرتبہ کو دوچند کر دیا ہے۔ تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے کارکنان کے لیے اس کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ جناب عبید اللہ لطیف اس کتاب کی اشاعت پر نہایت مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے عطا فرمائے۔ آمین

محمد متین خالد

لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم اما بعدفقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ((اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِانْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ))

(جامع ترمذی کتاب الرویاء رواہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رسالت اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔

محترم قارئین! یوں تو مرزا غلام احمد قادیانی متنبی نے بے شمار دعوے کیے تھے کبھی مجدد ہونے کا دعویٰ کیا تو کبھی محدث ہونے کا اور کبھی مثیل مسیح کا تو کبھی خود ہی مریم اور بعد ازاں عیسیٰ بن مریم کا دعویٰ کر دیا، کبھی محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعویٰ کیا تو کبھی تمام انبیاء کے مجموعہ ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ یہاں تک کہ ظل اور بروز ہونے کی آڑ لے کر ظلی نبی کا دعویٰ تو کیا ہی تھا ظلی طور پر اللہ تعالیٰ ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا چنانچہ مرزا قادیانی کے ملفوظات پر مشتمل کتاب میں مرزا قادیانی کا ایک ملفوظ کچھ اس طرح درج ہے کہ

”خدا کے ماموروں میں بھی کبریائی ہوتی ہے کیونکہ وہ ظل الٰہی ہوتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 3 طبع جدید)

اسی طرح مرزا قادیانی کا فرزند اور قادیانیوں کا خلیفہ دوم میاں بشیر الدین محمود رقمطراز ہے کہ:

”غرض رسول کریم صفات الٰہی کا کامل مظہر ہیں مگر مسیح موعود بھی بوجہ اس کے کہ وہ آپ ﷺ کا کامل ظل ہے آپ کے نور کو حاصل کر کے ظلی طور پر اس مقام کا مظہر ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(انوار العلوم جلد 6 صفحہ 453,454)

محترم قارئین ! زیر نظر رسالے میں بندہ عاجز نے متنبی قادیاں آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے ظلی و بروزی نبی ہونے کے دعوے کا تحقیقی جائزہ لینے کی کوشش کی ہے میری اس کوشش کے بارے میں تو اس کتاب کو پڑھ کر ہی آپ کو اندازہ ہوگا کہ وہ کس حد تک کامیاب رہی ہے لیکن اس سے قبل میں آپ کو مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے خاندان کا مختصر تعارف اسی کی کتابوں سے پیش کرنا چاہتا ہوں تا کہ آپ کو اندازہ ہو سکے کہ مرزا قادیانی کس قبیل سے تھا چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی سوانح حیات کا تذکرہ کرتے ہوئے خود لکھتا ہے کہ

''وہ 1839ء یا 1840ء میں مرزا غلام مرتضیٰ کے گھر میں چراغ بی بی کے بطن سے پیدا ہوا۔''

(بحوالہ کتاب البریہ ص 159، مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 ص 177)

''مرزا غلام مرتضیٰ کے پانچ بچے تھے۔ سب سے بڑی بیٹی مراد بی بی اس سے چھوٹا غلام قادر، اس کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا جو جلد فوت ہوگیا۔ اس سے چھوٹی ایک بیٹی جنت بی بی یہ وہ لڑکی تھی جو مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ توام (جڑواں) پیدا ہوئی اور جلد ہی فوت ہوگئی اور پانچویں نمبر مرزا غلام احمد قادیانی پیدا ہوا۔''

(بحوالہ حیات طیبہ از شیخ عبدالقادر قادیانی صفحہ 9)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی اور اپنی بہن کی جڑواں پیدائش کا انتہائی گھٹیا انداز میں تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''مجھے آدم کی خو اور طبیعت اور واقعات کے مناسب حال پیدا کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ واقعات جو حضرت آدم پر گزرے منجملہ ان کے یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش زوج کے طور پر تھی۔ یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد میں اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔''

(تریاق القلوب صفحہ 351 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479)

''اور اس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا یعنی اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہیں ہوگا اور اس فقرہ کہ یہ بھی معنی ہیں کہ وہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا اور اس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اس سے پہلے نکلے گی۔ اور وہ اس کے بعد نکلے گا۔ اس کا سر اس دختر کے پیروں سے ملا ہوا ہوگا۔ یعنی دختر معمولی طریق سے پیدا ہوگی کہ پہلے سر نکلے گا اور پھر پیر اور اس کے پیروں کے بعد بلا توقف اس پسر کا سر نکلے گا (جیسا کہ میری ولادت اور میری توام ہمشیرہ کی اسی طرح ظہور میں آئی)۔''

(تریاق القلوب صفحہ 355 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 482,483)

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی جڑواں پیدائش پر شہادت پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ''براہین احمدیہ میں آج سے بائیس ۲۲ برس پہلے میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ وحی شائع ہو چکی ہے کہ اردت ان استخلف فخلقت آدم اس میں بھی اشارہ تھا کہ اول میں بھی توام تھا اور آخر میں بھی توام۔ اور میرا توام پیدا ہونا اور اول لڑکی اور بعد میں اسی حمل سے میرا پیدا ہونا تمام گاؤں کے بزرگ سال لوگوں کو معلوم ہے۔ اور جنانے والی دائی کی تحریری شہادت میرے پاس موجود ہے۔

(تریاق القلوب مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 485,486)

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی کی مندرجہ بالا تحریروں سے ایک تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خاتم کا معنی مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک بھی آخری ہے دوسری بات مرزا غلام احمد قادیانی کا گھٹیا طرز تحریر ہے جس میں اس نے اپنی پیدائش کا نقشہ بیان کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی ابتدائی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہے:

''بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا جنھوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں معلم میری تربیت کے واسطے مقرر کیے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔۔۔۔۔ میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا اور ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لیے مقرر کیا تھا۔ اور ان میں آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا۔''

(کتاب البریہ، حاشیہ صفحہ 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 179 تا 181)

اسی استاد (گل علی شاہ) کا مزید تذکرہ کرتے ہوئے مرزا قادیانی ایک اور مقام پر کچھ یوں رقمطراز ہے کہ

''ہمارے استاد ایک شیعہ تھے۔ گل علی شاہ ان کا نام تھا۔ کبھی نماز نہ پڑھا کرتے تھے۔ منہ تک نہ دھوتے تھے۔''

(ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی جلد اوّل صفحہ 583 طبع چہارم)

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتداء میں آریوں اور عیسائیوں کے ساتھ مناظروں اور مباحثوں کے چیلنجز پر مبنی اشتہارات شائع کرنے شروع کیے جن کے نتیجے میں مرزا قادیانی کو عام مسلمانوں میں شہرت ملنا شروع ہوئی۔ ان مناظروں اور مباحثوں کا مقصد اسلام کی حقانیت کو واضح کرنا نہیں تھا بلکہ اس کے برعکس مرزا غلام احمد قادیانی خود رقم طراز ہے کہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''میں اس بات کا اقراری ہوں کہ جب کہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہوگئی اور حد اعتدال سے بڑھ گئی اور بالخصوص پرچہ نور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں اور ان مؤلفین نے ہمارے نبی ﷺ کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کیے کہ یہ شخص ڈاکو تھا، چور تھا، زنا کار تھا اور صدہا پرچوں میں شائع کیا کہ یہ شخص اپنی لڑکی پر بدنیتی سے عاشق تھا اور باایں ہمہ جھوٹا تھا اور لوٹ مار اور خون کرنا اس کا کام تھا۔ تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے، ان کلمات کا کوئی سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو تب میں نے ان کے جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کے دبانے کے لیے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے تا سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو۔ تب میں نے بمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی۔ کیونکہ میرے کانشنس نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو بہت سے وحشیانہ جوش والے آدمی موجود ہیں ان کے غیظ وغضب کی آگ بجھانے کے لیے یہ طریق کافی ہوگا۔ کیونکہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا۔ سو یہ میری پیش بینی کی تدبیر صحیح نکلی اور ان کتابوں کا یہ اثر ہوا کہ ہزارہا مسلمان جو پادری عماد الدین وغیرہ لوگوں کی تیز اور گندی تحریروں سے اشتعال میں آ چکے تھے یک دفعہ ان کے اشتعال فرو ہو گئے .... سو مجھ سے پادریوں کے مقابل پر جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں سے اول درجہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ کا بنا دیا ہے۔ (1) والد مرحوم کے اثر نے (2) اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے (3) خدا تعالیٰ کے الہام نے۔ اب میں اس گورنمنٹ کے زیر سایہ ہر طرح خوش ہوں۔''

(تریاق القلوب صفحہ: ب، ج مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 491,490)

محترم قارئین! یہ تو تھا مرزا قادیانی کے مناظروں کے چیلنجز پر مبنی اشتہارات اور عیسائیوں کے خلاف کتابیں لکھنے کا مقصد۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو جب ان مناظروں اور مباحثوں کی وجہ سے شہرت ملی تو مرزا غلام احمد قادیانی نے پچاس جلدوں پر مشتمل ایک کتاب ''براہین احمدیہ'' کے نام سے شائع کرنے کا اعلان کیا اور کہا کہ اس میں اسلام کی حقانیت کے لیے تین سو دلائل پیش کیے جائیں گے اور اسی سلسلہ میں لوگوں سے چندے کی اپیل کی۔ لوگوں نے بھرپور چندہ دیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے 1880ء میں براہین احمدیہ کا پہلا اور دوسرا حصہ 1883 میں تیسرا اور 1884ء میں چوتھا حصہ شائع کیا۔

(بحوالہ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 1)

ان کتابوں میں مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو ایک مجدد کے طور پر پیش کیا۔ پھر طویل عرصہ تک لوگوں کے اصرار کے باوجود ''براہین احمدیہ'' کا کوئی حصہ شائع نہ کیا اور آخر کار 1905ء میں براہین احمدیہ کا پانچواں حصہ لکھا تو اسے بھی اپنی صداقت کے نشان کے طور پر پیش کرتے ہوئے لکھا کہ

''خدا تعالیٰ کا یہ بھی ایک نشان تھا کہ اُس نے ۱۸۸۲ء کے بعد باقی حصہ براہین احمدیہ کا تیئیس ۲۳ برس کی مُدّت تک چھپنے سے روک دیا تا اُس کا یہ کلام پورا ہو کہ میں براہین احمدیہ کو بطور نشان کے بناؤں گا کیونکہ اس میں بہت سی ایسی پیشگوئیاں تھیں جو ابھی اُن کا پورا ہونا معرض انتظار میں تھا اور اس میں میری نسبت ایسے وعدے تھے جو ابھی ظہور میں نہیں آئے تھے اور ضرور تھا کہ اُن تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نشانوں اور تمام وعدوں کا اُسی کتاب میں پورا ہونا دکھلایا جاتا تا کتاب براہین احمدیہ اسم بامسمّٰی ہو جاتی۔ اگر اُن پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے پہلے براہین احمدیہ ختم ہو جاتی تو وہ ایک ناقص کتاب ہوتی اِس لئے خدا نے جس کے تمام کام حکمت اور مصلحت پر مبنی ہیں یہ چاہا کہ اس وقت تک براہین احمدیہ کے باقی حصہ کا چھپنا اور شائع روک دیا جائے جب تک کہ وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں جو براہین احمدیہ میں لکھی گئی ہیں کیونکہ وہ کتاب جیسا کہ اس کا نام براہین احمدیہ ہے اِس لئے تالیف کی گئی ہے کہ تا جو اسلام کی براہین ہیں وہ ظاہر کرے اور براہین میں سے سب سے بڑھ کر آسمانی نشان ہیں جن میں انسانی طاقت کا کچھ بھی دخل نہیں سو ضرور تھا کہ اس میں اس قدر آسمانی نشان لکھے جاتے کہ دشمن پر اتمام حجت کرنے کے لئے کافی ہوتے جیسا کہ براہین احمدیہ میں یہ وعدہ دیا گیا تھا کہ اس میں تین سو نشان لکھے جائیں گے سو خدا نے چاہا کہ وہ باتیں پوری ہوں اگرچہ مخالف لوگ اپنی جہالت سے شور ڈالتے رہے اور میرے پر یہ افتراء کیا کہ گویا میں نے بدنیتی سے لوگوں کا روپیہ قیمت ہضم کرنے کے لئے براہین احمدیہ کا چھپنا آئندہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا ہے لیکن براہین احمدیہ کی تاخیر طبع میں یہی حکمت تھی جو مَیں نے بیان کی اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی عقلمند اس سے انکار نہیں کرے گا مگر وہی لوگ جن کو دین و دیانت سے سروکار نہیں۔ وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ یعنی کافر کہتے ہیں کہ کیوں قرآن ایک مرتبہ ہی نازل نہ ہوا ایسا ہی چاہیئے تھا۔ تا وقتاً فوقتاً ہم تیرے دل کو تسلی دیتے رہیں اور تا وہ معارف اور علوم جو وقت سے وابستہ ہیں اپنے وقت پر ہی ظاہر ہوں کیونکہ قبل از وقت کسی بات کا سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے سو اس مصلحت سے خدا نے قرآن شریف کو تیئیس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

برس تک نازل کیا تا اُس مُدت تک موعودہ نشان بھی ظاہر ہو جائیں سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کتاب براہین احمدیہ کی تاخیر پر ابھی تیئیسواں برس ختم نہیں ہوگا کہ اس کا پانچواں حصہ ملک میں شائع ہو جائے گا اور خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں تیئیس برس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے کیونکہ وہ خدا فرماتا ہے۔ یا احمد بارك الله فیك۔ الرحمٰن علم القرآن۔ لتنذر قومًا ما انذر آباء ھم ولتستبین سبیل المجرمین۔ قل انّی امرت و انا اوّل المؤمنین۔ اے احمد (یہ ظلی طور پر اس عاجز کا نام ہے) خدا نے تجھ میں برکت رکھ دی وہ خدائے رحمان جس نے تجھے قرآن سکھلایا ہے یعنی اس زمانہ کے لوگوں میں سے کسی کا تیرے پر بار منّت نہیں خدا تیرا معلّم ہے اور خدا نے تجھے اس لئے قرآن سکھلایا کہ تا تو اُن لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے نہیں ڈرائے گئے اور تا خدا کی حجت پوری ہو جاوے اور مجرموں کی راہ کھل جائے اِن کو کہہ دے کہ میں خدا کی طرف سے مامور ہوں اور سب سے پہلے اس بات پر ایمان لانے والا میں ہوں۔ اور چونکہ پہلے اِس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت تعلیم قرآن تیئیس برس تک ختم ہوئی اس لئے ضروری تھا کہ اب بھی اُس مشابہت کو دکھلانے کے لئے تیئیس برس ہی تعلیم قرآن کی مُدت مقرر کی جاتی تا وہ سب نشان ظاہر ہو جائیں جن کا وعدہ دیا گیا تھا رومی صاحب نے بھی اِسی بارہ میں فرمایا ہے۔ مُدّتے ایں مثنوی تاخیر شد سالھا بائیست تاخون شیر شد۔''

(حقیقۃ الوحی نشان نمبر 155 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 356 تا 358)

محترم قارئین! مرزا قادیانی کو اللہ رب العزت نے اس طرح جھوٹا ثابت کیا کہ یہ کتاب اس کے مرنے کے بعد ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی نہ کہ ۲۳ سال کی مدت میں۔ اس کتاب کے دیباچہ میں بھی مرزا قادیانی نے اپنی دھوکے باز فطرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفاء کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لیے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔"

(براہین احمدیہ، حصہ 5 صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 9)

محترم قارئین! مرزا قادیانی نے جس کتاب میں تین سو دلائل اسلام کی حقانیت کے لیے پیش کرنے کا اعلان کیا تھا اس نے ان تین سو دلائل میں سے ایک دلیل بھی پیش نہیں کی۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد جسے قادیانی حضرات قمر الانبیاء کے لقب سے جانتے ہیں اپنی کتاب "سیرۃ المھدی" میں رقم طراز ہے کہ

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ جب مسیح موعود علیہ السلام نے 1879ء میں براہین کے متعلق اعلان شائع فرمایا تو اس وقت آپ "براہین احمدیہ" تصنیف فرما چکے تھے اور کتاب کا حجم قریباً دواڑھائی ہزار صفحات تک پہنچ گیا تھا اور اس میں آپ نے اسلام کی صداقت میں تین سو ایسے زبردست دلائل تحریر کیے تھے کہ جن کے متعلق آپ کا دعویٰ تھا کہ ان سے صداقت اسلام آفتاب کی طرح ظاہر ہو جائے گی اور آپ کا ارادہ تھا کہ جب اس کے شائع ہونے کا انتظام ہو تو کتاب کو ساتھ ساتھ اور زیادہ مکمل فرماتے جاویں اور اس کے شروع میں ایک مقدمہ لگائیں اور بعض اور تمہیدی باتیں لکھیں اور ساتھ ساتھ ضروری حواشی زائد کرتے جاویں۔ چنانچہ اب جو براہین احمدیہ کی چار جلدیں شائع شدہ موجود ہیں ان کا مقدمہ اور حواشی وغیرہ سب دوران اشاعت کے زمانہ کے ہیں اور اس میں اصل ابتدائی تصنیفی حصہ بہت ہی تھوڑا آیا ہے۔ یعنی صرف چند صفحات سے زیادہ نہیں۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ تین سو دلائل جو آپ نے لکھے تھے ان میں سے مطبوعہ براہین احمدیہ میں صرف ایک ہی دلیل بیان ہوئی ہے اور وہ بھی نامکمل۔ ان چار حصوں کے طبع ہونے کے بعد اگلے حصص کی اشاعت خدائی تصرف کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ماتحت رک گئی اور سنا جاتا ہے کہ بعد میں ابتدائی تصنیف کے مسودے بھی کسی وجہ سے جل کر تلف ہو گئے تھے۔"

(سیرت المہدی جلد 1 صفحہ 99-100، روایت نمبر 123 طبع چہارم)

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی کی پہلی شادی 1852ء یا 1853ء میں ہوئی۔ پہلی بیوی سے مرزا کے دو بیٹے تھے۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی کتاب "سیرت المہدی" میں رقم طراز ہے کہ

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ بڑی بیوی سے حضرت مسیح موعود کے دو لڑکے پیدا ہوئے۔ اعنی مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد، حضرت صاحب ابھی بچہ ہی تھے کہ مرزا سلطان احمد پیدا ہو گئے۔ اور ہماری والدہ صاحبہ سے حضرت مسیح موعود کی مندرجہ ذیل اولاد ہوئی: عصمت جو 1886ء میں پیدا ہوئی اور 1891ء میں فوت ہو گئی۔ بشیر احمد اول جو 1887ء میں پیدا ہوا اور 1888ء میں فوت ہو گیا۔ حضرت خلیفہ ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد جو 1889ء میں پیدا ہوئے۔ شوکت جو 1891ء میں پیدا ہوئی اور 1892ء میں فوت ہوئی۔ خاکسار مرزا بشیر احمد جو 1893 میں پیدا ہوا۔ مرزا شریف احمد جو 1895ء میں پیدا ہوئے۔ مبارک بیگم جو 1897ء میں پیدا ہوئیں۔ مبارک احمد جو 1899ء میں پیدا ہوا اور 1907ء میں فوت ہو گیا۔ امۃ النصیر جو 1903 میں پیدا ہوئی اور 1903ء میں ہی فوت ہو گئی۔ امۃ الحفیظ بیگم جو 1904ء میں پیدا ہوئیں۔ سوائے امۃ الحفیظ بیگم کے جو حضرت صاحب کی وفات کے وقت صرف تین سال کی تھیں باقی سب بچوں کی حضرت صاحب نے اپنی زندگی میں شادی کر دی تھی۔"

(سیرت المہدی جلد اوّل ص 47 روایت نمبر 59 طبع چہارم)

مرزا غلام احمد قادیانی کی دوسری شادی نصرت بیگم کے ساتھ 1884ء میں ہوئی۔ مرزا قادیانی کی دوسری شادی پر تبصرہ کرتے ہوئے مرزا بشیر احمد "سیرت المہدی" میں رقم طراز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ

''خاکسار کی نانی اماں نے مجھ سے بیان کیا کہ جب تمھارے نانا جان کی اس نہر کے بنوانے پر ڈیوٹی لگی جو قادیاں سے غرب کی طرف دو ڈھائی میل کے فاصلے پر سے گزرتی ہے تو اس وقت تمھارے تایا مرزا غلام قادر صاحب کے ساتھ ان کا کچھ تعارف ہو گیا اور اتفاق سے میں ان دنوں کچھ بیمار ہوئی تو تمہارے تایا نے میر صاحب سے کہا کہ میرے والد صاحب بہت ماہر طبیب ہیں آپ ان سے علاج کروائیں۔ چنانچہ تمہارے نانا مجھے ڈولے میں بٹھا کر قادیان لائے۔ جب میں یہاں آئی تو نیچے کی منزل میں تمھارے تایا مجلس لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور کچھ لوگ ان کے آس پاس بیٹھے تھے۔ اور ایک نیچے کوٹھڑی میں تمھارے ابا (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ایک کھڑکی کے پاس بیٹھے ہوئے قرآن شریف پڑھ رہے تھے اور اوپر کی منزل میں تمہارے دادا صاحب تھے۔ تمہارے دادا نے میری نبض دیکھی اور ایک نسخہ لکھ دیا اور پھر میر صاحب کے ساتھ اپنے دہلی جانے اور وہاں حکیم محمد شریف سے علم طب سیکھنے کا ذکر کرتے رہے۔ اس کے بعد میں جب دوسری دفعہ قادیان آئی تو تمہارے دادا فوت ہو چکے تھے اور ان کی برسی کا دن تھا جو قدیم رسوم کے مطابق منائی جارہی تھی۔ چنانچہ ہمارے گھر بھی بہت سا کھانا وغیرہ آیا تھا۔ اس دفعہ تمہارے تایا نے میر صاحب سے کہا کہ آپ تلہ (قادیان کے قریب ایک گاؤں ہے) میں رہتے ہیں جہاں آپ کو تکلیف ہوتی ہو گی۔ اور وہ گاؤں بھی بدمعاش لوگوں کا گاؤں ہے۔ بہتر ہے کہ آپ یہاں ہمارے مکان میں آجائیں۔ میں گورداسپور رہتا ہوں اور غلام احمد (یعنی مسیح موعود علیہ السلام) بھی گھر میں بہت کم آتا ہے۔ اس لیے آپ کو پردہ وغیرہ کی تکلیف نہیں ہوگی۔ چنانچہ میر صاحب نے مان لیا اور ہم یہاں آ کر رہنے لگے۔ ان دنوں میں جب بھی تمہارے تایا گورداسپور سے قادیان آتے تھے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمارے لیے پان لایا کرتے تھے اور میں ان کے واسطے کوئی اچھا سا کھانا وغیرہ تیار کر کے بھیجا کرتی تھی۔ ایک دفعہ جو میں نے شامی کباب ان کے لیے تیار کیے اور بھیجنے لگی تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ گورداسپور واپس چلے گئے ہیں۔ جس پر مجھے خیال آیا کہ کباب تو تیار ہی ہیں، میں ان کے چھوٹے بھائی کو بھجوا دیتی ہوں۔ چنانچہ میں نے نائن کے ہاتھ تمہارے ابا کو کباب بھجوا دیے اور نائن نے مجھے آ کر کہا کہ وہ بڑے شکرگزار ہوئے تھے اور انھوں نے بڑی خوشی سے کباب کھائے اور اس دن انھوں نے اپنے گھر سے آیا ہوا کھانا نہیں کھایا۔ اس کے بعد میں ہر دوسرے تیسرے دن ان کو کچھ کھانا بنا کر بھیج دیا کرتی تھی اور وہ بڑی خوشی سے کھاتے تھے۔ لیکن جب اس بات کی اطلاع تمہاری تائی کو ہوئی تو انھوں نے بہت برا منایا کہ میں ان کو کیوں کھانا بھیجتی ہوں۔ کیونکہ وہ اس زمانے میں تمہارے ابا کے سخت مخالف تھیں اور چونکہ گھر کا سارا انتظام ان کے ہاتھ میں تھا۔ ہر بات میں انھیں تکلیف پہنچاتی تھیں۔ مگر تمہارے ابا صبر کے ساتھ ہر بات کو برداشت کرتے تھے۔ ان دنوں میں گو میر صاحب کا زیادہ تعلق تمہارے تایا سے تھا مگر وہ کبھی کبھی گھر میں آ کر کہتے تھے کہ مرزا غلام قادر کا چھوٹا بھائی بہت نیک اور متقی آدمی ہے۔ اس کے بعد ہم رخصت پر دہلی گئے اور چونکہ تمہاری اماں اس وقت جوان ہو چکی تھیں۔ ہمیں ان کی شادی کا فکر پیدا ہوا اور میر صاحب نے ایک خط تمہارے ابا کے نام لکھا کہ مجھے اپنی لڑکی کے واسطے بہت فکر ہے، دعا کریں خدا کسی نیک آدمی کے ساتھ تعلق کی صورت پیدا کر دے۔ تمہارے ابا نے جواب میں لکھا کہ اگر آپ پسند کریں تو میں خود شادی کرنا چاہتا ہوں اور آپ کو معلوم ہے کہ گو میری پہلی بیوی موجود ہے اور بچے بھی ہیں مگر آج کل میں عملاً مجرد ہی ہوں وغیرہ ذالك۔ میر صاحب نے اس ڈر کی وجہ سے کہ میں اسے برا مانوں گی مجھ سے اس خط کا ذکر نہیں کیا اور اس عرصہ میں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی کئی جگہ سے تمہاری اماں کے لیے پیغام آئے لیکن میری کسی جگہ تسلی نہ ہوئی۔ حالانکہ پیغام دینے والوں میں سے بعض اچھے اچھے متمول آدمی بھی تھے۔ اور بہت اصرار کے ساتھ درخواست کرتے تھے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ساتھ تمہارے نانا کے بہت تعلقات تھے۔ انھوں نے کئی دفعہ تمہارے ابا کے لیے سفارشی خط لکھے اور بہت زور دیا کہ مرزا صاحب بڑے نیک، شریف اور خاندانی آدمی ہیں مگر میری یہاں بھی تسلی نہ ہوئی کیونکہ ایک تو عمر کا بہت فرق دوسرے ان دنوں دہلی والوں میں پنجابیوں کے خلاف بہت تعصب ہوتا تھا۔ بالآخر ایک دن میر صاحب نے ایک لدھیانہ کے باشندہ کے متعلق کہا کہ اس کی طرف سے بہت اصرار کی درخواست ہے اور ہے بھی وہ اچھا آدمی۔ اسے رشتہ دے دو۔ میں نے اس کی ذات وغیرہ دریافت کی تو مجھے شرح صدر نہ ہوا اور میں نے انکار کیا۔ جس پر میر صاحب نے کچھ ناراض ہو کر کہا کہ لڑکی اٹھارہ سال کی ہو گئی ہے کیا تم ساری عمر اسے یونہی بٹھا چھوڑو گی۔ میں نے جواب دیا کہ ان لوگوں سے تو پھر غلام احمد ہی ہزار درجے اچھا ہے۔ میر صاحب نے جھٹ ایک خط نکال کر میرے سامنے رکھ دیا کہ لو پھر مرزا غلام احمد کا بھی خط آیا ہوا ہے۔ جو کچھ ہو ہمیں اب جلد فیصلہ کرنا چاہیے۔ میں نے کہا: اچھا پھر غلام احمد کو لکھ دو۔ چنانچہ تمہارے نانا جان نے اسی وقت قلم دوات لے کر خط لکھ دیا اور اس کے آٹھ دن بعد تمہارے ابا دہلی پہنچ گئے۔ ان کے ساتھ ایک دو نوکر تھے اور بعض ہندو اور مسلمان ساتھی تھے۔ جب ہماری برادری کے لوگوں کو معلوم ہوا تو وہ سخت ناراض ہوئے کہ ایک بوڑھے شخص کو اور پھر پنجابی کو رشتہ دے دیا ہے۔ اور کئی لوگ ان میں سے اسی ناراضگی میں نکاح میں شامل بھی نہیں ہوئے۔ مگر ہم نے فیصلہ کر لیا ہوا تھا نکاح پڑھا کر رخصتانہ کر دیا۔ تمہارے ابا اپنے ساتھ کوئی زیور یا کپڑا وغیرہ نہیں لے گئے تھے، بلکہ صرف ڈھائی سو روپیہ نقد لے گئے تھے۔ اس پر بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

برادری والوں نے بہت طعن دیے کہ اچھا نکاح ہوا ہے کہ کوئی زیور، کپڑا ساتھ نہیں آیا۔ جس کا جواب ہماری طرف سے یہ دیا گیا کہ مرزا صاحب کے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ زیادہ تعلقات نہیں ہیں اور گھر کی عورتیں ان کے مخالف ہیں اور پھر وہ جلدی میں آئے ہیں۔ اس حالت میں وہ زیور کپڑے کہاں سے بنوا لاتے۔ الغرض برادری کی طرف سے اس قسم کے طعن تشنیع بہت ہوئے اور مزید برآں یہ اتفاق ہوا کہ جب تمہاری اماں قادیان آئیں تو یہاں سے ان کے خط گئے کہ میں سخت گھبرائی ہوئی ہوں اور شاید اس غم اور گھبراہٹ سے مرجاؤں گی۔ چنانچہ ان خطوں کی وجہ سے ہمارے خاندان کے لوگوں کو اور بھی اعتراض کا موقع مل گیا۔ اور بعض نے کہا کہ اگر آدمی نیک تھا تو اس کی نیکی کی وجہ سے لڑکی کی عمر کیوں خراب کی۔ اس پر ہم لوگ بھی کچھ گھبرائے اور رخصتانہ کے ایک مہینہ کے بعد میر صاحب قادیان آ کر تمہاری اماں کو لے گئے۔ اور جب وہ دہلی پہنچے تو میں نے اس عورت سے پوچھا جس کو میں نے دلی سے ساتھ بھیجا تھا کہ لڑکی کیسی رہی؟ اس عورت نے تمہارے ابا کی بہت تعریف کی اور کہا کہ لڑکی یونہی شروع شروع میں اجنبیت کی وجہ سے گھبرا گئی ہوگی ورنہ مرزا صاحب نے تو اس کو بہت ہی اچھی طرح سے رکھا ہے اور وہ بہت اچھے آدمی ہیں۔ اور تمہاری اماں نے بھی کہا کہ مجھے انھوں نے بڑے آرام کے ساتھ رکھا، مگر میں یونہی گھبرا گئی تھی۔ اس کے تھوڑے عرصے کے بعد تمہاری اماں پھر قادیان آ گئیں اور پھر بہت عرصہ کے بعد واپس ہمارے پاس گئیں''۔

(بحوالہ سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 398-401 روایت نمبر 441 طبع چہارم)

محترم قارئین! یہ عبارت کسی تبصرہ کی محتاج نہیں کیونکہ ہر باشعور شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا قادیانی کے گھر والوں کی مخالفت کے باوجود اسے کھانا پہنچانا، میر صاحب کے دعا کا کہنے کے جواب میں مرزا قادیانی کا خود کو رشتہ کے لیے پیش کرنا اور معقول رشتوں کو ٹھکرا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک بوڑھے شخص (مرزا قادیانی) کو ترجیح دینا کیا معنی رکھتا ہے؟

مرزا غلام احمد قادیانی اپنا اور اپنے خاندان کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''میں ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور 1857ء میں انھوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی۔ یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر (جنگ آزادی) کے وقت سرکار انگریزی کی امداد (مسلمانوں کی مخالفت) میں دیئے تھے........... پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی مرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا۔ اور جب تموں کے گزر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔ پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا۔ تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں۔ اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کی ہیں ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لیے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی مخالفت کے بارے میں نہایت مؤثر تقریریں لکھیں اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اسی امر مخالفت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لیے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزار ہا روپیہ خرچ ہوئے...... جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد اور حفظ امن اور جہادی خیالات کو روکنے کے لیے برابر سترہ برس تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام لیا۔ کیا اس کام کی اور اس خدمت نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں میں جو میرے مخالف ہیں کوئی نظیر ہے''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(کتاب البریہ صفحہ 4 تا 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 4 تا 8)

مزید ایک اور مقام پر مرزا قادیانی اپنے خاندان کا یوں تذکرہ کرتا ہے کہ:

''میرا خاندان ایک خاندان ریاست ہے۔اور میرے بزرگ والیان ملک اور خودمختار امیر تھے جو سکھوں کے وقت میں یک دفعہ تباہ ہوئے اور سرکار انگریزی کا اگرچہ سب پر احسان ہے مگر میرے بزرگوں پر سب سے زیادہ احسان ہے کہ انہوں نے اس گورنمنٹ کے سایہ دولت میں آ کر ایک آتشی تنور سے خلاصی پائی اور خطرناک زندگی سے امن میں آ گئے۔میرا باپ مرزا غلام مرتضٰی اس نواح میں ایک نیک نام رئیس تھا.......... حکام ضلع اور قسمت کبھی کبھی ان کے مکان پر ملاقات کے لیے بھی آتے تھے کیونکہ انگریزی افسروں کی نظر میں وہ ایک وفادار رئیس تھے۔اور میں یقین رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ ان کی اس خدمت کو کبھی نہیں بھولے گی کہ انہوں نے 57ء (جنگ آزادی) کے ایک نازک وقت میں اپنی حیثیت سے بڑھ کر پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس سوار اپنے عزیزوں اور دوستوں میں سے مہیا کر کے گورنمنٹ کی امداد کے لیے دیئے تھے۔چنانچہ ان سواروں میں سے کئی عزیزوں نے مردانہ وار لڑائی مفسدوں (مجاہدین اسلام) سے کر کے اپنی جانیں دیں۔اور میرا بھائی مرزا غلام قادر مرحوم تموں کے پتن کی لڑائی میں شریک تھا اور بڑی جانفشانی سے مدد دی۔غرض اسی طرح میرے ان بزرگوں نے اپنے خون سے اپنے مال سے اپنی جان سے اپنی متواتر خدمتوں سے اپنی وفاداری کو گورنمنٹ کی نظر میں ثابت کیا۔''

(کشف الغطاء صفحہ 4,3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 180,179)

مرزا قادیانی مزید رقمطراز ہے کہ

''یہ تو میرے باپ اور میرے بھائی کا حال ہے۔اور چونکہ میری زندگی فقیرانہ اور درویشانہ طور پر ہے اس لیے میں ایسے درویشانہ طرز سے گورنمنٹ انگریزی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خیرخواہی اور امداد میں مشغول رہا ہوں۔ قریباً انیس برس سے ایسی کتابوں کے شائع کرنے میں میں نے اپنا وقت بسر کیا ہے جن میں یہ ذکر ہے کہ مسلمانوں کو سچے دل سے اس گورنمنٹ کی خدمت کرنی چاہئے۔ اور اپنی فرمانبرداری اور وفاداری کو دوسری قوموں سے بڑھ کر دکھلانا چاہئے اور میں نے اسی غرض سے بعض کتابیں عربی زبان میں لکھیں اور بعض فارسی زبان میں اور ان کو دور دور ملکوں تک شائع کیا۔ اور ان سب میں مسلمانوں کو بار بار تاکید کی اور معقول وجوہ سے ان کو اس طرف جھکایا کہ وہ گورنمنٹ کی اطاعت بدل وجان اختیار کریں۔ اور یہ کتابیں عرب اور بلاد شام اور کابل اور بخارا میں پہنچائی گئیں۔ اگرچہ میں سنتا ہوں کہ بعض نادان مولویوں نے ان کے دیکھنے سے مجھے کافر قرار دیا ہے اور میری تحریروں کو اس بات کا ایک نتیجہ ٹھہرایا ہے کہ گویا مجھے سلطنت انگریزی سے ایک اندرونی اور خفیہ تعلق ہے اور گویا میں ان تحریروں کے عوض میں گورنمنٹ سے کوئی انعام پاتا ہوں لیکن مجھے یقیناً معلوم ہوا ہے کہ بعض دانشمندوں کے دلوں پر ان تحریروں کا نہایت نیک اثر ہوا ہے اور انہوں نے ان وحشیانہ عقائد سے توبہ کی ہے جن میں وہ برخلاف اغراض اس گورنمنٹ کے مبتلا تھے۔''

(کشف الغطاء صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 185)

محترم قارئین! مرزا قادیانی نے 1891ء میں ''فتح اسلام'' نامی رسالہ شائع کیا جس میں اس نے اپنے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو اس سے اہل اسلام میں ایک عام شور برپا ہو گیا۔ اس شور کو مٹانے اور اس دعویٰ کی توضیح کے لیے اس نے ایک رسالہ ''توضیح مرام'' مشتہر کیا تو اس نے شور کی آگ کو اور بھی تیز کر دیا اور خوب بڑھکایا کیوں کہ فتح اسلام میں تو اس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا، توضیح مرام میں محدثیت کی آڑ میں اپنے نبی ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا اور علاوہ برآں بہت سے ایسے عقائد کا اظہار بھی کیا جو نہ صرف اسلامی عقائد کے مکمل طور پر مخالف تھے بلکہ وہ عقائد نیچریہ، فلاسفہ، ہنود اور یہود ونصاریٰ کے عقائد کے عین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مطابق وموافق بھی تھے۔

اس رسالہ کی اشاعت سے مرزا قادیانی کے خلاف نفرت بڑھی تو اس کے ازالے کے لیے اس نے ایک اور رسالہ ''ازالہ اوہام'' شائع کیا جس سے مرزا قادیانی کے مزید کفریہ عقائد کھل کر سامنے آ گئے کیونکہ اس رسالہ میں مرزا قادیانی نے نہ صرف معجزات انبیاء کا واضح انکار کیا بلکہ ملائکہ اور لیلۃ القدر کی بھی عجیب وغریب تعریف بیان کی۔ ایسے ہی کفریہ عقائد کو مدنظر رکھتے ہوئے سب سے پہلے جماعت اہل حدیث کے سرخیل مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک استفتاء تیار کیا جو انھوں نے اپنے استاد محترم سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا تو انھوں نے اس استفتاء کا تفصیلی جواب دیتے ہوئے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کو قرآن وحدیث اور علمائے سلف کے اقوال کی روشنی میں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا۔ مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی فتوی پر برصغیر میں تمام مکاتب فکر کے دوسو سے زائد علماء کے تائیدی دستخط کروا کر مشتہر کیا۔ یہی وہ متفقہ فتوی تکفیر ہے جو سب سے پہلے مرزا قادیانی کے خلاف شائع ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی رقم طراز ہے:

> ''نذیر حسین دہلوی نے تکفیر کی بنا ڈالی، محمد حسین بٹالوی نے کفار مکہ کی طرح یہ خدمت اپنے ذمہ لے کر تمام مشاہیر اور غیر مشاہیر سے کفر کے فتوے اس پر لکھوائے۔''

(سراج منیر صفحہ 73، مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 75)

مرزا قادیانی مزید وضاحت کے ساتھ تحفہ گولڑویہ میں رقم طراز ہے کہ

> ''مولوی محمد حسین جو اول المکفرین بانی تکفیر کے وہی تھے اور اس آگ کو اپنی شہرت کی وجہ سے تمام ملک میں سلگانے والے میاں نذیر حسین دہلوی تھے۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 129 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 215)

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی رقم طراز ہے کہ:

> ''شیخ محمد حسین صاحب رسالہ اشاعۃ السنۃ جو بانی مبانی تکفیر ہے اور جس کی گردن

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پر نذیر حسین دہلوی کے بعد تمام مکفروں کے گناہ کا بوجھ ہے۔''

(سراج منیر صفحہ 78 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 80)

مرزا قادیانی مزید رقم طراز ہے کہ

''غرض بانی استفتاء بٹالوی صاحب اور اوّل المکفرین میاں نذیر حسین صاحب ہیں اور باقی سب ان کے پیرو۔''

(دافع الوساوس صفحہ 31 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 31)

الغرض ان تمام دلائل سے یہ بات پایہ تکمیل تک پہنچتی ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے خلاف سب سے پہلے متفقہ فتویٰ کفر شائع کرنے اور اس کی بیخ کنی کرنے کی سعادت جماعت اہل حدیث کو حاصل ہوئی ہے۔ اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ مرزا قادیانی کے خلاف علمائے دیوبند اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہم سمیت دیگر علماء نے بھی اہم کردار ادا کیا لیکن اس کے باوجود یہ ماننے بغیر چارہ نہیں کہ مرزا قادیانی کے خلاف تحریک ختم نبوت کا آغاز کرنے والے بھی اہل حدیث ہی تھے اور جن کے ساتھ مباہلے میں مرزا قادیانی عبرتناک انجام سے دوچار ہوا وہ بھی اہل حدیث ہی تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جب مولانا محمد حسین بٹالوی، بشیر سہسوانی، سعد اللہ لدھیانوی، عبدالحق غزنوی، ابراہیم میر سیالکوٹی، قاضی سلیمان منصور پوری اور مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اس کے باطل دعووں کی بنیاد پر اسے ہر جگہ رگیدا تو تنگ آکر مرزا قادیانی نے 15 اپریل 1907ء کو ایک اشتہار بعنوان ''مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ'' شائع کیا جس میں مرزا قادیانی رقم طراز ہے کہ

''بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب! سلام علی من اتبع الھدی! مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے اس پرچہ میں مردود وکذاب اور دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دُنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چوں کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام وہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے، تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے، جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنیاد پر پیشگوئی نہیں محض دعا کے طور پر کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے، جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر دے اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ (آمین)

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یارب العالمین۔

میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا ہوں اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی، وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انھوں نے تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت ﴿لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ﴾ پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں درحقیقت مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر، اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین!

﴿رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ﴾

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 705 طبع چہارم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین! یہ تو تھا مرزا غلام احمد قادیانی کا وہ اشتہار جس کے نتیجے میں مرزا غلام احمد قادیانی چند ماہ بعد ہی 26 مئی 1908ء بروز منگل ہیضہ کے موذی مرض میں مبتلا ہو کر واصل جہنم ہوا۔ مرزا کی موت کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی کتاب ''سیرت المہدی'' جلد اول روایت نمبر 12 میں رقم طراز ہے:

''حضرت مسیح موعود کی وفات کا ذکر آیا تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا مگر اس کے بعد تھوڑی دیر تک ہم لوگ آپ کے پاؤں دباتے رہے اور آپ آرام سے لیٹ کر سو گئے اور میں بھی سو گئی لیکن کچھ دیر کے بعد آپ کو پھر حاجت محسوس ہوئی اور غالباً ایک یا دو دفعہ رفع حاجت کے لیے آپ پاخانہ تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ نے زیادہ ضعف محسوس کیا تو اپنے ہاتھ سے مجھے جگایا، میں اٹھی تو آپ کو اتنا ضعف تھا کہ آپ میری چارپائی پر ہی لیٹ گئے اور میں آپ کے پاؤں دبانے کے لیے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا: تم اب سو جاؤ، میں نے کہا: نہیں، میں دباتی ہوں اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب اس قدر ضعف تھا کہ آپ پاخانہ نہ جا سکتے تھے۔ اس لیے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے۔ اور پھر اٹھ کر لیٹ گئے اور میں ہاتھ پاؤں دباتی رہی۔ مگر ضعف بہت ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگرگوں ہو گئی۔''

(سیرت المہدی جلد اول روایت نمبر 12 صفحہ 10-11 از مرزا بشیر احمد)

ذرا غور کیجیے! کس طرح مرزا قادیانی اپنے آخری فیصلے والے اشتہار کے نتیجے میں ہی ہیضہ کی بیماری کے ساتھ واصل جہنم ہوا۔ جب کہ مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ اس کے بعد چالیس سال تک زندہ رہے اور ان کی وفات 1948ء میں سرگودھا میں ہوئی۔ لیکن اس کے باوجود قادیانی ذریت اس بات کو ماننے کے لیے تیار نہ تھی کہ مرزا اپنی دعا کے نتیجے میں ہی مرا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہی وجہ تھی کہ قادیانی جماعت کے جوشیلے خطیب اور قلم کار مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید خاص منشی قاسم علی نے اخبار الحق میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کو مباحثہ کا چیلنج دیا جس کا جواب مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے اخبار اہل حدیث یکم مارچ 1912ء کے شمارہ میں قبول کر کے دیا۔ مباحثہ کی بنیادی شرائط درج ذیل تھیں:

1: مباحثہ تحریری ہوگا۔

2: ایک منصف محمدی اور دوسرا مرزائی، تیسرا غیر مسلم، مسلم الطرفین سرپنچ۔

3: دونوں منصفوں میں اختلاف ہو تو سرپنچ جس منصف کے ساتھ متفق ہوں گے وہ فیصلہ ناطق ہوگا۔

4: کل تحریریں پانچ ہوں گی، تین مدعی کی اور دو مدعا علیہ کی۔

5: مولانا ثناء اللہ امرتسری مدعی اور منشی قاسم علی قادیانی مدعا علیہ ہوں گے۔

6: مدعی کے حق میں فیصلہ ہو تو مدعا علیہ مبلغ تین سو روپیہ بطور انعام یا تاوان مدعی کو دے گا۔ مدعا علیہ غالب ہو تو اس کو مدعی کچھ نہیں دے گا۔ غرض رقم ایک طرف سے ہوگی۔

مباحثہ کی تاریخ 15 اپریل 1912ء مقرر ہوئی۔ مباحثہ میں مسلمانوں کی طرف سے مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ منصف نامزد ہوئے اور قادیانیوں کی طرف سے منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک قلعہ میگزین فیروز پور کا بطور منصف تقرر ہوا اور سرپنچ کے لیے سردار بچن سنگھ صاحب بی اے گورنمنٹ پلیڈر لدھیانہ مقرر ہوئے۔

15 اپریل 1912ء کو مبلغ تین سو روپیہ مولانا محمد حسن صاحب رئیس لدھیانہ کے سپرد کیا گیا کیونکہ انہیں امین کے طور پر نامزد کیا گیا تھا۔ 17 اپریل 1912ء کو 3 بجے دوپہر مباحثہ شروع ہوا۔ 21 اپریل 1912 کو مباحثہ کے سرپنچ سردار بچن سنگھ نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کے حق میں فیصلہ دیا اور قادیانیوں سے مبلغ تین سو روپیہ لے کر مولانا ثناء اللہ امرتسری کو دے دیا۔ مولانا امرتسری رحمہ اللہ نے اس تین سو کی رقم سے ”فاتح قادیان“ نامی رسالہ شائع کر کے تقسیم کیا جس میں مباحثہ کی مکمل روئیداد بیان کی۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین! قادیانی حضرات اس دعائے آخری فیصلہ والے اشتہار کو دعائے مباہلہ قرار دیتے ہیں اور اسی بات کا تذکرہ ''احمدیہ پاکٹ بک'' اور قادیانی پمفلٹ'' بانی جماعت احمدیہ کی دعوت مباہلہ اور مولوی ثناء اللہ امرتسری'' میں بھی کیا ہے جس کا مفصل جواب راقم نے اپنی کتابوں بعنوان'' قادیانی پمفلٹ'' بانی جماعت احمدیہ کی دعوت مباہلہ اور مولوی ثناء اللہ امرتسری'' پر محققانہ نظر'' اور'' مؤلف پاکٹ بک کی مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے بارے میں علمی بددیانتیاں'' میں دیا ہے۔

محترم قارئین! مرزا قادیانی نے مباہلے کے چیلنج تو اکثر علما کو دیے لیکن مباہلہ صرف ایک عالم دین مولانا عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ (جو کہ اہل حدیث تھے) سے 1893ء میں امرتسر میں ہوا۔مرزا قادیانی عوام الناس کو اس مباہلے میں شرکت کی دعوت دیتے ہوئے اشتہار بعنوان'' اعلان عام: اس مباہلہ کی اہلِ اسلام کو اطلاع جو دہم ذیقعدروز شنبہ کو بمقام امرتسر عیدگاہ متصل مسجد خاں بہادر حاجی محمد شاہ صاحب مرحوم ہوگا'' میں رقمطراز ہے کہ

''اے برادران اہل اسلام کل دہم 10 ذیقعدروز شنبہ کو بمقام مندرجہ عنوان میاں عبدالحق غزنوی اور بعض دیگر علماء جیسا کہ انہوں نے وعدہ کیا ہے اس عاجز سے اس بات پر مباہلہ کریں گے کہ وہ لوگ اس عاجز کو کافر اور دجال اور بیدین اور دشمن اللہ جل شانہ' اور رسول اللہ ﷺ کا سمجھتے ہیں۔اس عاجز کی کتابوں کو مجموعہ کفریات خیال کرتے ہیں اور اس طرف یہ عاجز نہ صرف اپنے تئیں مسلمان جانتا ہے بلکہ اپنے وجود کو اللہ اور رسول کی راہ میں فدا کیے بیٹھا ہے لہٰذا ان لوگوں کی درخواست پر یہ مباہلہ تاریخ مذکورہ بالا میں قرار پایا ہے۔مگر میں چاہتا ہوں کہ مباہلہ کی بددعا کرنے کے وقت بعض اور مسلمان بھی حاضر ہو جائیں کیونکہ میں یہ دعا کروں گا کہ جس قدر میری تالیفات ہیں'ان میں سے کوئی بھی خدا اور رسول ﷺ کے فرمودہ کے مخالف نہیں ہیں اور نہ میں کافر ہوں۔اور اگر میری کتابیں خدا اور رسول ﷺ کے فرمودہ سے مخالف اور کفر سے بھری ہوئی ہیں تو خداتعالیٰ وہ لعنت اور عذاب میرے پر نازل کرے جو ابتدائے دنیا سے آج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تک کسی کافر بے ایمان پر نہ کی ہو۔ اور آپ لوگ آمین کہیں۔ کیونکہ اگر میں کافر ہوں اور نعوذ باللہ دین اسلام سے مرتد اور بے ایمان تو نہایت برے ایمان سے میرا مرنا ہی بہتر ہے اور میں ایسی زندگی سے بہزار دل بیزار ہوں۔ اور اگر ایسا نہیں تو خدا تعالیٰ کی طرف سے سچا فیصلہ کر دے گا۔ وہ میرے دل کو بھی دیکھ رہا ہے اور میرے مخالفوں کے دل کو بھی بڑے ثواب کی بات ہوگی۔ اگر آپ صاحبان کل دہم ذیقعدکو دو بجے کے وقت عیدگاہ میں مباہلہ پر آمین کہنے کے لیے تشریف لائیں۔ والسلام۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 349 از مرزا قادیانی طبع چہارم)

اسی مباہلہ کا تذکرہ کرتے ہوئے مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

"انہی دنوں میں آپ نے ایک دن یعنی 10 ذیقعدہ 1310ھ مطابق 27 مئی 1893ء کو مولوی عبدالحق غزنوی کے ساتھ امرتسر کی عیدگاہ کے میدان میں مباہلہ فرمایا.......... اس جگہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس مباہلہ میں کوئی میعاد مقرر نہیں کی گئی تھی اور نہ ہی فریق مخالف کے لیے بددعا کی تھی بلکہ صرف یہی دعا کی تھی کہ اگر میں جھوٹا اور مفتری ہوں تو خدا تعالیٰ وہ لعنت میرے پر نازل کرے جو ابتدائے دنیا سے آج تک کسی کافر بے ایمان پر نہ کی ہو۔"

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 380'381 روایت نمبر 420 طبع چہارم)

محترم قارئین! مرزا قادیانی نے 2 اکتوبر 1907ء کو ایک اصول وضع کرتے ہوئے بیان جاری کیا کہ

"مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہوتا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوا کرتا ہے.......... ہاں اتنی بات صحیح ہے کہ سچے کے ساتھ جو جھوٹے مباہلہ کرتے ہیں تو وہ سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 327'328 از مرزا قادیانی طبع چہارم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس اصول کو وضع کرنے کے چند ماہ بعد 26 مئی 1908ء کو الہی فیصلہ کے تحت ہیضہ کے مرض سے اپنے مباہل مولانا عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ کی زندگی میں ہی ذلت تک موت کا شکار ہوا اور مولانا عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ مرزا قادیانی کی عبرتناک موت کے بعد تقریباً نو سال زندہ رہے اور 23 رجب 1335ھ بمطابق 16 مئی 1917ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

محترم قارئین! صوفی عبدالحق غزنوی رحمہ اللہ کا ایک اور مباہلہ حافظ محمد یوسف کے ساتھ ہوا جس کا تذکرہ کرتے ہوئے مرزا قایانی ایک اشتہار میں رقمطراز ہے کہ

> ''پھر تکفیر کا فتویٰ تیار ہونے کے بعد اس طرف سے بھی مباہلہ کا اشتہار دیا گیا جو کتاب آئینہ کمالات اسلام کے ساتھ بھی شامل ہے اور ابھی تک کوئی شخص مباہلہ کے لیے مقابلہ پر نہیں آیا مگر مجھ کو اس بات کے سننے سے بہت خوشی ہوئی کہ ہمارے ایک معزز دوست حافظ محمد یوسف صاحب نے ایمانی جوانمردی اور شجاعت کے ساتھ ہم سے پہلے اس ثواب کو حاصل کیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حافظ صاحب اتفاقاً ایک مجلس میں بیان کر رہے تھے کہ مرزا صاحب یعنی اس عاجز سے کوئی آمادہ مناظرہ یا مباہلہ نہیں ہوتا اور اسی سلسلہ گفتگو میں حافظ صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ عبدالحق نے جو مباہلہ کے لیے اشتہار دیا تھا اب اگر وہ اپنے تئیں سچا جانتا ہے تو میرے مقابلہ پر آوے میں اس سے مباہلہ کے لیے تیار ہوں تب عبدالحق جو اسی جگہ کہیں موجود تھا حافظ صاحب کے غیرت دلانے والے لفظوں سے طوعاً و کرہاً مستعد مباہلہ ہو گیا اور حافظ صاحب کا ہاتھ آ کر پکڑ لیا کہ میں تم سے اسی وقت مباہلہ کرتا ہوں مگر مباہلہ فقط اس بارہ میں کروں گا کہ میرا یقین ہے کہ مرزا غلام احمد و مولوی حکیم نور الدین اور مولوی محمد احسن یہ تینوں مرتدین اور کذابین اور دجالین ہیں حافظ صاحب نے فی الفور بلا تامل منظور کیا کہ میں اس بارہ میں مباہلہ کروں گا کیونکہ میرا یقین ہے کہ تینوں مسلمان ہیں تب اسی بات پر حافظ صاحب نے عبدالحق سے مباہلہ کیا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(مجموعہ اشتہارات از مرزا قادیانی جلد 1 صفحہ 324، 325 طبع چہارم)

محترم قارئین! اس مباہلہ کا الٰہی فیصلہ کچھ یوں ہوا کہ یہی حافظ محمد یوسف صاحب وقوع مباہلہ کے کچھ عرصہ بعد قادیانیت کو ترک کر کے نہ صرف مسلمان ہو گئے بلکہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کو علمی میدان میں ناکوں چنے چبواتے رہے۔ یہی وجہ تھی کہ مرزا قادیانی کو حافظ یوسف صاحب کے خلاف اشتہارات اور کئی تحریریں شائع کرنا پڑیں جن میں سے ایک اشتہار بعنوان ''اشتہار انعامی پانسو ۵۰۰ روپیہ بنام حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر'' ضمیمہ تحفہ گولڑویہ مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 37 پر موجود ہے۔

محترم قارئین! یہ تھا ننگ ناموس وملت آنجہانی مرزا قادیانی اور اس کا خاندان جس نے اسلام اور امت مسلمہ کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

قارئین کرام! یوں تو آنجہانی مرزا قادیانی نے بے شمار دعوے کیے ہیں اور اس کا ہر دعویٰ پہلے دعوے کا متضاد رہا مثلاً مجدد ہونے کی حیثیت سے وہ اس بات کا قائل تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمانوں پر اٹھائے گئے ہیں بعد میں پہلے عقیدے کی مکمل نفی کرتے ہوئے عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا قائل ہوا تو حیات مسیح کے عقیدے کو شرک عظیم قرار دے ڈالا اور خود مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور ساتھ ہی مسیح موعود ہونے سے انکار کرتے ہوئے لکھا کہ

''اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔''

(ازالہ ادہام صفحہ 190 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 192)

بعد ازاں خود ہی اپنی مندرجہ بالا تحریر کی نفی کرتے ہوئے لکھا کہ

''میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہوگا۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 195 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 295)

محترم قارئین! اسی نوعیت کے تضادات کی بے شمار مثالیں مرزا قادیانی کے لٹریچر میں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

موجود ہیں قطع نظر ان تمام باتوں کے اب کچھ اس کتاب کے بارے میں آپ کو آگاہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس کتاب میں جتنے بھی قادیانی کتب کے حوالہ جات دیے گئے ہیں وہ تمام قادیانی کتب بندہ عاجز کے پاس موجود ہیں اگر کوئی دوست اصل حوالہ دیکھنے کا خواہشمند ہو تو بلا جھجک بندہ عاجز سے رابطہ کر سکتا ہے۔

میں اپنے ان تمام دوستوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت میں کسی بھی طرح کا تعاون فرمایا خصوصاً اپنے بڑے ہی پیارے دوست اور برادر اکبر عامر نذیر بھائی حال مقیم اٹلی، وقار بھائی فورٹ عباس والے، سوار خاں سواتی، جمشید بھائی اور اپنے بزرگ محترم ابو عبداللہ محمد شعیب حفظہ اللہ فاضل مدینہ یونیورسٹی معلم مرکز الدعوۃ السلفیہ ستیانہ بنگلہ کا نہایت مشکور ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کی اشاعت کے لیے رہنمائی کے ساتھ ساتھ مالی تعاون بھی فرمایا اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کا جس نے جتنا بھی تعاون کیا ہے اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔آمین

آخر میں اپنے خالق و مالک کے حضور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ ختم نبوت اور دین اسلام کے تحفظ کے لیے ہماری ان ادنیٰ سی کاوشوں کو قبول فرما کر بروز قیامت حوض کوثر پر اپنے پیارے حبیب جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں آب کوثر کے جام پینا نصیب فرمائے اور ریا کاری جیسی لعنت سے محفوظ فرمائے۔آمین

العبد الضعيف
عبیداللہ لطیف فیصل آباد
0304,0313.6265209
ubaidullahlatif@gmail.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف طبع دوم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم!

ہر قسم کی حمد وثناء کبریائی اور عظمت کے لائق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس نے میرے جیسے کم علم کی کتب وتحاریر کو پذیرائی بخشی اور امت مسلمہ کے دلوں میں عقیدہ ختم نبوت کی بنیاد پر میرے لئے محبت پیدا کر دی۔ یہ اس پروردگار عالم کا ہی خاص فضل وکرم ہے کہ بندہ ناچیز کی کتاب ''قادیانی ظل وبروز کی حقیقت'' کا پہلا ایڈیشن صرف تین سال کے عرصہ میں ناپید ہوگیا لیکن کتاب کی مانگ پھر بھی جاری تھی اس لئے اب اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

اس ایڈیشن میں پروف ریڈنگ کی سابقہ غلطیوں کی درستگی کے ساتھ ساتھ کچھ مزید علمی اضافے بھی کئے گئے ہیں۔ جس سے کتاب کی اہمیت ان شاء اللہ مزید بڑھ جائے گی۔ پہلے ایڈیشن میں کتاب کارڈ کور میں شائع کی گئی تھی لیکن اب کتاب کی ضخامت بڑھ جانے کی وجہ سے اسے مجلد بنا دیا گیا ہے۔ آپ احباب سے گذارش ہے کہ اگر اس میں کوئی غلطی دیکھیں تو اس سے ضرور آگاہ کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی بھی درستگی کی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لئے ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر بروز قیامت ذریعہ نجات بنائے اور اپنے پیارے حبیب جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کا حقدار بنائے آمین۔

العبد الضعیف

عبید اللہ لطیف فیصل آباد

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ظل اور بروز کی حقیقت

محترم قارئین! یوں تو مرزا غلام احمد قادیانی متنبی قادیاں نے بے شمار دعوے کیے تھے کبھی مجدد ہونے کا دعوی کیا تو کبھی محدث ہونے کا اور کبھی مثیل مسیح کا تو کبھی خود ہی مریم اور بعدازاں عیسی بن مریم کا دعوی کر دیا، کبھی محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعوی کیا تو کبھی تمام انبیاء کے مجموعہ ہونے کا دعوی کر دیا۔ یہاں تک کہ ظل اور بروز ہونے کی آڑ لے کر ظلی نبی کا دعوی تو کیا ہی تھا ظلی طور پر اللہ تعالی ہونے کا دعوی بھی کر دیا چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ملفوظات پر مشتمل کتاب میں مرزا قادیانی کا ایک ملفوظ کچھ اس طرح موجود ہے کہ

''خدا کے ماموروں میں بھی کبریائی ہوتی ہے کیونکہ وہ ظل الہی ہوتے ہیں۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 513 طبع جدید)

اسی طرح مرزا قادیانی کا فرزند اور قادیانیوں کا خلیفہ دوم میاں بشیر الدین محمود رقمطراز ہے کہ

''غرض رسول کریم صفات الہی کا کامل مظہر ہیں مگر مسیح موعود بھی بوجہ اس کے کہ وہ آپ ﷺ کا کامل ظل ہے آپ کے نور کو حاصل کر کے ظلی طور پر اس مقام کا مظہر ہے۔''

(انوار العلوم جلد 6 صفحہ 453,454)

محترم قارئین! جیسا کہ آپ جان چکے ہیں کہ آنجہانی مرزا قادیانی نے جہاں دیگر کئی دعوے کیے وہیں اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کا ظل اور بروز ہونے کا دعوی بھی کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی ذریت مرزا قادیانی کو ظلی اور بروزی نبی بھی تسلیم کرتی ہے۔

قبل اس کے کہ مرزا قادیانی کے اس دعوی کی حقیقت کو جانچا جائے عقیدہ ختم نبوت اور اسلام میں ظل اور بروز کے تصور کے بارے میں جاننا ضروری ہے اس لیے جب میں ظل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بروز کے بارے میں جاننے کی کوشش کی تو ظل اور بروز کی یہ اصطلاح قرآن وحدیث میں مجھے کہیں بھی نظر نہیں آئی اور نہ ہے کوئی ایسا تصور قرآن وحدیث یا صحابہ رضوان اللہ علیہ اجمعین کے اقوال و افعال سے مجھے کہیں ملا اسی تناظر میں جب میں نے قادیانی کتب کا مطالعہ کیا تو مرزا قادیانی نے ظل کی تعریف کرتے ہوئے لکھا کہ

''عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں۔ جیسا کہ جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ایک ہی ہو۔ اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔ صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔''

(کشتی نوح صفحہ 18، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16)

اسی طرح بروز کی تعریف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''صوفیوں کا یہ مقرر شدہ مسئلہ ہے کہ بعض کاملین اسی طرح پر دوبارہ دنیا میں آجاتے ہیں کہ ان کی روحانیت کسی اور پر تجلی کرتی ہے اور اس وجہ سے وہ دوسرا شخص گویا پہلا شخص ہی ہو جاتا ہے ہندوؤں میں بھی ایسا ہی اصول ہے اور ایسے آدمی کا نام وہ اوتار رکھتے ہیں۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ 125 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 291)

محترم قارئین! قاضی نذیر احمد لائلپوری اپنی کتاب احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک کے صفحہ 87 پر بروز کی حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''[1]:...... شیخ محمد اکرم صابری اسی جگہ بروز کے معنی یہ بیان فرماتے ہیں:

''روحانیتِ کُمّل گاہے برارباب ریاضت چناں تصرف می فرماید فاعلِ افعالِ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

او می گردد وایں مرتبہ را صوفیہ بروزمی گویند۔" (اقتباس الانوار)

ترجمہ: کامل لوگوں کی روحانیت ارباب ریاضت پر ایسا تصرف کرتی ہے کہ وہ روحانیت ان کے افعال کی فاعل ہو جاتی ہے اس مرتبہ کو صوفیاء بروز کہتے ہیں۔

[2]:......خواجہ غلام فرید چاچڑاں شریف والے فرماتے ہیں:

"وَالْبُرُوْزُ اَنْ یُفِیْضَ رُوْحٌ مِنْ اَرْوَاحِ الْکُمَّلِ عَلٰی کَامِلٍ کَمَا یُفِیْضُ عَلَیْهِ التَّجَلِّیَاتُ وَهُوَ یَصِیْرُ مَظْهَرَهٗ وَیَقُوْلُ اَنَا هُوَ"

(اشارات فریدی حصہ دوم صفحہ 110)

ترجمہ: بروز یہ ہے کہ کاملین کی ارواح میں سے کوئی روح کسی کامل انسان پر افاضہ کرے جیسا کہ اس پر تجلیات کا افاضہ ہوتا ہے اور وہ اس کا مظہر بن جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں وہی ہوں۔

[3]:......حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کا بروز قرار دے کر کہتے ہیں:

"هٰذَا وَجُوْدُ جَدِّیْ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا وَجُوْدُ عَبْدِالْقَادِرِ"

(گلدستہ کرامات صفحہ 8 مؤلفہ مفتی غلام سرور صاحب مطبوعہ افتخار دہلوی)

ترجمہ:۔ میرا وجود میرے دادا محمد ﷺ کا وجود ہے عبدالقادر کا وجود نہیں۔

اس عبارت میں حضرت شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے اپنا فنا فی الرسول ہونے کا مقام بیان کیا ہے گویا کہ فنا فی الرسول کا مقام حاصل کرنے کی وجہ سے آپ کا وجود بروزی طور پر آنحضرت ﷺ کا وجود بن گیا نہ کہ اصالتاً۔

چونکہ آنحضرت ﷺ کی وفات ثابت ہے اس لیے یہ امر استعارہ کے لیے قرینہ حالیہ ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر رحمہ اللہ نے اپنے آپ کو فنا فی رسول ہونے کی وجہ سے بروزی طور پر استعارۃً محمد ﷺ قرار دیا ہے۔"

(احمدیہ تعلیمی پاکٹ بک صفحہ 87,88 از قاضی محمد نذیر لائلپوری)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین! جب ہم قاضی نذیر لائلپوری کی مندرجہ بالا تحریر کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قادیانیوں کے پاس مرزا قادیانی کو ظلی اور بروزی نبی منوانے کے لیے قرآن وسنت اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی ایک بھی دلیل میسر نہیں آئی تو انہوں نے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مصداق بعض صوفیوں کی طرف منسوب اقوال کے حوالے پیش کیے آیئے ان حوالہ جات کا بھی جائزہ لیتے ہیں کہ وہ کہاں تک درست ہیں۔

قاضی نذیر لائلپوری نے پہلا حوالہ ایک صوفی اکرم صابری کی کتاب اقتباس الانوار کا دیا ہے جو تمام تر کوششوں کے باوجود بندہ عاجز کہیں سے بھی نہیں مل سکی اور جب تک اصل کتاب نہ مل سکے اسوقت تک اس حوالے کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ قادیانی ذریت کو اصل تحریر کو بدلنے کا ملکہ حاصل ہے جسکی صرف ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ مرزا قادیانی کے مخالفین میں سے ایک نام مولانا غلام دستگیر قصوریؒ کا بھی ہے جنہوں نے مرزا قادیانی کے خلاف ایک کتاب بعنوان ''فتح رحمانی'' لکھی اور اسی طرح ایک اور بزرگ تھے مولانا اسمٰعیل علیگڑھیؒ انہوں نے بھی مرزا قادیانی کے خلاف ایک کتاب بعنوان ''اعلاء الحق الصریح'' لکھی مولانا غلام دستگیر قصوریؒ نے اپنی کتاب کے صفحہ 27 پر گزشتہ زمانے کے ایک کاذب مہدی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھا کہ وہ محمد طاہر کی دعا سے ہلاک ہو گیا تھا اس کے بعد یوں لکھا کہ

> ''یا مالک الملک جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع البحار کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑہ غارت کیا تھا، ویسا ہی دعا اور التجا اس فقیر قصوری کان اللہ لہ سے (جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے) مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو توبہ نصوح کی توفیق رفیق فرما۔ اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا:
>
> "فقطع دابر القوم الّذین ظلموا والحمدلله رب العالمین انّك علی کلّ شئی قدیر و بالاجابة جدیر آمین"

(فتح رحمانی صفحہ 27)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس دعا کا مدعا بالکل واضح ہے کہ یا الٰہی یا تو مرزا قادیانی کو توبہ کی توفیق نصیب فرمایا ہلاک کر دے۔ مگر یہ دعویٰ مولانا قصوریؒ نے بالکل نہیں کیا کہ میری زندگی میں ہی اسے ہلاک کرا اور نہ ہی یہ کہا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جائے بلکہ ان کی دعا میں تو یہ وسعت ہے کہ جب بھی مرزا قادیانی توبہ کے بغیر مرے گا تو مولانا قصوریؒ کی دعا کو قبول سمجھا جائے گا۔

پس ثابت ہوا کہ مولانا قصوریؒ کی دعا کا مدعا یا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ مرزا قادیانی میری زندگی میں ہی مرے گا یا یہ کہ جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوگا۔

مولانا اسمٰعیل علی گڑھیؒ کی کتاب میں تو اتنا بھی نہیں ہے اب ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا قادیانی ان دونوں بزرگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

> ''مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی محمد اسمٰعیل علیگڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ وہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت آپ ہی مر گئے اور اس طرح پر ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔''

(اربعین نمبر 3 صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 394)

مرزا قادیانی کی اس تحریر کا مدعا مولانا قصوریؒ کی تحریر سے بالکل الگ ہے یہاں پر مرزا قادیانی کے جھوٹا ہونے کی صورت میں پہلے مرنے کے بارے میں قطعی حکم کو بیان کیا جارہا ہے لیکن اپنی اسی کتاب اربعین میں آگے جا کر مرزا قادیانی اپنی سابقہ تحریر کے برعکس لکھتا ہے کہ

> '' ان نادان ظالموں سے مولوی غلام دستگیر قصوری اچھا رہا کہ اس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی (یہ ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ کوئی میعاد نہیں لگائی اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے اگلا فقرہ ملاحظہ کریں۔مؤلف) یہی دعا کی کہ یاالٰہی اگر میں مرزا غلام احمد کی تکذیب میں حق پر نہیں تو اسے مجھ سے پہلے موت دے اور اگر مرزا غلام احمد اپنے دعویٰ میں حق پر نہیں تو اسے مجھ سے پہلے موت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دے۔ بعد اس کے بہت جلد خدا نے اس کو موت دے دی۔ دیکھو کیسی صفائی سے فیصلہ ہو گیا۔''

(اربعین نمبر 3 صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 397)

مندرجہ بالا تحریر میں مرزا قادیانی نے کیسی ہاتھ کی صفائی دکھائی ہے کہ مولانا قصوریؒ کے بارے میں لکھ دیا کہ انہوں دعا ہی یہ کی تھی۔ اب ایک اور مقام سے اسی ضمن میں مرزا قادیانی کی ایک اور تحریر ملاحظہ فرمائیں چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''مولوی غلام دستگیر قصوری کی کتاب تو دور نہیں مدت سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ دیکھو وہ کس دلیری سے لکھتا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا اور پھر آپ ہی مر گیا۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 46)

''ایسا ہی جب مولوی غلام دستگیر قصوری نے کتاب تالیف کر کے تمام پنجاب میں مشہور کر دیا تھا کہ میں نے یہ طریق فیصلہ قرار دے دیا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے گا تو کیا اس کو خبر تھی کہ یہی فیصلہ اس کے لیے لعنت کا نشانہ ہو جائے گا۔ اور وہ پہلے مر کر دوسرے ہم مشربوں کا بھی منہ کالا کرے گا اور آئندہ ایسے مقابلات میں ان کے منہ پر مہر لگا دے گا اور بزدل بنا دے گا۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ 10 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 حاشیہ صفحہ 52)

محترم قارئین! آپ نے مرزا قادیانی کا دجل وفریب تو ملاحظہ کر لیا کہ کس طرح اس نے مولانا غلام دستگیر قصوریؒ کی تحریر کو نہ صرف غلط رنگ دے کر بلکہ مکمل طور پر تحریف کر کے مولانا قصوریؒ کی وفات کو اپنا نشان ظاہر کیا ہے یہی وجہ ہے کہ جب تک ہمیں اکرم صابری صاحب کی کتاب میسر نہیں آتی اس وقت تک ہم قادیانی ذریت کی کسی تحریر پر اعتبار نہیں کر سکتے اور اگر اصل تحریر ہو بھی اسی طرح تو ہمارے لیے حجت قرآن وحدیث ہے نہ کہ کسی صوفی کا قول۔ اب آتے قاضی نذیر لائلپوری کے پیش کیے گئے دوسرے حوالہ جات کی طرف۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جہاں تک تعلق ہے اشارات فریدی نامی کتاب کا تو یہ کتاب بابا فریدؒ کے ملفوظات پر مشتمل ہے جو مولوی رکن الدین نے ترتیب دیئے ہیں نہ کہ بابا فریدؒ کی اپنی تحریر ہے اور اسی طرح قاضی نذیر لائلپوری نے جو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا قول پیش کیا ہے وہ بھی ان کی طرف محض منسوب ہے نہ کہ ان کی کوئی اپنی تحریر اس لیے یہ دونوں تحریریں ناقابل اعتبار ہیں۔ اگر کہا جائے ہر منسوب بات درست ہوگی تو ہم بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف ایک قول منسوب کر دیتے ہیں کہ اس نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں لکھا تھا کہ انگریز کو رب مانو یا یہ کہیں کہ مرزا قادیانی نے لکھا تھا کہ زنا جائز ہے اور قادیانیوں نے کتاب میں ردوبدل کر دیا ہے تو کیا قادیانی ذریت اس بات کو مان لے گی جب کہ ہمارے پاس ایک ٹھوس دلیل بھی موجود ہے وہ ملاحظہ فرمائیں مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''براہین احمدیہ میں قریب سولہ برس پہلے بیان کیا گیا تھا کہ خدا تعالی میری تائید میں خسوف کسوف کا نشان ظاہر کرے گا۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 48)

میں نے براہین احمدیہ کا مکمل مطالعہ کیا لیکن براہین احمدیہ میں سے خسوف کسوف کا ذکر نہیں ملا میں نے کئی قادیانی مربیوں کو بھی کہا کہ براہین احمدیہ میں سے مجھے خسوف کسوف کا ذکر دکھا دیں لیکن وہ بھی نہیں دکھا سکے اب بھی میرا پوری قادیانی ذریت کو چیلنج ہے کہ مجھے براہین احمدیہ میں سے خسوف کسوف ذکر دکھا دیں اگر نہ دکھا سکیں تو مان لیں کہ مرزا قادیانی نے کذب بیانی کا مظاہرہ کیا ہے یا پھر قادیانیوں نے براہین احمدیہ میں تحریف کی ہے۔ آیئے اب لغت کے اعتبار سے بھی جائزہ لے لیں کہ ظل اور بروز کا کیا مطلب ہے؟

ظل عربی کا لفظ ہے۔ صاحب المنجد نے الظل کا معنی سایہ اور بروزا کا معنی میدان کی طرف نکلنا بیان کیا ہے۔ اسی طرح اگر ہم یہ کہیں کہ یہ دونوں لفظ فارسی کے ہیں تو تب بھی یاد رکھنا چاہیے کہ صاحب فیروز اللغات نے ظل کا معنی سایہ اور بروز کا معنی نظر آنا، ظاہر ہونا، نمایاں ہونا اور آشکار ہونا بیان کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم میں بھی کئی ایک مقامات پر لفظ بارز، برزو اور برز وغیرہ آیا ہے آپ کے سامنے قرآن کریم کی چند آیات پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِيْصٍ

(سورة ابراهيم :21)

سب کے سب اللہ کے سامنے روبرو کھڑے ہونگے اس وقت کمزور لوگ بڑائی والوں سے کہیں گے کہ ہم تو تمہارے تابعدار تھے، تو کیا تم اللہ کے عذابوں میں سے کچھ عذاب ہم سے دور کر سکنے والے ہو؟ وہ جواب دیں گے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم بھی ضرور تمہاری رہنمائی کرتے، اب تو ہم پر بے قراری کرنا اور صبر کرنا دونوں ہی برابر ہے ہمارے لئے کوئی چھٹکارا نہیں۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (سورة إبراهيم : 48)

جس دن زمین اس زمین کے سوا اور ہی بدل دی جائے گی اور آسمان بھی، اور سب کے سب اللہ واحد غلبے والے کے روبرو ہونگے۔

وَ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (سورة البقره : 250)

جب ان کا جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلہ ہوا تو انہوں نے دعا مانگی کہ اے پروردگار ہمیں صبر دے ثابت قدمی دے اور قوم کفار پر ہماری مدد فرما۔

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَ طَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فِيۡٓ اَنۡفُسِهِمۡ مَّا لَا يُبۡدُوۡنَ لَكَ يَقُوۡلُوۡنَ لَوۡ كَانَ لَنَا مِنَ الۡاَمۡرِ شَىۡءٌ مَّا قُتِلۡنَا هٰهُنَا قُلۡ لَّوۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ بُيُوۡتِكُمۡ لَبَرَزَ الَّذِيۡنَ كُتِبَ عَلَيۡهِمُ الۡقَتۡلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمۡ وَلِيَبۡتَلِىَ اللّٰهُ مَا فِىۡ صُدُوۡرِكُمۡ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ (سورۃ آل عمران :154)

پھر اس نے اس غم کے بعد تم پر امن نازل فرمایا اور تم میں سے ایک جماعت کو امن کی نیند آنے لگی ۔ ہاں کچھ وہ لوگ بھی تھے کہ انہیں اپنی جانوں کی پڑی ہوئی تھی ، وہ اللہ تعالی کے ساتھ ناحق جہالت بھری بدگمانیاں کر رہے تھے اور کہتے تھے کیا ہمیں بھی کسی چیز کا اختیار ہے؟ آپ کہہ دیجیے کہ کام کُل کا کُل اللہ کے اختیار میں ہے ، یہ لوگ اپنے دلوں کے بھید آپ کو نہیں بتاتے کہتے ہیں کہ اگر ہمیں کچھ بھی اختیار ہوتا تو یہاں قتل نہ کیے جاتے ۔ آپ کہہ دیجئے کہ گو تم اپنے گھروں میں ہوتے پھر بھی جن کی قسمت میں قتل ہونا تھا وہ تو مقتل کی طرف چل کھڑے ہوتے اللہ تعالی کو تمہارے سینوں کے اندر کی چیز کا آزمانا اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو پاک کرنا تھا، اور اللہ تعالی سینوں کے بھید سے آگاہ ہے۔

وَيَقُوۡلُوۡنَ طَاعَةٌ فَاِذَا بَرَزُوۡا مِنۡ عِنۡدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ غَيۡرَ الَّذِىۡ تَقُوۡلُ وَاللّٰهُ يَكۡتُبُ مَا يُبَيِّتُوۡنَ فَاَعۡرِضۡ عَنۡهُمۡ وَتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا (سورۃ النساء :81)

یہ کہتے ہیں کہ اطاعت ہے پھر جب آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر نکلتے ہیں تو ان میں سے ایک جماعت جو بات آپ نے یا اس نے کہی ہے اس کے خلاف راتوں کو مشورہ کرتی ہے، ان کی راتوں کی بات چیت اللہ لکھ رہا ہے تو آپ ان سے منہ پھیر لیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں، اللہ تعالی کافی کارساز ہے۔

يَوۡمَ هُمۡ بٰرِزُوۡنَ لَا يَخۡفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنۡهُمۡ شَىۡءٌ لِمَنِ الۡمُلۡكُ الۡيَوۡمَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (سورة مومن :16)

جس دن سب لوگ ظاہر ہو جائیں گے ان کی کوئی چیز اللہ سے پوشیدہ نہ رہے گی۔ آج کس کی بادشاہی ہے۔ فقط اللہ واحد و قہار کی۔

محترم قارئین ! میں نے اوپر جتنی بھی قرآنی آیات پیش کی ہیں ان میں بُرُزَ کا معنی ظاہر ہونا بیان کیا گیا ہے یعنی جو جسم چھپ گیا تھا وہی ظاہر ہو، او جھل جسم سامنے آجائے۔ اس لئے یہ ناممکن ہے کہ اس لفظ کا اطلاق ایسے شخص پر کیا جائے جو خود ہی شخصیت کے اعتبار سے اپنا غیر ہونا تسلیم کرتا ہو۔ان آیات کی روشنی میں بروز محمدی کے معنی تو یہی بنتے ہیں کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ بذات خود مدینہ منورہ کے مرقد مبارک سے اٹھ بیٹھیں جو اس دنیا میں تو ناممکن ہے کیونکہ ہم سب کا ایمان ہے کہ ایسا واقعہ نفخ صور کے بعد ہی ممکن ہو گا نہ کہ اس سے پہلے۔

مرزا غلام احمد قادیانی ایک مقام پر لکھتا ہے کہ

”مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے، مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں، اور نہ ہی اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بار بار بتلا چکا ہوں، میں بموجب آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیں برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ﷺ ہوں، پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد ہی تک محدود رہی۔ یعنی بہر حال محمد ﷺ ہی نبی رہے اور نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے، میرے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212)

محترم قارئین! یہ بات تو ساری دنیا جانتی ہے کہ کبھی سایے میں اصل کے تمام کمالات جمع نہیں ہو سکتے جبکہ مرزا جی یہاں پر تمام کمالات محمدی مع نبوت محمد یہ کے اپنے اندر منعکس ہونے کے دعویدار ہیں ۔ جو مکمل طور پر باطل دعوی ہے ۔ اس بات کو ایک اور طرز سے سمجھیں کہ نبوت محمد یہ کا ایک کمال تو یہ بھی تھا کہ وہ شرعی نبوت تھی تو کیا مرزا جی شرعی نبوت کے دعویدار تھے؟ فتدابروا۔

محترم قارئین !قبل اس کے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اس دعوی کی حقیقت کو مزید جانچا جائے عقیدہ ختم نبوت کے بارے قرآن وحدیث کی روشنی میں چند دلائل کو ملاحظہ فرمائیں۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی میں:

پہلی آیت:

محترم قارئین ! اللہ رب العزت نے اپنے تمام انبیاء ورسل کو ایک جگہ جمع کر کے وعدہ لیا کہ اگر تمھاری نبوت کے دوران میرا آخری نبی آجائے تو تمھیں نہ صرف اس پر ایمان لانا ہوگا بلکہ ہر طرح سے اس کی مدد بھی کرنا ہوگی۔یعنی اس کے دور نبوت میں تمھاری نبوت نہیں چل سکے گی۔اس بات کا تذکرہ رب ذوالجلال نے قرآن مقدس میں اس طرح کیا ہے کہ

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَآ آتَيْتُكُم مِّن كِتَٰبٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنصُرُنَّهُ قَالَ ءَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوٓا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِّنَ الشَّٰهِدِينَ﴾ (آل عمران 81)

"جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمھیں کتاب وحکمت سے دوں ، پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمھارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمھارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ تم اسکے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا: ہمیں اقرار ہے۔ فرمایا: تو اب گواہ رہو میں بھی تمھارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔''

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں یہی آیت درج کر کے جو ترجمہ کیا ہے ملاحظہ ہو چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

"وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ.

(ترجمہ) اور یاد کر جب خدا نے تمام رسولوں سے عہد کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دوں گا اور پھر تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے گا تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی اور کہا کیا تم نے اقرار کر لیا اور اس عہد پر استوار ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کر لیا تب خدا نے فرمایا کہ اب اپنے اقرار کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ اس بات کا گواہ ہوں''

(حقیقت الوحی صفحہ 133,134 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 133,134)

مرزا قادیانی مزید ایک مقام پر لکھتا ہے کہ

''خداتعالیٰ نے اللہ کے نام کی قرآن شریف میں یہ تعریف کی ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جو رب العالمین اور رحمٰن اور رحیم ہے جس نے زمین اور آسمان کو چھ دن میں بنایا اور آدم کو پیدا کیا اور رسول بھیجے اور کتابیں بھیجیں اور سب کے آخر میں حضرت محمد ﷺ کو پیدا کیا جو خاتم الانبیاء اور خیر الرسل ہے۔''

(حقیقت الوحی صفحہ 145 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 145)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسری آیت:

اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں متقین کی صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے جن چیزوں کو ایمان کی شرائط کے طور پر بیان کیا ہے، ان میں سابقہ انبیاء علیہم السلام اور ان پر نازل ہونے والی کتب، نبی رحمت علیہ السلام اور قرآن مقدس پر ایمان لانا ہے۔ اگر کوئی نبی بعد میں بھی آنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہاں پر اس کا تذکرہ ضرور فرما دیتے۔ جہاں تک تعلق ہے عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا تو وہ بطور امتی ہی نازل ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾ (البقرة :6)

''اور جو لوگ ایمان لاتے ہیں اس پر جو آپ پر اتارا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔''

تیسری آیت:

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے اپنے پیارے پیغمبر سید الاولین والآخرین امام الانبیاء، خاتم النّبیین ﷺ کا نام لے کر آپ کو آخری نبی قرار دیتے ہوئے فرمایا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ (الاحزاب:60)

''تمہارے مردوں میں سے محمد ﷺ کسی کے باپ نہیں، لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے۔''

ان تمام آیات کریمہ سے مسئلہ ختم نبوت بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ یہاں پر یہ بھی یاد رہے کہ منکرین ختم نبوت ''خاتم النّبیین'' کا معنیٰ ''نبیوں پر مہر لگانے والا'' کرتے ہیں۔ اگر یہ مفہوم تسلیم کر لیا جائے تو معنیٰ یہ کرنا پڑے گا کہ نبی رحمت ﷺ نے پہلے انبیاء کی تصدیق و تائید کر کے ان پر مہر لگا دی۔ بعد میں نبوت کا دعویٰ کرنے والوں کو تو آپ نے کذاب اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دجال قرار دیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ خاتم النّبیین کا صحیح مفہوم تو نبیوں کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہی بنتا ہے، کیونکہ نبی رحمت نے اپنے فرامین میں لَا نَبِیَّ بَعْدِي کہہ کر اس مفہوم کو واضح کر دیا ہے۔

آیئے ! اب مرزا قادیانی کی طرف سے اس آیت کا کیا جانے والا ترجمہ بھی ملاحظہ کریں چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

" مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ "

''محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے ختم کرنے والا نبیوں کا۔''

یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا''

(ازالہ اوہام صفحہ 331 مندرجہ روحانی خزائین جلد 3 صفحہ 431)

مرزا قادیانی مزید ایک مقام پر لکھتا ہے کہ

" الا تعلم ان الرب الرحيم المتفضل سمّى نبينا صلى الله عليه وسلم خاتم الانبياء بغير استثناء وفسره نبينا فى قوله لا نبي بعدى ببيان واضح للطالبين؟ ولو جوزنا ظهور نبى بعد نبينا صلى الله عليه وسلم لجوزنا انفتاح باب وحى النبوة بعد تغليقها وهذا خلف كما لا يخفى على المسلمين وكيف يجئ نبى بعد رسولنا صلى الله عليه وسلم وقد انقطع الوحى بعد وفاته وختم الله به النبين ؟

ترجمہ:۔ کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرت ﷺ نے لانبی بعدی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سے طالبوں کے لیے بیان واضح سے اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد ان کا کھلنا جائز قرار دیں گے، جو بالبداہت باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں۔ اور ہمارے رسولؐ کے بعد کوئی نبی کیسے آ سکتا ہے جب کہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور اللہ نے آپ کے ذریعے نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 200)

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی خود ہی اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''آنحضرت ﷺ نے بار بار فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث **لانبی بعدی** ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے۔ اپنی آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین سے بھی کی تصدیق کرتا تھا۔ کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے''

(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ 199,200 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 حاشیہ صفحہ 217,218)

چوتھی آیت:

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ (الاحزاب ۳۳:۴۰)

''ترجمہ: آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند فرمایا''

محترم قارئین! اسی آیت کا تذکرہ کرتے ہوئے آنجہانی مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''ایسا ہی آیت **الیوم اکملت لکم دینکم** اور آیت **ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین** میں صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے اور صریح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لفظوں میں فرما چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 88 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 174)

محترم قارئین! یہ تو تھیں چند آیات مبارکہ عقیدہ ختم نبوت کے متعلق۔ اب آیئے! ذرا ان فرامین نبویہ ﷺ کا بھی مطالعہ کریں جن میں عقیدہ ختم نبوت کی وضاحت موجود ہے۔

پہلی حدیث:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ ،وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ،وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُوْرًاوَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً ، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ))

(صحیح مسلم کتاب المساجد حدیث نمبر:523،دارالسلام حدیث:1167)

ترجمہ:" کہ مجھے چھ چیزوں کے ساتھ فضیلت دی گئی ہے مجھے جامع کلمات دیے گئے ہیں اور رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے مال غنیمت کو میرے لیے حلال کیا گیا ہے، میرے لیے ہی تمام زمین پاک ،مطہر اور مسجد بنا دی گئی ہے اور مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے اور میرے ساتھ نبوت کا اختتام ہو گیا ہے۔"

دوسری حدیث:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَامُحَمَّدٌوَأَنَاأَحْمَدُوَأَنَاالْمَاحِيُ الَّذِيْ يَمْحُوْاللّٰهُ بِهِ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُالَّذِيْ يُحْشَرُالنَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَاالْعَاقِبُ))

(صحیح بخاری کتاب المناقب حدیث نمبر:3532،4896)

"یعنی میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد، احمد اور ماحی ہوں (یعنی مٹانے والا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں کہ تمام انسانوں کا (قیامت کے دن) میرے بعد حشر ہوگا۔ اور میں "عاقب" ہوں یعنی خاتم النّبیین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوں میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔"

تیسری حدیث:۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِيُ الَّذِيْ يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ))

ترجمہ: "میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر ہوں، لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہوگا اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔"

(صحیح مسلم کتاب الفضائل، حدیث نمبر: 2354، دارالسلام حدیث نمبر 6105، 6107)

چوتھی حدیث:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ لَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ))

(صحیح مسلم کتاب الفضائل حدیث نمبر: 2287، دارالسلام، 5953)

ترجمہ: "میری مثال اور دوسرے انبیائے کرام کی مثال اس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے ایک گھر بنایا اور اسے پورا اور کامل بنایا سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے کہ وہ خالی رہ گئی لوگ اس گھر کے اندر داخل ہو کر اسے دیکھنے لگے اور وہ گھر ان کو پسند آنے لگا وہ لوگ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہ رکھ دی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہی اس اینٹ کی جگہ آیا ہوں اور میں نے انبیائے کرام کی آمد کا سلسلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ختم کر دیا ہے۔"

پانچویں حدیث:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ))

(صحیح مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ 7342، صحیح بخاری 3609)

"قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ قریباً تیس دجال وکذاب پیدا نہ ہو جائیں۔ ان میں سے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے۔"

چھٹی حدیث:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((وَاِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِىْ اُمَّتِىْ لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِىْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِىَ الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِىْ اُمَّتِىْ كَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِىُّ اللّٰهِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِىَّ بَعْدِىْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِىْ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِاللّٰهِ))

(سنن ابوداود، کتاب الفتن والملاحم: 4252، جامع ترمذی، کتاب الفتن 2145)

"جب میری امت میں تلوار رکھ دی جائے گی تو وہ اس سے روز قیامت تک نہ اٹھائی جائے گی اور قیامت قائم نہ ہوگی حتی کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکوں کے ساتھ نہ مل جائیں اور بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔ اور بے شک عنقریب میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا نبی ہے۔ جبکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوگا اور میری امت کا ایک گروہ حق پر رہے گا اور وہ غالب ہوں گے۔ جو ان کی مخالفت کریں گے وہ ان کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے حتی کہ اللہ کا حکم آ جائے۔

ساتویں حدیث:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخَلِّفُنِيْ فِي النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ؟ قَالَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَام ؟ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل 6218، صحیح بخاری 4416)

ترجمہ: ''رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا۔ جب آپؐ غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ آپؐ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: تم اس بات پر خوش نہیں کہ تمہارا درجہ میرے ہاں ایسا ہی ہو جیسے حضرت ہارونؑ کا موسیٰؑ کے ہاں تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

آٹھویں حدیث:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ اٰخَرُ وَاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنَ الْخُلَفَآءُ فَيَكْثُرُوْنَ))

(صحیح بخاری، کتاب الاحادیث الانبیاء حدیث: 3455، سنن ابن ماجہ، حدیث: 2871)

ترجمہ: ''بنی اسرائیل کے انبیاء ان کی سیاسی رہنمائی بھی کیا کرتے تھے۔ جب بھی ان کا کوئی نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا لیکن یاد رکھو میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد کوئی نبی نہیں آئے گا مگر نائبین بکثرت ہوں گے۔"

نویں حدیث:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَوْكَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرَبْنَ الْخَطَّابِ))

(سنن ترمذی ابواب المناقب، حدیث: 3686 حسن)

ترجمہ: "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتا۔"

دسویں حدیث:

ایک اور حدیث مبارکہ میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ))

(جامع ترمذی کتاب الرؤیا رواہ انس بن مالک حدیث: 2272)

ترجمہ: "رسالت اور نبوت کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ میرے بعد اب نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی۔"

اس حدیث مبارکہ میں نبی اور رسول دونوں کی نبی آخر الزمان ﷺ کے بعد آنے کی نفی کی گئی ہے۔ آیئے ذرا اس بات پر غور کریں کہ نبی اور رسول میں کیا فرق ہوتا ہے۔

اس ضمن میں اس دور کے سب سے بڑے کذاب داعی نبوت مرزا قادیانی کا اپنا بیان قابل توجہ ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی رقم طراز ہے:

"خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی اس وحی کا متبع ہوتا ہے جو اس پر بذریعہ جبرائیل نازل ہوتی ہے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 576، مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 411)

مرزا غلام احمد قادیانی نبی کی تعریف میں یوں رقم طراز ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو، شریعت کا لانا اس کے لیے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع ہو۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 138 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 306)

محترم قارئین! کرشن قادیانی کے مندرجہ بالا بیانات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ رسول صاحب شریعت کا متبع ہوتا ہے اور نہ ہی وہ نئی شریعت اپنے ساتھ لاتا ہے۔ ان دونوں معنوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے حدیث کے الفاظ پر توجہ دیں تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ نبی کریم ﷺ کے بعد نہ نبی آ سکتا ہے اور نہ ہی صاحب شریعت رسول' رسول اور نبی دونوں کے آنے کی نفی کی ہے۔ جب کہ مرزا قادیانی نے نہ صرف نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ رسول ہونے کا بھی مدعی ہے۔

محترم قارئین! ان تمام احادیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا وہ بمطابق فرمان نبوی کذاب و دجال ہوگا۔ اگر کوئی انسان اتنے واضح اور بین دلائل کے باوجود عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہوتا ہے اور نبی رحمت ﷺ کے بعد کسی اور کو شریعتی یا غیر شریعتی، ظلی یا بروزی نبی مانتا ہے تو وہ نہ صرف کھلم کھلا قرآن وحدیث کا انکار کرتا ہے بلکہ وہ دائرہ اسلام سے ہی خارج ہے، کیونکہ اس پر اجماع صحابہ اور اجماع امت ہے، جس کی واضح دلیل تو یہ ہے کہ دور نبوی میں ہی جب مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا اور نبی کریم ﷺ کے پاس پیغام بھیجا کہ میں آپ کو نبی مانتا ہوں لیکن اس نبوت میں میں بھی حصہ دار ہوں۔ آدھی زمین نبوت کے لیے میری ہے اور آدھی آپ کی تو نبی کریم ﷺ نے جواب میں اسے کذاب کے لقب سے پکارا اور پھر طلیحہ اسدی جس نے کلمہ بھی پڑھا تھا اور شرف صحابیت بھی حاصل ہوا لیکن بعد میں مرتد ہو کر دعویٰ نبوت کر دیا تو دور صدیقی میں ان کے خلاف کھلا اعلان جنگ کیا گیا اور ان مرتدین سے کئی جنگیں ہوئیں۔ جس کے نتیجہ میں سینکڑوں صحابہ کرام اور امت مسلمہ کے جرنیل صحابہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شہید ہوئے۔ مسیلمہ کذاب کو وحشی بن حربؓ نے واصل جہنم کیا اور طلیحہ اسدی نے توبہ کرکے دوبارہ مسلمان ہوگیا۔ نیز نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہی یمن میں اسود عنسی نے دعویٰ نبوت کیا تو حکم نبویؐ کے تحت اسے بھی فیروز دیلمی نے واصل جہنم کیا۔ الغرض یہ واقعات ثابت کرتے ہیں کہ اب جو بھی دعویٰ نبوت کرے گا وہ دجال اور کذاب ہوگا وہ اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہوں گے اور ایسے لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیے جو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دور خلافت میں کیا۔

محترم قارئین! اب آتے ہیں مرزا قادیانی کے ظلی اور بروزی نبی ہونے کے دعوے کی طرف۔ لہٰذا مرزا قادیانی کے اس دعوے کو جانچنے کے لیے ضروری ہے کہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ مدعی کے نزدیک ظل اور بروز کی تعریف کیا ہے اور اس نے کن الفاظ میں اپنا یہ دعویٰ بیان کیا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

> ”عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد ﷺ اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے۔ اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی۔ کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے۔ پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوت کا خلل انداز نہیں۔ جیسا کہ جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ایک ہی ہو۔ اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔ صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔“

(کشتی نوح صفحہ 18، مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 16)

محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا تحریر کا غور سے مطالعہ کریں کہ کس طرح اسنے اپنے آپ کو نبی کریم علیہ السلام کا ظل اور بروز ثابت کرنے کے لیے آئینے کی مثال پیش کی ہے۔ آنجہانی مرزا قادیانی کی طرف سے کی گئی ظل اور بروز کی تعریف کو مدنظر رکھتے ہوئے جائزہ لیں گے کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا قادیانی نبی کریم ﷺ کا ظل اور بروز ہے یا کہ اس کے برعکس نبی آخرالزماں ﷺ کا متضاد؟ جبکہ اسکا دعویٰ تو یہ بھی ہے کہ وہ خود محمد رسول اللہ ہے چنانچہ وہ رقمطراز ہے کہ

''جس نے مجھ میں اور محمد مصطفےٰ (ﷺ) کے درمیان فرق کیا اس نے مجھے نہیں پہچانا۔''

(خطبہ الہامیہ صفحہ 171 مندرجہ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 259)

قادیانی دجال مزید لکھتا ہے کہ

''پھر اسی کتاب میں یہ وحی ہے: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ ہے جو 557 براہین میں درج ہے۔'' دنیا میں ایک نذیر آیا'' اس کی دوسری قراءت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207)

مرزا قادیانی مزید لکھتا ہے کہ

''مگر میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے، مجھے رسول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں، اور نہ ہی اس سے مہر ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بار بار بتلا چکا ہوں، میں بموجب آیت وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ﷺ ہوں، پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد ہی تک محدود رہی۔ یعنی بہرحال محمد ﷺ ہی نبی رہے اور نہ اور کوئی۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے، میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 8 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 212)

ایک اور جگہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

''نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرۃ صدیقی کی کھلی ہے۔ یعنی فنافی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لیے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے۔ اور نہ اپنے لیے بلکہ اسی کے جلال کے لیے۔ اس لیے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنیٰ ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی۔ گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو.........لیکن اگر کوئی شخص اسی خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا اس میں انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے۔ گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ یہ محمد (ثانی) (مرزا قادیانی) اسی محمد کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 3 تا 5 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 207 تا 209)

محترم قارئین! بعض لوگ قادیانیوں کے کلمہ پڑھنے سے بھی دھوکا میں آجاتے ہیں کہ دیکھیں جی یہ بھی تو کلمہ پڑھتے ہیں۔ لہٰذا یہ بھی مسلمان ہی ہیں۔ حالانکہ قادیانی گروہ کلمہ میں جب ''محمد رسول اللہ ﷺ'' کے الفاظ ادا کرتا ہے تو ان کا مقصد نبی آخر الزمان ﷺ نہیں ہوتا بلکہ مرزا قادیانی ہوتا ہے، جیسا کہ ہم مندرجہ بالا تحریروں میں مرزا قادیانی کے دعویٰ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ثابت کر آئے ہیں۔

آئیے! قادیانی کلمہ کی حقیقت مزید جاننے کے لیے مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی درج ذیل عبارت کو بھی ملاحظہ کریں:

''ہم کو نئے کلمے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعود نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔ صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی و بین المصطفی فما عرفنی وماریٰ اور یہ اس لیے ہے کہ حق تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت آخرین منھم سے ظاہر ہے۔ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرور پیش آتی۔''

(کلمۃ الفصل صفحہ 158، مندرجہ ریویو آف ریلیجنز جلد 14 صفحہ 158 نمبر 4)

شاعری اور محمد رسول اللہ ﷺ:

محترم قارئین! آپ نے کرشن قادیانی کی مندرجہ بالا تحریریں پڑھ لیں کہ کس طرح اس نے ظل اور بروز کا ڈھونگ رچا کر اپنے آپ کو معاذ اللہ محمد رسول اللہ ﷺ ثابت کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ اگر ہم اس قادیانی کی ظلی اور بروزی کی تعریف کو مدنظر رکھیں تو ''جیسا کہ تم جب آئینہ اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو، اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں صرف ظل اور اصل کا فرق ہے۔'' (کشتی نوح ص 18، خزائن ج 19 ص 16) ثابت ہوتا ہے کہ محمدی نبوت اور وحی نبوت میں شاعری کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ قرآنی آیات پر جب مشرکین نے الزام لگایا کہ یہ اللہ کا کلام نہیں بلکہ کسی کاہن کا قول اور کسی شاعر کی شاعری ہے تو فوری طور پر رب کائنات نے اس کی نفی کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ط قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ۝ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الحاقۃ: 42تا44)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ کسی شاعر کا قول نہیں (افسوس) تمھیں بہت کم یقین ہے اور نہ کسی کاہن کا قول ہے (افسوس) تم بہت کم نصیحت لے رہے ہو۔ یہ تو رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔

﴿وَ مَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ﴾

یعنی اور ہم نے اسے (محمد رسول اللہ ﷺ کو) شعر کہنا نہیں سکھایا اور نہ یہ کام اس کی شان کے مطابق تھا۔ (سورہ یٰسین: 70 تفسیر صغیر از میاں محمود بشیر الدین ابن مرزا قادیانی)

شاعری اور مرزا قادیانی:

مرزا قادیانی نبی کریم علیہ السلام کے برعکس شاعری کیا کرتا تھا نہ صرف شاعری کیا کرتا بلکہ اس کی شاعری پر مبنی کتاب درثمین کے صفحہ ۴۹ پر ایک مصرع اسطرح درج ہے کہ

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اس مصرع پر ☆ کا نشان لگا کر حاشیہ میں واضح کیا گیا ہے کہ یہ الہامی مصرع ہے

مزید مرزا قادیانی کی شاعری کے نمونے بھی ملاحظہ فرمائیں کہ وہ کس طرح عشقیہ شاعری بھی کرتا رہا ہے اور اپنی شاعری میں بیہودہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے معمولی سی بھی شرمندگی محسوس نہیں کیا کرتا تھا۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا قادیانی اپنی کتاب سیرت المہدی میں رقمطراز ہے کہ

”خاکسار عرض کرتا ہے کہ مرزا سلطان احمد صاحب سے مجھے حضرت مسیح موعود کی ایک شعروں کی کاپی ملی ہے جو بہت پرانی معلوم ہوتی ہے۔ غالباً نوجوانی کا کلام ہے۔ حضرت صاحب کے اپنے خط میں جسے میں پہچانتا ہوں بعض شعر بطور نمونہ درج ہیں“

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا
ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
کچھ مزا پایا میرے دل! ابھی کچھ پاؤ گے
تم بھی کہتے تھے کہ الفت میں مزا ہوتا ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

☆☆☆

ہائے کیوں ہجر کے الم میں پڑے
مفت بیٹھے بٹھائے غم میں پڑے
اس کے جانے سے صبر دل سے گیا
ہوش بھی ورطۂ عدم میں پڑے

☆☆☆

سبب کوئی خداوندا! بنا دے
کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
کرم فرما کے آ، او میرے جانی
بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے
کبھی نکلے گا آخر تنگ ہو کر
دلا اک بار شوروغل مچا دے

☆☆☆

نہ سر کی ہوش ہے تم کو، نہ پا کی
سمجھ ایسی ہوئی قدرت خدا کی
مرے بت! رب سے پردہ میں رہو تم
کہ کافر ہو گئی خلقت خدا کی

☆☆☆

نہیں منظور تھی گر تم کو الفت
تو یہ مجھ کو بھی جتلایا تو ہوتا
میری دلسوزیوں سے بے خبر ہو
میرا کچھ بھید بھی پایا تو ہوتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دل اپنا اس کو دوں یا ہوش یا جان
کوئی اک حکم فرمایا تو ہوتا

اس کاپی میں کئی شعر ناقص ہیں۔ یعنی بعض جگہ مصرع اول موجود ہے مگر دوسرا نہیں ہے اور بعض جگہ دوسرا ہے مگر پہلا ندارد، بعض جگہ اشعار نظر ثانی کے لیے بھی چھوڑے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور کئی جگہ فرخ تخلص استعمال کیا گیا ہے۔"

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 213-214 طبع چہارم)

مرزا قادیانی کی شاعری کے مزید کچھ نمونے بھی ملاحظہ فرمائیں:

چھپکے چھپکے حرام کروانا آریوں کا اصول بھاری ہے
زن بیگانہ پر یہ شیدا ہیں جس کو دیکھو وہی شکاری ہے
غیر مردوں سے مانگنا نطفہ سخت خبث اور نابکاری ہے
غیر کے ساتھ جو کہ سوتی ہے وہ نہ بیوی زن بزاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے ساری شہوت کی بیقراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط یار کی اس کو آہ و زاری ہے
دس سے کروا چکی زنا لیکن پاک دامن ابھی بچاری ہے
لالہ صاحب بھی کیسے احمق ہیں ان کی لالی نے عقل ماری ہے
گھر میں لاتے ہیں اس کے یاروں کو ایسی جورو کی پاسداری ہے
اس کے یاروں کو دیکھنے کے لیے سر بازار ان کی باری ہے
جورو جی پر فدا ہیں یہ جی سے وہ نیوگی پر اپنے واری ہے
شرم و غیرت ذرا نہیں باقی کس قدر ان میں بردباری ہے
ہے قوی مرد کی تلاش انہیں خوب جورو کی حق گذاری ہے

(آریہ دھرم صفحہ کی مندرجہ روحانی خزائین جلد 10 صفحہ 75,76)

محترم قارئین! اب خود سوچیں کہ کیا ایسی بیہودہ شاعری کے باوجود مرزا قادیانی نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کریم علیہ السلام کا ظل اور بروز ہوسکتا ہے۔ یقیناً نہیں ہوسکتا۔ اس کے باوجود قادیانی ذریت نہ صرف مرزا قادیانی کو نبی کریم علیہ السلام کا بروز مان رہی ہے تو اس کی بنیادی وجہ اندھی عقیدت اور قادیانی مربیوں کی وہ ہیرا پھیریاں ہیں جو عوام الناس کو عموماً اور قادیانیوں کو خصوصاً گمراہ کرنے اور پھر اس پر قائم رہنے کے لیے کرتے ہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی کی شاعری پر کیے جانے والے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے معروف قادیانی عالم ملک عبدالرحمٰن خادم اپنی کتاب "پاکٹ بک" میں رقمطراز ہے کہ

"بے شک قرآن مجید میں ہے کہ آنحضرت ﷺ شاعر نہ تھے اور قرآن مجید نے شاعر کی تعریف بھی کر دی ہے فرمایا

﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّهُمْ فِیْ کُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ o وَاَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَالَا یَفْعَلُوْنَ o﴾

(الشعراء:226'227)

"کیا تو نہیں دیکھتا کہ شاعر ہر وادی میں سرگرداں پھرتے ہیں یعنی ہوائی گھوڑے دوڑاتے ہیں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ کرتے نہیں۔"

گویا شاعر وہ ہے۔

[1]...... جو ہوائی گھوڑے دوڑائے۔

[2]...... اس کے قول اور فعل میں مطابقت نہ ہو۔

فرمایا: ﴿علمنٰه الشّعر﴾ (یٰسٓ 70) ہم نے آنحضرت ﷺ کو ہوائی گھوڑے دوڑانا اور محض باتیں بنانا نہیں سکھایا حضرت مسیح موعود میں بھی یہ دونوں باتیں نہیں پائی جاتیں تھیں۔"

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمٰن خادم قادیانی صفحہ 515)

اس کے بعد ملک عبدالرحمٰن خادم لغت کی کتابوں سے شاعر کے معنی اور مفہوم بیان کرتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ

"پس ثابت ہوا کہ شعر سے مراد جھوٹ ہی ہے پس نفس شعر بلحاظ کلام موزوں کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بری چیز نہیں۔''

(پاکٹ بک از ملک عبدالرحمان خادم صفحہ 516)

محترم قارئین! اگر ملک عبدالرحمٰن خادم قادیانی کی طرف سے کی گئی شعر کی تعریف کو صحیح مان لیا جائے تو تب بھی مرزا قادیانی کے ظلی اور بروزی نبی ہونے کے دعوے پر زد پڑتی ہے۔ اب مرزا قادیانی کے جھوٹ بھی ملاحظہ فرمائیں تا کہ ثابت ہو سکے کہ مرزا قادیانی اپنے ہی مرید ملک عبدالرحمٰن خادم کی تعریف کے مطابق بھی شاعر ہی ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد رقمطراز ہے کہ

''بیان کیا ہم سے حافظ حاجی عبدالحمید صاحب نے کہ ایک دفعہ جب ازالہ اوہام شائع ہوئی ہے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) لدھیانہ میں باہر چہل قدمی کے لیے تشریف لے گئے، میں اور حافظ حامد علی ساتھ تھے۔ راستہ میں حافظ حامد علی نے مجھ سے کہا کہ آج رات یا شاید کہا ان دنوں میں حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو یہ الہام ہوا ہے کہ

''سلطنت برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ایام ضعف و اختلال''

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اس مجلس میں جس میں حاجی عبدالحمید صاحب نے یہ روایت بیان کی میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ میرے خیال میں یہ الہام اس زمانہ سے بھی پرانا ہے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے مجھے اور حافظ حامد علی کو یہ الہام سنایا تھا اور مجھے الہام اس طرح پر یاد ہے ''سلطنت برطانیہ تا ہفت سال بعد ازاں باشد خلاف اختلال''۔ میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے تھے کہ دوسرا مصرعہ تو مجھے پتھر کی لکیر کی طرح یاد ہے کہ یہی تھا اور ہفت کا لفظ بھی یاد ہے جب یہ الہام ہمیں حضرت صاحب نے سنایا تو اس وقت مولوی محمد حسین بٹالوی مخالف نہیں تھا۔ شیخ حامد علی نے اسے بھی جا سنایا پھر جب وہ مخالف ہوا تو اس نے حضرت صاحب کے خلاف گورنمنٹ کو بدظن کرنے کے لیے اپنے رسالہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں شائع کیا کہ مرزا صاحب نے یہ الہام شائع کیا ہے۔"

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 96روایت نمبر 68 طبع چہارم)

سیرت المہدی کی مندرجہ بالا روایت سے جو چار باتیں واضح ہوتی ہیں وہ درج ذیل ہیں:

1: "سلطنت برطانیہ تا ہفت سال بعدازاں باشد خلاف واختلال" یہ الہام مرزا قادیانی کو ہوا جس کا مفہوم یہ ہے کہ سلطنت برطانیہ سات سال میں زوال پذیر ہو جائے گی اسی بات کی تصدیق کے لیے ایک اور تحریر بھی ساتھ ہی ملاحظہ فرمالیں جو مرزا قادیانی کے مجموعہ الہامات 'کشوف ورویاء پر مبنی "تذکرہ" نامی کتاب میں موجود ہے چنانچہ "تذکرہ" میں 1892ء کے تحت لکھا ہے کہ

"**الف**:..... حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

"ملکہ وکٹوریہ کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے خبر دے دی:

سلطنت برطانیہ تا ہشت سال بعدازاں ضعف وفساد واختلال

اور یہ آٹھ سال جاکر ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر پورے ہو گئے۔"

(الفضل جلد 16 نمبر 78 مورخہ 5 اپریل 1929ء صفحہ 5)

ب:..... حافظ حامد علی صاحب نے مجھ سے کہا کہ.......... ان دنوں میں حضرت صاحب کو الہام ہوا ہے:

"سلطنت برطانیہ تا ہشت سال بعدازاں ایام ضعف واختلال"

(بحوالہ سیرت المہدی جلد اوّل روایت 150)

(سیرت المہدی حصہ اوّل صفحہ 75 روایت نمبر 96 ایڈیشن دوم)

ج:..... میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ:

"مجھے (یہ) الہام اس طرح پر یاد ہے:

"سلطنت برطانیہ تا ہفت سال بعدازاں باشد خلاف واختلال"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 75 روایت نمبر 96 ایڈیشن دوم)

د:.....صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ نے بیان کیا:۔

''میں نے حضرت سے یہ الہام اس طرح پر سنا ہے:

''قوت برطانیہ تاہشت سال بعدازاں ایام ضعف واختلال''

(سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ 9 روایت نمبر 314)

(بحوالہ تذکرہ صفحہ 650' 651 طبع چہارم)

سیرت المہدی کی مندرجہ بالا تحریروں سے درج ذیل باتیں واضح ہوتی ہیں۔

1: مرزا غلام احمد قادیانی کو'' سلطنت برطانیہ تاہشت سال بعدازاں ضعف وفساد و اختلال'' یہ الہام ہوا۔

2: جس وقت یہ الہام ہوا مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ مرزا قادیانی کے مخالف نہیں تھے۔

3: حافظ حامد علی جو کہ مرزا قادیانی کا مرید خاص تھا اس نے یہ الہام مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کو سنا دیا۔

4: مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ مرزا قادیانی کی کفریات واضح ہونے کے بعد جب اس کے مخالف ہوئے تو انہوں نے گورنمنٹ برطانیہ کو مرزا قادیانی سے بدظن کرنے کے لیے یہ الہام مرزا قادیانی کے حوالہ سے یہ الہام اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع کر دیا۔

محترم قارئین! سیرت المہدی کی مندرجہ بالا روایت میں مرزا قادیانی کے اس ردعمل کے بارے میں وضاحت موجود نہیں ہے جو اس نے مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کے اس الہام کو اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں شائع کرنے پر ظاہر کیا تھا۔لیکن ہم مرزا قادیانی کی اپنی کتاب سے ہی اس کا ردعمل اسی کے لفظوں میں تحریر کیے دیتے ہیں۔چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب "کشف الغطاء" کے ضمیمہ میں'' قابل توجہ گورنمنٹ'' کے عنوان سے سرخی جما کر رقمطراز ہے کہ ''دوسرا امر جو اسی رسالہ میں محمد حسین نے لکھا ہے وہ یہ ہے کہ گویا میں نے کوئی الہام اس

www.KitaboSunnat.com

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مضمون کا شائع کیا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کی سلطنت آٹھ سال میں تباہ ہو جائے گی میں اس بہتان کا جواب بجز اس کے کیا لکھوں کہ خدا جھوٹے کو تباہ کرے۔ میں نے ایسا الہام ہرگز شائع نہیں کیا۔ میری تمام کتابیں گورنمنٹ کے سامنے موجود ہیں میں باادب گذارش کرتا ہوں کہ گورنمنٹ اس شخص سے مطالبہ کرے کہ کس کتاب یا خط یا اشتہار میں میں نے ایسا الہام شائع کیا ہے؟ اور میں امید رکھتا ہوں کہ گورنمنٹ عالیہ اس کے اس فریب سے خبردار رہے گی کہ یہ شخص اپنے اس جھوٹے بیان کی تائید کے لیے یہ تدبیر نہ کرے کہ اپنی جماعت اور اپنے گروہ میں سے ہی جو مجھ سے اختلاف مذہب کی وجہ سے دلی عناد رکھتے ہیں جھوٹے بیان بطور شہادت گورنمنٹ تک پہنچادے اس شخص اور اس کے ہم خیال لوگوں کی میرے ساتھ کچھ آمدورفت اور ملاقات نہیں تا میں نے ان کو کچھ زبانی کہا ہو۔ میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں اپنی کتابوں میں اور اشتہاروں میں شائع کرتا ہوں۔ اور میرے خیالات اور میرے الہامات معلوم کرنے کے لیے میری کتابیں اور اشتہارات متکفل ہیں اور میری جماعت کے معززین گواہ ہیں۔ غرض میں باادب التماس کرتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ اس خلاف واقعہ مخبری کا اس شخص سے مطالبہ کرے۔"

(کشف الغطاء صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 216)

محترم قارئین! آپ نے ملاحظہ کیا کہ کس طرح مرزا قادیانی نے جھوٹ بولتے ہوئے اپنی ہی کہی ہوئی بات سے نہ صرف واضح طور پر انکار کیا بلکہ بے شرمی کی انتہا کرتے ہوئے مولانا محمد حسین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ کو جھوٹا قرار دینے کی ناپاک کوشش کی؟ کیا اب بھی مرزا قادیانی مؤلف پاکٹ بک کی تعریف کے مطابق شاعر یعنی جھوٹا ثابت نہیں ہوتا؟

قبل اس کے کہ میں مرزا قادیانی کے ہر وادی میں سرگرداں رہنے اور ہوائی گھوڑے دوڑانے کا تذکرہ کروں یہ واضح کر دینا چاہتا مرزا قادیانی جانتا تھا کہ اس پر کوئی الہام نہیں ہوتا بلکہ یہ اس کی خود تراشیدہ باتیں تھیں یہی وجہ تھی کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے صاف مکر گیا تھا اور اس کے وہ مرید جنہیں مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نہ صرف صحابیت کے درجے پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پہنچاتی ہے بلکہ اصحاب بدر کے مقابل لانے کی بھی ناپاک جسارت کرتی ہے گواہی چھپا کر مرزا قادیانی کے جھوٹ میں برابر کی شریک ٹھہرتی ہے۔

مزید برآں مرزا قادیانی کے نزدیک اس پر نازل ہونے والے الہام کی اہمیت کا اندازہ سیرت المہدی کی درج ذیل روایت سے بھی لگایا جاسکتا ہے چنانچہ مرزا بشیر احمد رقمطراز ہے کہ

''میاں امام دین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بیان کیا کہ مصنف ''عصائے موسیٰ'' کو جب لاہور میں طاعون ہوا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس یہ بات پیش ہوئی کہ حضور نے ''اعجاز احمدی'' میں لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین اور مصنف ''عصائے موسیٰ'' رجوع کرلیں گے۔اس پر آپ نے فرمایا کہ ان کو مرنے دو خدائی کلام کی تاویل بھی ہوسکتی ہے۔آخر وہ طاعون سے ہی مر گیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ مصنف عصائے موسیٰ سے بابو الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ مراد ہے جو شروع میں معتقد ہوتا تھا۔مگر آخر سخت مخالف ہوگیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ فرعون قرار دے کر ان کے مقابل پر اپنے آپ کو موسیٰ کے طور پر پیش کیا بالآخر حضرت صاحب کے سامنے طاعون سے ہلاک ہوکر خاک میں مل گیا۔''

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ 808،809 روایت نمبر 944)

محترم قارئین! اب مرزا قادیانی کے ہر وادی میں سرگرداں پھرنے اور ہوائی گھوڑے دوڑانے کے بھی چند ایک ثبوت ملاحظہ فرمائیں چنانچہ مرزا قادیانی جھوٹ بولنے کے بارے میں رقمطراز ہے کہ

''جھوٹ بولنا مرتد سے کم نہیں۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 56)

''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 27 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 459)

''جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(انجام آتھم صفحہ 43 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 43)

''خدا کی جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لیے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔''

(اربعین نمبر 3 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 398)

محترم قارئین! ایک طرف تو آنجہانی مرزا قادیانی کے یہ اقوال ہیں تو دوسری طرف اس کا فعل کہ وہ کس طرح جھوٹ بولتا تھا آپ ''سلطنت برطانیہ تا ہشت سال'' والے الہام کے حوالہ سے ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اسی طرح مرزا قادیانی اپنے اساتذہ کے بارے میں رقمطراز ہے کہ

''بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا جنھوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں معلم میری تربیت کے واسطے مقرر کیے گئے جن کا نام فضل احمد تھا...... میں نے صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا اور ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لیے مقرر کیا تھا۔ اور ان میں آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا۔''

(کتاب البریہ، حاشیہ صفحہ 163 مندرجہ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 179 تا 181)

اسی استاد (گل علی شاہ) کا مزید تذکرہ کرتے ہوئے مرزا قادیانی ایک اور مقام پر کچھ یوں رقمطراز ہے کہ

''ہمارے استاد ایک شیعہ تھے۔ گل علی شاہ ان کا نام تھا۔ کبھی نماز نہ پڑھا کرتے تھے۔ منہ تک نہ دھوتے تھے۔''

(ملفوظات مرزا غلام احمد قادیانی جلد اول صفحہ 583 طبع چہارم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مزید یہ کہ مرزا قادیانی نے مختاری کا امتحان بھی دیا لیکن فیل ہوا۔ اسکا تذکرہ کرتے ہوئے مرزا البشیر احمد اپنی کتاب سیرت المہدی میں رقمطراز ہے کہ

''چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع کر دی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے۔''

(سیرت المہدی جلد اوّل صفحہ ۱۴۲ روایت نمبر ۱۵۰ طبع چہارم)

اس کے برعکس دوسرے مقام پر مرزا قادیانی یوں رقمطراز ہے کہ

''سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی نہیں پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔''

(ایام الصلح صفحہ 168 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 394)

محترم قارئین! کیا اب بھی اس کے ہر وادی میں سرگرداں ہونے 'جھوٹ بولنے اور ہوائی گھوڑے دوڑانا ثابت نہیں ہوتا۔ تو آپ لوگوں کی تسلی کے لیے مزید چند مثالیں پیش کیے دیتا ہوں چنانچہ مرزا قادیانی ایک مقام پر دعویٰ کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ

''خداتعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کیے ہیں میں آدم ہوں، میں شیث ہوں' میں نوح ہوں' میں ابراہیم ہوں' میں اسحاق ہوں' میں اسماعیل ہوں' میں یعقوب ہوں' میں یوسف ہوں' میں موسیٰ ہوں' میں داؤد ہوں' میں عیسیٰ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں۔''

(حقیقت الوحی حاشیہ صفحہ 73 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 76)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(درثمین اردو صفحہ 123 از مرزا قادیانی)

ایک طرف یہ انداز کہ تمام انبیاء کا مجموعہ اپنے آپ کو قرار دے رہا ہے تو دوسری طرف تکبر اور ہوائی گھوڑے دوڑانے کا یہ انداز کے خدائی دعویٰ کرنے سے بھی گریز نہیں کیا چنانچہ مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

''میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔''

(کتاب البریہ صفحہ 85 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 103)

محترم قارئین! یہی مرزا قادیانی جب گرنے پر آیا تو اپنے آپ کو انسان کا تخم اور بندے دا پتر ہی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا چنانچہ خود رقمطراز ہے کہ

''کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار''

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127)

کیا ان دلائل و براہین سے یہ بات ثابت نہیں ہو جاتی کہ مرزا قادیانی حقیقت میں جھوٹ بولنے والا' دروغ گوہ' اور اپنے قول وفعل میں تضاد رکھنے والا ایک شاعر تھا جو کہ نبی آخر الزماں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا ظل نہیں بلکہ ان سے متضاد صفات کا حامل تھا۔ نبی آخر الزمان ﷺ تو غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنا بھی پسند نہ کرتے تھے جب عورتیں بیعت کے لیے آتیں تو نبی کریم ﷺ پردے کے پیچھے سے بیعت لیتے تھے جب کہ اس کے برعکس مرزا قادیانی غیر محرم عورتوں سے ٹانگیں تک دبوایا کرتا تھا اور وہ بھی سردیوں کی راتوں میں جس کی تفصیل آپ مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی کتاب سیرت مہدی کی روایت نمبر ۷۸۰ میں ملاحظہ کر سکتے ہیں الغرض بے شمار ایسی باتیں ہیں جو قادیانی دجال کے ظلی نبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے دعویٰ کو جھوٹا ثابت کرتی ہیں۔

اصحاب بدر اور مرزا قادیانی کی ظلیت:

محترم قارئین! اصحاب بدر کی عظمت اور شان تو کسی سے پوشیدہ نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان اقدس ومقدس ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو دیکھ کر فرمایا

((اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ اَوْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ))

''یعنی تم جیسے چاہو کام کرو تمہارے لیے تو جنت واجب ہوگئی یا میں نے تم کو بخش دیا۔''

(صحیح بخاری کتاب المغازی)

محترم قارئین! مرزا قادیانی نے انجام آتھم میں اصحاب بدر کے مقابل جو 313 افراد کی فہرست ترتیب دی ہے اس کے آغاز میں مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

''اب ظاہر ہے کہ کسی شخص کو پہلے اس سے یہ اتفاق نہیں ہوا کہ وہ مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرے اور اس کے پاس چھپی کتاب ہو جس میں اس کے دوستوں کے نام ہوں لیکن میں پہلے اس سے بھی ''آئینہ کمالات اسلام'' میں تین سو تیرہ نام درج کر چکا ہوں اور اب دوبارہ اتمام حجت کے لیے ۳۱۳ تین سو تیرہ نام ذیل میں درج کرتا ہوں تا ہر ایک منصف سمجھ لے کہ یہ پیشگوئی بھی میرے ہی حق میں پوری ہوئی اور بموجب منشاء حدیث کے یہ تمام اصحاب خصلت صدق وصفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم کرے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 41 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 325)

مندرجہ بالا تحریر میں مرزا قادیانی نے اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کا بھی ذکر کیا ہے کہ ان 313 افراد کے نام اس کتاب میں بھی شامل ہیں اس کتاب کی فضیلت بیان کرتے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہوئے مرزا قادیانی نے اس کتاب کے آخر میں ایک اشتہار دیا ہے جس میں مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''اخیر میں یہ بات بھی لکھنا چاہتا ہوں کہ اس کتاب کی تحریر کے وقت دو دفعہ جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت مجھ کو ہوئی اور آپ ﷺ نے اس کتاب کی تالیف پر بہت مسرت ظاہر کی اور ایک رات یہ بھی دیکھا کہ ایک فرشتہ بلند آواز سے لوگوں کے دلوں کو اس کتاب کی طرف بلاتا ہے اور کہتا ہے **ھذا کتاب مبارك فقوموا للاجلال والاکرام** یعنی یہ کتاب مبارک ہے اس کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔''

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 652 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 652)

محترم قارئین! آنجہانی مرزا قادیانی نے اصحاب بدر کے مقابل جو 313 افراد کی فہرست مرتب کی ہے اس فہرست میں 159 ویں نمبر پر ایک نام ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کا بھی ہے جو مرزا قادیانی کے نزدیک صاحب صدق وصفا ہے اور اس کا نام اس کتاب (آئینہ کمالات اسلام) میں بھی درج ہے جسے بقول مرزا قادیانی تحریر کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی دو مرتبہ زیارت ہوئی ہے اور اس کتاب کے اکرام وعزت میں فرشتوں کو قیام کرنے کا حکم ملا ہے۔ یہی ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی قادیانیت سے تائب ہوا تو مرزا قادیانی نے اس کے بارے میں لکھا کہ

''ایک شخص (عبدالحکیم) ہے جو بیس برس تک میرا مرید رہا ہے اور ہر طرح سے میری تائید کرتا رہا ہے اور میری سچائی پر اپنی خوابیں سناتا رہا ہے۔ اب مرتد ہو کر اس نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام اس نے میری طرف منسوب کر کے کانا دجال رکھا ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 397 طبع چہارم)

مزید آنجہانی مرزا قادیانی ایک اشتہار بعنوان ''خدا سچے کا حامی ہو'' میں لکھتا ہے کہ

''ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب جو تخمیناً بیس برس تک میرے مریدوں میں داخل رہے'

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

چند دنوں سے مجھ سے برگشتہ ہو کر سخت مخالف ہو گئے ہیں اور اپنے رسالہ مسیح الدجال میں میرا نام کذاب' مکار' شیطان' دجال' شریر' حرام خور رکھا ہے اور مجھے خائن اور شکم پرست اور اور نفس پرست اور مفسد اور مفتری اور خدا پر افتراء کرنے والا قرار دیا ہے اور کوئی ایسا عیب نہیں جو میرے ذمہ نہیں لگایا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 672 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

مزید ایک مقام پر مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''عبدالحکیم نامی ایک شخص جو پٹیالہ کی ریاست میں اسسٹنٹ سرجن ہے جو پہلے اس سے ہمارے سلسلہ بیعت میں داخل تھا مگر بباعث کمی ملاقات اور قلت صحبت دینی حقائق سے محض بے خبر اور محروم تھا اور تکبر اور جہل مرکب اور رعونت اور بدظنی کی مرض میں مبتلاء تھا۔ (یاد رہے کہ انہی عبدالحکیم پٹیالوی کو مرزا قادیانی اپنی کتاب ضمیمہ انجام آتھم میں صاحب صدق وصفا بھی قرار دے چکا ہے اور ان کے لیے ثابت قدمی کی دعا کر چکا ہے مزید اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں بھی ان کا نام درج کر چکا ہے اور یہ وہی کتاب ہے جسے تحریر کرتے وقت بقول آنجہانی مرزا قادیانی دو مرتبہ نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے اس کتاب کی تحریر پر مسرت کا اظہار فرمایا) اپنی بدقسمتی سے مرتد ہو کر اس سلسلہ کا دشمن ہو گیا ہے۔''

(حقیقت الوحی صفحہ 112 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 112)

مندرجہ بالا تحریروں اور بحث کے بعد سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اصحاب بدر میں بھی کوئی ایسی شخصیت تھی جو مرتد ہو گئی ہو اور اسی کفر و ارتداد کی حالت میں ہی موت کا شکار ہوئی ہو اگر ایسا نہیں ہوا اور یقیناً نہیں ہوا تو پھر مرزا قادیانی نبی کریم ﷺ کا ظل اور بروز کیونکر ہو سکتا ہے؟ جبکہ اس نے جن لوگوں کو اصحاب بدر کے مقابل کھڑا کیا تھا اور جن کو صاحب صدق وصفا قرار دیا تھا انہی میں سے ایک شخص (ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی) کو مرتد قرار دے رہا ہے۔

دوسرے نمبر پر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ مرزا قادیانی نے ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لیے دعا بھی کی تھی کہ ”اللہ تعالیٰ ان سب (انجام آتھم میں شائع ہونے والی فہرست میں شامل افراد) کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم رکھے“ تو اس کے باوجود ڈاکٹر پٹیالوی بقول مرزا قادیانی مرتد کیوں ہو گیا جبکہ دوسری طرف مرزا قادیانی اس بات کا بھی دعویدار ہے کہ اس کی دعا رد نہیں ہوتی چنانچہ مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

”اور دعا کے بعد یہ الہام ہوا **اجیب کل دعائك الا فی شرکائك**
میں تمہاری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں۔“

(تریاق القلوب صفحہ 82 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 210)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے حق میں مرزا قادیانی کی دعا قبول کیوں نہ ہوئی جبکہ وہ اس کا شریک بھی نہیں تھا؟ کیا ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب نہیں ہیں کہ مرزا قادیانی کا مندرجہ بالا الہام جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ”میں تمہاری ساری دعائیں قبول کروں گا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں۔“ اللہ تعالیٰ کی ذات پر افتراء ہے۔ اگر افتراء نہیں تو ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی مرزائیت سے تائب ہو کر بقول مرزا قادیانی مرتد کیوں ہوا؟

محترم قارئین! ڈاکٹر پٹیالوی جب قادیانیت سے تائب ہوا تو اس نے بھی دعویٰ کیا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مرزا قادیانی کے متعلق الہام ہوا ہے کہ مرزا قادیانی تین سال کے اندر اندر ہلاک ہو جائے گا قطع نظر اس بات کے کہ ڈاکٹر پٹیالوی کا یہ دعویٰ سچا تھا یا باطل' اس سلسلہ میں ہم مرزا قادیانی کی مزید تحریریں ملاحظہ کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے 16 اگست 1906ء کو ایک اشتہار شائع کیا اس میں مرزا قادیانی نے لکھا کہ

”میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیشگوئی جو اخویم مولوی نورالدین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

”مرزا کے خلاف 12 جولائی 1906ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔ مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سال بتائی گئی ہے۔"

اس کے مقابل پر وہ پیشگوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں:

"خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے پر تو نے وقت کو پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق وکاذب انت تریٰ کل مصلح صادق۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 673'674 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

اس کے کچھ عرصہ بعد ڈاکٹر پٹیالوی صاحب نے پھر دعویٰ کیا کہ اسے الہام ہوا ہے کہ مرزا قادیانی جولائی 1907ء سے چودہ ماہ تک مرجائے گا تو مرزا قادیانی نے اس الہام پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ اسے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ

"میں تیری عمر کو بھی بڑھاؤں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی 1907ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔"

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائے گا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 720 اشتہار بعنوان "تبصرہ" طبع چہارم)

مزید ایک مقام پر مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خاں ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جسکا دعویٰ ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی 4 اگست 1908ء تک ہلاک ہو جاؤں گا اور یہ اس کی سچائی کے لیے ایک نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے پہلے اس نے بیعت کی اور برابر بیس برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل رہا.......... آخر میں نے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا تب اس نے پیشگوئی کی میں اس کی زندگی میں ہی 4 اگست 1908ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اسکی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔''

(چشمہ معرفت صفحہ 321'322 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 336'337)

اس چیلنج بازی کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا قادیانی 26 مئی 1908ء کو ہلاک ہو گیا چنانچہ مورخ مرزائیت دوست محمد شاہد تاریخ احمدیت میں رقمطراز ہے کہ

''وفات کے وقت حضور کی عمر سوا تہتر سال کے قریب تھی دن منگل کا تھا اور شمسی تاریخ 26 مئی 1908ء تھی۔''

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 542 از دوست محمد شاہد قادیانی)

ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے متعلق دوست محمد شاہد قادیانی لکھتا ہے کہ

''وہ یکم جون 1920ء کی شب گمنامی کی حالت میں سل کی مرض میں چند ماہ مبتلا رہ کر اپنے الہامات کی صریح ناکامی اور سلسلہ احمدیہ کی کامیابی دیکھتا ہوا چل بسا۔''

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 463)

آخر کار نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا قادیانی کذاب تھا بقول فاتح قادیاں مولانا ثناءاللہ امرتسری رحمہ اللہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مرگیا

عموماً قادیانی حضرات ڈاکٹر پٹیالوی کو جھوٹا قرار دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ قادیانی مؤرخ دوست محمد شاہد ڈاکٹر پٹیالوی کو جھوٹا قرار دینے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''خدائے حکیم وخبیر نے جو اپنے پیارے مسیح سے یہ وعدہ کر چکا تھا کہ میں دشمنوں کو جھوٹا کروں گا عبدالحکیم کی پیشگوئی کے دونوں اجزاء کو یوں باطل کر دیا کہ حضور اپنے بعض گذشتہ الہامات کی بنا پر 26 مئی 1908ء کو انتقال فرما گئے اور صاف طور واضح کر دیا کہ عبدالحکیم کاذب ومفتری انسان ہے حقیقت اتنی واضح اور نمایاں تھی کہ ''پیسہ اخبار'' کے ایڈیٹر کے علاوہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی اس کا اقرار کیا چنانچہ لکھا ''ہم خدالگتی کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنی چودہ ماہیہ پیشگوئی کر کے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کردیتے جیسا کہ انہوں نے کیا چنانچہ 15 مئی 1908ء کے اہلحدیث میں ان کے الہامات درج ہیں کہ 21 ساون یعنی 4 اگست کو مرزا مرے گا تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا جو معزز ایڈیٹر ''پیسہ'' اخبار نے ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر چبھتا ہوا کیا ہے کہ 21 ساون کو کی بجائے 21 ساون تک ہوتا تو خوب ہوتا۔''

(تاریخ احمدیت جلد 2 صفحہ 463)

محترم قارئین! مورخ مرزائیت نے یہاں پر بھی اخبار اہلحدیث کی ادھوری تحریر پیش کر کے عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے آیئے اخبار اہلحدیث کی پوری تحریر ملاحظہ فرمائیں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ

''اس میں شک نہیں کہ مرزا نے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے حق میں بھی بری طرح ہلاکت کی پیشگوئی کی تھی چنانچہ اشتہار (تبصرہ) مجریہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں ڈاکٹر صاحب کی طرف اشارہ کر کے لکھا کہ:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔ خدا ایک قہری تجلی کرے گا اور وہ جو جھوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے ان کی ذلت اور تباہی ظاہر کرے گا۔''

ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی میعاد چودہ ماہ کی تردید میں مرزا صاحب قادیانی نے اسی اشتہار میں لکھا کہ

''میں تیری عمر کو بھی بڑھاؤں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی 1907ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔''

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی چودہ ماہیہ جو ستمبر ۱۹۰۸ء کو ختم ہونے والی تھی مرزا کی عمر اس سے زیادہ ہوگی یعنی وہ ستمبر ۱۹۰۸ء کے اندر اندر کسی طرح نہیں مر سکتے تھے حالانکہ مرے تو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جو چودہ ماہ سے تین ماہ قبل ہے یہاں تک تو ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کمال صفائی رکھتی ہے مگر ہم خدا لگتی کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنی چودہ ماہیہ پیشگوئی کر کے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے جیسا کہ انہوں نے کیا چنانچہ 15 مئی 1908ء کے اہلحدیث میں ان کے الہامات درج ہیں کہ 21 ساون یعنی 4 اگست کو مرزا مرے گا تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا جو معزز ایڈیٹر ''پیسہ'' اخبار نے ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر چبھتا ہوا کیا ہے کہ 21 ساون کو کی بجائے 21 ساون تک ہوتا تو خوب ہوتا غرض سابقہ پیشگوئی سہ سالہ اور چودہ ماہیہ اسی اجمال پر چھوڑے رہتے اور ان کے بعد میعاد کے اندر تاریخ کا تقرر نہ کر دیتے تو آج یہ اعتراض پیدا نہ ہوتا۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ مرزا اپنے اقرار کے مطابق آپ کے مقابلہ پر بھی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ویسا ہی ماخوذ ہے جیسا کہ میرے مقابل پر کیونکہ اس نے جیسی میری نسبت اپنی زندگی میں موت کی دعا اور پیشگوئی کی تھی ایسی آپ کی نسبت بھی کی تھی۔ گو میری نسبت صاف اور واضح تر الفاظ میں فیصلہ چاہا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ اگر میں (مرزا) مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مرجاؤں تو مجھ کو کذاب، مفتری، مفسد اور دجال سمجھو۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب نے جو ہم دونوں اور دیگر ہمارے ہم خیال احباب کے لیے چاہا تھا وہ خود اسی کے لیے پیش آیا۔ کیا سچ ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۰۸ء)

محترم قارئین! یہ تھی مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل تحریر جس میں سے قادیانی مورخ نے سیاق سباق سے ہٹ کر ایک ٹکڑا پیش کیا تھا اب آتے مرزا قادیانی کے الہامات کی طرف جن کا مطالعہ کرنے کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کو سچا ثابت کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کونسا طریقہ اختیار کرنا تھا مرزا قادیانی کی عمر کم کرنے کا یا بڑھانے کا؟ یہ معلوم کرنے کے لیے مرزا قادیانی کو ہونے والا الہام دوبارہ ملاحظہ فرمایئے اور خود فیصلہ کیجیے کہ مرزا قادیانی کیونکر سچا ہوسکتا ہے؟ جبکہ مرزا قادیانی واضح طور پر مدعی مسیحیت، نبوت ہے اور اس کے برعکس ڈاکٹر پٹیالوی تو محض الہامی ہونے کا دعوے دار تھا نہ کہ مدعی مسیحیت یا نبوت۔ اب مرزا قادیانی کا الہام دوبارہ ملاحظہ فرمائیں

''میں تیری عمر کو بھی بڑھاؤں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی 1907ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔''

یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائے گا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 720 اشتہار بعنوان ''تبصرہ'' طبع چہارم)

محترم قارئین! مندرجہ بالا تحریروں کو مدنظر رکھتے ہوئے خود فیصلہ کیجیے کہ کیا مرزا قادیانی کی عمر میں اضافہ ہوا یا کمی' ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی مرزا قادیانی کی زندگی ہی اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوا یا کہ مرزا قادیانی خود عمر کی کمی کی وجہ سے ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کی زندگی میں ہی ہلاک ہوا۔

جہاد فی سبیل اللہ اور سیرت محمد مصطفی ﷺ:

نبی کریم علیہ السلام نے اپنی حیات مبارکہ میں کئی جنگوں میں بنفس نفیس حصہ لیا یہاں تک کہ غزوہ احد میں آپ ﷺ کے دانت مبارک بھی شہید ہوئے اسی طرح جہاد وقتال کے بارے میں قرآن مقدس میں واضح طور پر یہ حکم ربانی موجود ہے کہ

﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۝﴾

''یعنی جنگ کرنا تم پر فرض کیا جاتا ہے (اور) اس حالت میں (فرض کیا جاتا ہے) کہ وہ تمہیں ناپسند ہے اور بالکل ممکن ہے کہ تم کسی شے کو ناپسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہو اور (یہ بھی) ممکن ہے۔ کہ تم کسی شے کو پسند کرتے ہو حالانکہ وہ تمہارے لیے دوسری چیز کی نسبت بری ہو اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔''

(سورۃ البقرہ: 217 بحوالہ تفسیر صغیر از میاں محمود بشیر الدین ابن مرزا قادیانی)

ایک اور مقام پر رب کائنات فرماتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿وَقَاتِلُوْا هُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ﴾

''یعنی اوران (کفار) سے لڑتے جاؤ یہاں تک کہ جبر کا نام ونشان باقی نہ رہے اور دین سب کا سب اللہ ہی کے لیے ہوجائے۔''

(سورۃ الانفال:39 ترجمہ از تفسیر صغیر)

محترم قارئین! میں نے جہاد وقتال کے احکامات پر مبنی قرآن مقدس کی صرف دو آیات ہی بمع ترجمہ آپ کے سامنے پیش کی ہیں اور ترجمہ بھی مرزا قادیانی کے بڑے بیٹے میاں محمود بشیر الدین جو قادیانیوں کا دوسرا خلیفہ بھی تھا کی تفسیر سے ہی نقل کیا ہے۔ جبکہ جہاد وقتال کے حوالہ سے تو سینکڑوں آیات قرآنیہ موجود ہیں۔ اب میں چند احادیث رسول ﷺ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں۔

چنانچہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:

((عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَحْرَزَهُمَا اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ))

ترجمہ: ''یعنی میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہنم کی آگ سے بچائے گا ایک وہ گروہ جو ہندوستان میں جہاد کرے گا اور ایک وہ جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر جہاد کرے گا۔''

(سنن نسائی کتاب الجہاد باب غزوۃ الہند)

ایک اور مقام پر فرمان رسول ﷺ ہے کہ:

((لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ))

''کہ یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا مسلمانوں کی ایک جماعت اس کے لیے قتال کرتی رہے گی یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔''

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

انہی آیات اور احادیث مبارکہ کی تفسیر نبی کریم علیہ السلام کی اس خواہش سے بھی ہوتی ہے جس کا ذکر امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف کتاب الجہاد والسیر میں اور امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم کتاب الامارۃ میں کیا ہے۔ چنانچہ حدیث رسول ﷺ اس طرح ہے کہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا کہ

((وَالَّذِی نفسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهِ لَوَدِدتُّ اَنِّی اَغزُوفِی سَبِیلِ اللّٰهِ فَاُقتَلُ ثُمَّ اَغزُوفَاُقتَلُ ثُمَّ اَغزُوفَاُقتَلُ))

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ کے راستے میں جہاد کروں اور شہید کر دیا جاؤں پھر لڑوں اور شہید کر دیا جاؤں پھر لڑوں اور شہید کر دیا جاؤں پھر لڑوں اور شہید کر دیا جاؤں۔''

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ، صحیح بخاری کتاب الجہاد والسیر)

یہ تو نبی آخر الزماں ﷺ کا شوق شہادت ہے اب پروردگار عالم کا حکم بھی اپنے محبوب جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے نام ملاحظہ فرمائیں چنانچہ ارشاد ربانی ہے کہ:

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَى الْقِتَالِ اِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ عِشْرُوْنَ صٰبِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ وَاِنْ یَّكُنْ مِّنْكُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْۤا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ﴾

''اے نبی ﷺ! مومنوں کو (کافروں سے) لڑنے کی بار بار زور سے تحریک کرتا رہ اگر تم میں سے بیس ثابت قدم رہنے والے (مومن) ہوں گے تو وہ ایک ہزار کافروں غالب آ جائیں گے کیونکہ وہ ایسی قوم ہیں جو سمجھتے نہیں (جبکہ مومن سمجھ بوجھ کر اپنے ایمان پر قائم ہیں)

(سورۃ الانفال: 66 بحوالہ تفسیر صغیر از میاں محمود بشیر الدین ابن مرزا قادیانی)

﴿فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَسَى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ اَنْ یَّکُفَّ بَاْسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَاللّٰہُ اَشَدُّ بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْکِیْلًا﴾

"یعنی سو تو اللہ کی راہ میں لڑائی کر تجھے اپنے نفس کے سوا (کسی کا) ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جاتا اور (تیرا کام صرف یہ ہے کہ) تو مومنوں کو ترغیب دے بالکل ممکن ہے کہ اللہ کافروں کی جنگ کو روک دے اور اللہ کی جنگ سب سے بڑھ کر سخت (ہوتی) ہے اور اس کا عذاب بھی سب سے بڑھ کر سخت (ہوتا) ہے"

(سورۃ النساء:85 بحوالہ تفسیر صغیر)

محترم قارئین! یہ ہے نبی آخر الزماں ﷺ کا جہاد وقتال سے تعلق اور ان کی شریعت میں جہاد وقتال کی اہمیت وفضیلت اور فرضیت۔ اب جائزہ لیتے ہیں مرزا قادیانی اور اسکی شریعت کا کہ اس میں جہاد وقتال کی کیا اہمیت ہے؟

جہاد وقتال فی سبیل اللہ اور مرزا قادیانی:

مرزا قادیانی رقم طراز ہے کہ

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
تم میں سے جن کو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کر کے استوار
لوگوں کو بتائے کہ اب وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ 41 تا 44 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 77 تا 80)

مزید مرزا غلام احمد قادیانی اپنے مشن کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 196 طبع چہارم از مرزا غلام قادیانی)

آنجہانی مرزا قادیانی ایک مقام پر نبی کریم ﷺ کے جہادی مشن کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت (برطانیہ) کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے اور نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں.......... اور جو لوگ مسلمانوں میں سے ایسے بدخیال جہاد اور بغاوت کے دلوں میں مخفی رکھتے ہوں میں ان کو سخت نادان اور بدقسمت ظالم سمجھتا ہوں.......... تم چاہو دل میں مجھے کچھ کہو، گالیاں نکالو یا پہلے کی طرح کافر کا فتویٰ لکھو مگر میرا اصول یہی ہے کہ ایسی سلطنت سے دل میں بغاوت کا خیال رکھنا یا ایسے خیال جن سے بغاوت کا احتمال ہو سکے سخت بدذاتی اور خدا تعالیٰ کا گناہ ہے۔''

(تریاق القلوب صفحہ 28 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 156)

مرزا قادیانی مزید ایک مقام پر رقمطراز ہے کہ

''جنگ سے مراد تلوار، بندوق کا جنگ نہیں کیونکہ یہ تو سراسر نادانی اور خلاف ہدایت قرآن ہے یہ جو دین کے پھیلانے کے لیے جنگ کیا جائے بلکہ اس جگہ جنگ سے ہماری مراد زبانی مباحثات ہیں جو نرمی اور انصاف اور معقولیت کی پابندی کے ساتھ کیے جائیں ورنہ ہم ان تمام مذہبی جنگوں کے سخت مخالف ہیں جو جہاد کے طور پر تلوار سے کیے جاتے ہیں''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(تریاق القلوب صفحہ 2 مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 130)

محترم قارئین! آپ نے جہاد و قتال پر مبنی محمدی مشن کا بھی مطالعہ کر لیا ہے اور دوسری طرف مرزا قادیانی کے جہاد مخالف فتوے بھی ملاحظہ کر لیے ہیں اب آپ خود فیصلہ کیجیے کہ مرزا قادیانی نبی کریمﷺ کا ظل اور بروز ہے یا کہ متضاد؟

یاد رہے کہ جب قادیانیوں سے مسئلہ جہاد اور اس کی مخالفت کے موضوع پر گفتگو ہوتی ہے تو ان کا ایک ہی جواب ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے جہاد کو منسوخ قرار نہیں دیا بلکہ اس وقت جہاد کی شرائط موجود نہیں تھیں۔ جبکہ مرزا قادیانی اس کے برعکس واضح طور پر لکھتا ہے کہ

”آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنا نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریمﷺ کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا تھا کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے۔ سو اب میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں۔ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔“

(اشتہار چندہ منارۃ المسیح بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 408 طبع چہارم)

”جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کیے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبیﷺ کے وقت میں بچوں اور بڈھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لیے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔“

(اربعین نمبر 4 حاشیہ صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 443)

اب میں آپ کے سامنے وہ حوالہ پیش کرتا ہوں جس میں مرزا قادیانی نے دوٹوک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

الفاظ میں اپنی خودساختہ بعثت کا مقصد ہی جہاد کو منسوخ کرنا قرار دیا ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

''''پس اللہ تعالیٰ کی مصلحتوں نے اس بات کا تقاضہ کیا کہ وہ لڑائی اور جہاد کو منسوخ کر دے اور اسی طرح اپنے بندوں پر رحم کرے اور اللہ تعالیٰ کی یہ سنت پہلے لوگوں میں بھی جاری رہی ہے۔ چنانچہ اس سے قبل بنی اسرائیل پر بھی ان کے جہاد کی وجہ سے طعن کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے زمانہ کے آخر میں حضرت مسیح کو مبعوث کیا اور اس طرح اس نے دکھا دیا کہ نقطہ چینی کرنے والے ہی خطاکار تھے۔ اب میرے رب نے نبی اکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کیزمانہ کے آخر میں مجھے مبعوث کیا اور اس زمانہ کی مقدار حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی زمانہ کی مقدار کے مشابہ بنا دیا اور اس میں سوچ بچار کرنے والوں کے لئے ایک بڑا نشان ہے اور میری بعثت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کا مقصد ایک ہی ہے اور وہ مقصد اصلاح اخلاق اور جہاد کو ممنوع قرار دینا۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 417,418 طبع جدید دو جلدوں والی)

آیئے! آخر میں مزید دو احادیث بھی ملاحظہ کرلیں تا کہ ظل اور بروز کی اصل حقیقت واضح ہو سکے۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا!

((لَاتَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ حَتّٰى يُقَاتِلَ آخِرُهُمُ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ))

''یعنی میری امت کا ایک گروہ برابر حق پر لڑتا رہے گا اور حق کے دشمنوں پر غلبہ پائے حتیٰ کہ ان میں سے آخری گروہ مسیح دجال سے لڑے گا۔''

(سنن ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی دوام الجہاد)

دوسری حدیث مبارکہ جو اس سے قبل بھی تحریر ہو چکی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر جہنم کی آگ حرام قرار دی ہے ایک وہ جو ہندوستان میں جہاد کرے گا دوسرا وہ جو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ساتھ مل کر جہاد کرے گا"

(سنن نسائی کتاب الجہاد باب غزوۃ الہند)

محترم قارئین! سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی نے بھی تو عیسیٰ بن مریم ہونے کا دعویٰ کیا تھا لیکن اس حدیث کے برعکس اس نے جہاد وقتال کرنے کی بجائے اسے حرام قرار دے دیا اور دوسری طرف انگریز کو ہی دجال قرار دیا ہے چنانچہ معروف قادیانی عالم ملک عبدالرحمان خادم اپنی کتاب "پاکٹ بک" میں رقمطراز ہے کہ

"چنانچہ آپ وہ پہلے انسان ہیں جس نے انگریزی قوم کو دجال موعود قرار دیا ہے......... آپ نے دعویٰ مسیحیت کے بعد سب سے پہلی کتاب "ازالہ اوہام" لکھی اسی میں آپ نے بدلائل بیّنہ یہ ثابت کیا کہ احادیث نبوی میں جس دجال کے آخری زمانہ میں ظہور کی خبر دی گئی تھی وہ یہی انگریز قوم ہے آپ نے ریل گاڑی کو "خر دجال" قرار دیا کیونکہ احادیث نبوی اور روایات میں جو علامات "دجال" اور اس کے گدھے کی بتائی گئی تھیں وہ انگریز اور ان کی ایجاد کردہ ریل گاڑی میں پائی جاتی تھیں۔"

(پاکٹ بک صفحہ 587 از ملک عبدالرحمان خادم قادیانی)

مرزا قادیانی خود رقمطراز ہے کہ

"ہمارے نزدیک ممکن ہے دجال سے مراد بااقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو جو مشرق ومغرب کے ملکوں میں ہزارہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ 74 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 174)

"مگر میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(ازالہ اوہام حصہ دوئم صفحہ 262 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 362)

محترم قارئین ! کیا مرزا قادیانی نے انگریزوں کے خلاف جہاد کیا یا ان کی چاکری اور غلامی کی اس کا فیصلہ مرزا قادیانی کی اس تحریر سے واضح ہوتا لہٰذا اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کا مذہب ملاحظہ فرمائیں چنانچہ مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں' دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت برطانیہ ہے۔''

(شہادت القرآن صفحہ 84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 380)

آسمانی نکاح اور مرزا قادیانی کی ظلیت :

محترم قارئین ! آیئے ایک اور انداز سے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ظلیت کا جائزہ لیتے ہیں ۔ سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نبی کریم علیہ السلام کی پھوپھو زاد تھیں اور ابتدا میں ہی اسلام قبول کر چکی تھیں ۔

زمانہ جاہلیت میں منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹے کا درجہ دیا جاتا تھا اللہ رب العزت نے اس رسم بد کا خاتمہ کرنے کے لیے نبی کریم علیہ السلام کو حکم دیا کہ اپنے منہ بولے بیٹے زید رضی اللہ عنہ جو کہ غلام بھی تھے کا نکاح سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے کر دیں ۔ اس حکم کی بنیاد پر سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا نکاح زید رضی اللہ عنہ سے کر دیا گیا لیکن دونوں میاں بیوی کے درمیان نباہ نہ ہوسکا اور طلاق ہوگئی تو رب کائنات نے منہ بولے بیٹے کی مطلقہ یا بیوہ کے ساتھ شادی نہ کرنے کی رسم کے خاتمہ کرنے کے لیے رب ذوالجلال نے خود ہمارے پیارے پیر و مرشد امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح مبارک سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے عرش بریں پر کر دیا ور سیدہ زینب رضی اللہ عنہا تا زندگی نبی کریم علیہ السلام کے عقد میں رہیں ۔ اسی لیے سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بڑے فخر سے کہا کرتیں تھیں کہ تمہاری شادی تمہارے خاندان نے کی اور میری شادی اللہ تعالیٰ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ساتوں آسمانوں کے اوپر کی مسلم شریف میں سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی اس بات کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ

((زَوَّجَكُنَّ اَهَالِيْكُنَّ وَزَوَّ جَنِیَ اللّٰهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ))

(صحیح مسلم کتاب النکاح)

ترجمہ: ''تمہاری شادی تمہارے خاندان نے کی اور میری شادی اللہ تعالیٰ نے ساتوں آسمانوں کے اوپر کی۔''

محترم قارئین! نبی رحمت علیہ السلام کا نکاح ام المومنین سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے ساتھ اللہ رب العزت نے عرش بریں پر کیا تو وہ تا زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں رہیں۔ اس کے برعکس آنجہانی مرزا قادیانی نے بھی دعوی کیا تھا کہ میرا نکاح محمدی بیگم کے ساتھ اللہ تعالی نے کردیا ہے لیکن وائے حسرت کہ وہ تا زندگی مرزا قادیانی کے نکاح میں نہیں آئی۔ اس واقعہ کی تفصیل بھی مرزا قادیانی کی زبانی ہی ملاحظہ کریں چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

پیش گوئی کا جب انجام ہویدا ہو گا
قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہو گا
جھوٹ اور سچ میں ہے جو فرق وہ پیدا ہوگا
کوئی پا جائے گا عزت کوئی رسوا ہوگا''

(مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ 133 طبع جدید)

یہ شعر درج کرنے کے بعد اسی اشتہار میں آگے چل کر مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''یہ لوگ جو مجھ کو میرے دعویٰ الہام میں مکار اور دروغ گو خیال کرتے تھے اور اسلام اور قرآن شریف پر طرح طرح کے اعتراض کرتے تھے اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لیے دعا بھی کی گئی تھی۔ سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کے لیے ہماری طرف ملتجی ہوا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ نامبردہ (احمد

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بیگ) کی ایک ہمشیرہ ہمارے ایک چچازاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی۔
غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا ہے اور مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین ملکیت جس کا ہمیں حق پہنچتا ہے، نامبردہ (احمد بیگ) کی ہمشیرہ کے نام کاغذاتِ سرکاری میں درج کرا دی گئی تھی۔ اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گورداسپور میں جاری ہے، نامبردہ یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ (احمد بیگ) نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار ہزار یا پانچ ہزار روپیہ کی قیمت کی ہے، اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرا دیں چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا گیا۔ چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بیکار تھا، اس لیے مکتوب الیہ (احمد بیگ) نے بتمام تر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا، تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں۔ اور قریب تھا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الٰہی میں استخارہ کر لینا چاہیے۔ سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا۔ پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آ پہنچا تھا جس کو خدائے تعالیٰ نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اس خدائے قادر حکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (احمد بیگ) کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کے نکاح کے لیے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمھارے لیے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار 20 فروری 1888ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی، وہ روزِ نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لیے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لیے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دخترِ کلاں (محمدی بیگم) کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلا دے گا۔ چنانچہ عربی الہام اس بارے میں یہ ہے: **کذبوا بآیاتنا وکانوا بہا یستھزؤن فسیکفیکھم اللہ ویردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ان ربک فعال لما یرید. انت معی وانا معک عسیٰ ان یبعثک ربک مقامًا محمودًا** . یعنی انھوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالیٰ ان سب کے تدارک کے لیے جو اس کام کو روک رہے ہیں، تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اُس کی اِس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔ تُو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی یعنی گو اوّل میں احمق اور نادان لوگ بدباطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر خدا تعالیٰ کی مدد کو دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 132,133 طبع جدید)

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنی کتاب سیرت المہدی میں اسی واقعہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح کی حقیقی ہمشیرہ مراد بی بی، مرزا محمد بیگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوشیار پوری کے ساتھ بیاہی گئی تھیں۔ مگر مرزا محمد بیگ جلد فوت ہو گئے اور ہماری پھوپھی کو باقی ایام زندگی بیوگی کی حالت میں گزارنے پڑے۔ ہماری پھوپھی صاحب رویا و کشف تھیں۔ مرزا محمد بیگ مذکور کے چھوٹے بھائی مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے ساتھ حضرت مسیح موعود کے چچیرے بھائیوں یعنی مرزا نظام الدین وغیرہ کی حقیقی بہن عمر النساء بیاہی گئی تھیں، ان کے بطن سے محمدی بیگم پیدا ہوئی۔ مرزا نظام الدین و مرزا امام الدین وغیرہ پرلے درجہ کے بے دین اور دہریہ طبع لوگ تھے اور مرزا احمد بیگ مذکور ان کے تحت زیر اثر تھا اور انھیں کے رنگ میں رنگین رہتا۔ یہ لوگ ایک عرصہ سے حضرت مسیح موعود سے نشانِ آسمانی کے طالب رہتے تھے کیونکہ اسلامی طریق سے انحراف اور عناد رکھتے تھے اور والدِ محمدی بیگم یعنی مرزا احمد بیگ ان کے اشارہ پر چلتا تھا۔ اب واقعہ یوں ہوا کہ حضرت مسیح موعود کا ایک اور چچا زاد بھائی مرزا غلام حسین تھا جو عرصہ سے مفقود الخبر ہو چکا تھا، اور اس کی جائداد اس کی بیوی امام بی بی کے نام ہو چکی تھی۔ یہ امام بی بی مرزا احمد بیگ مذکور کی بہن تھی۔ اب مرزا احمد بیگ کو یہ خواہش پیدا ہوئی کہ مسمات امام بی بی اپنی جائداد اس کے لڑکے مرزا محمد بیگ برادر کلاں محمدی بیگم کے نام ہبہ کر دے۔ لیکن قانوناً امام بی بی اس جائداد کا ہبہ بنام محمد بیگ مذکور بلا رضا مندی حضرت مسیح موعود نہ کر سکتی تھی۔ اس لیے مرزا احمد بیگ بتمام عجز و انکساری حضرت مسیح موعود کی طرف ملتجی ہوا کہ آپ ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں۔ چنانچہ حضرت صاحب قریباً تیار ہو گئے۔ لیکن پھر اس خیال سے رک گئے کہ دریں بارہ مسنون استخارہ کر لینا ضروری ہے۔ چنانچہ آپ نے مرزا احمد بیگ کو یہی جواب دیا کہ میں استخارہ کرنے کے بعد، دستخط کرنے ہوں گے تو کر دوں گا۔ چنانچہ اس کے بعد مرزا احمد بیگ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔ وہ استخارہ کیا تھا، گویا آسمانی نشان کے دکھانے کا وقت آن پہنچا تھا جس کو خدا تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔ چنانچہ استخارہ کے جواب میں خداوند تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے یہ فرمایا کہ "اس شخص کی دخترِ کلاں کے نکاح کے لیے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جائے گا اور یہ نکاح تمھارے لیے موجبِ برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا، اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار 20 فروری 1886ء میں درج ہیں۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روزِ نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا، اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی، اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لیے کئی کراہت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔" اس وحی الہامی کے ساتھ حضرت مسیح موعود نے نوٹ دیا کہ "تین سال تک فوت ہونا روز نکاح کے حساب سے ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ کوئی واقعہ اور حادثہ اس سے پہلے نہ آئے بلکہ مکاشفات کے رُو سے مکتوب الیہ (یعنی مرزا احمد بیگ) کا زمانہ حوادث جن کا انجام معلوم نہیں، نزدیک پایا جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔" جب استخارہ کے جواب میں یہ وحی ہوئی تو حضرت مسیح موعود نے اسے شائع نہیں فرمایا بلکہ صرف ایک پرائیویٹ خط کے ذریعہ سے والدِ محمدی بیگم کو اس سے اطلاع دے دی کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ وہ اس کی اشاعت سے رنجیدہ ہوگا۔ لہٰذا آپ نے اشاعت کے لیے مصلحتاً دوسرے وقت کی انتظار کی۔ لیکن جلد ہی خود لڑکی کے ماموں مرزا نظام الدین نے شدتِ غضب میں آ کر اس مضمون کو آپ ہی شائع کر دیا اور علاوہ زبانی اشاعت کے اخباروں میں بھی اس خط کی خوب اشاعت کی۔ تب پھر حضرت مسیح موعود کو بھی اظہار کا عمدہ موقع مل گیا۔"

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 114، 115 از مرزا بشیر احمد ایم اے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین ! آپ یہ تو ملاحظہ کر چکے ہیں کہ کس طرح مرزا قادیانی نے اپنے رشتہ داروں کو ان کی مجبوری کی وجہ سے بلیک میل کرنے کی کوشش کی اب آپ اس وقت مرزا قادیانی کی عمر اور محمدی بیگم کی عمر کا تذکرہ بھی مرزا قادیانی کی زبانی ہی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

"کانت بنته هذه المخطوبة جارية حديثة السن عذراء وكنت حينئذٍ جاوزت الخمسين.

(ترجمہ) ''محمدی بیگم ابھی نوخیز لڑکی ہے اور میری عمر پچاس سال سے زائد ہے۔''

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ 574 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 574 از مرزا قادیانی)

محترم قارئین ! ہمارا اس جگہ مرزا قادیانی کی مرزا احمد بیگ اور مرزا سلطان بیگ کے بارے میں پیشگوئیوں کو زیر بحث لانا مقصد نہیں یہاں پر صرف اور صرف مرزا قادیانی کے آسمانی نکاح کو زیر بحث لانا مقصود ہے چنانچہ اس بارے میں مرزا قادیانی کا الہام ملاحظہ کریں جو درج ذیل ہے:

''یہ بھی الہام (ہوا) ہے

ويستئلونك احق هو قل اى وربى انّه لحقّ وما انتم بمعجزين. زوجنـاكهـا لا مبدل لكلماتي. وان يروا آية يعرضوا و يقولوا سحر مستمر.

اور (لوگ) تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا (محمدی بیگم سے نکاح والی) یہ بات سچ ہے؟ کہہ ہاں! مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے۔ ہم نے خود اس (محمدی بیگم) سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے۔ [1] میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں

[1] محترم قارئین ! اسی تناظر میں میں آنجہانی مرزا قادیانی کی ایک اور تحریر پیش کرنا چاہتا ہوں جو نہ صرف مرزا قادیانی کی سلطان القلمی کا نادر نمونہ ہے بلکہ اسے پڑھ کر گئی ⇐⇐⇐

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گے اور قبول نہیں کریں گے اور کہیں گے کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔"

(آسمانی فیصلہ صفحہ 40 مندرجہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 350 از مرزا قادیانی)

⇐⇐⇐ اور سوالات بھی جنم لیتے ہیں چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

"اور یہ امر کہ اس الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے یہ درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لیے جو آسمان پر پڑھا گیا ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھاالمرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبك پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ 133 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 570)

محترم قارئین !اگر ہم مرزا قادیانی کی اس مندرجہ بالا تحریر کا جائزہ لیتے ہیں تو درج ذیل سوال پیدا ہوتے ہیں:

[1]..... جیسا کہ مندرجہ بالا تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اس نکاح کا تذکرہ کر رہے ہیں جو آسمانوں پر پڑھا گیا تھا اور آخر میں لکھتے ہیں کہ وہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ جی ہاں جو نکاح آسمانوں پر پڑھا گیا تھا وہ فسخ ہو گیا تو شریعت محمدی میں نکاح فسخ ہونے کے درج ذیل اسباب ہوتے ہیں۔

(۱) شوہر اس حد تک نادار ہو کہ بیوی کے اخراجات واجبہ ادا کرنے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو۔

(۲) شوہر مکمل طور پر نامرد ہو اور اپنی بیوی کے حقوق زوجیت ادا کرنے کے قابل نہ ہو۔

(۳) شوہر ایسا ظالم ہو کہ زدوکوب، عدم خبر گیری وغیرہ سے بیوی کا عرصہ حیات تنگ کیے رکھتا ہو۔

(۴) شوہر دین اسلام کو ترک کر کے مرتد ہو جائے۔

اب ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ ان میں سے کس وجہ سے یہ آسمانی نکاح فسخ ہوا۔

[2].....مرزا قادیانی نے دوسری بات جو اس تحریر میں بیان کی ہے وہ یہ کہ جو نکاح آسمانوں پر پڑھا گیا تھا وہ تاخیر میں پڑ گیا۔ ہم پوچھ سکتے ہیں کہ یہ کونسی منطق ہے کہ ایک طرف تو نکاح پڑھا جا چکا تھا وہ تاخیر میں کیونکر پڑ گیا؟ تاخیر میں تو تبھی پڑ سکتا ہے جب ہوا ہی نہ ہو اور جب نکاح پڑھا جا چکا ہو تو وہ تاخیر میں کیسے پڑ سکتا ہے؟

[3].....مرزا صاحب قادیانی نے اسی تحریر میں محمدی بیگم کے اس کی زوجیت میں نہ آنے کی وجہ ایک شرط بتائی ہے اسی شرط کے بارے میں اپنا الہام کچھ یوں بیان کیا ہے کہ ایتھاالمرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبك اس الہام کا ترجمہ مرزا صاحب کے الہامات پر ⇐⇐⇐

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی کا نکاح تا زندگی محمدی بیگم سے نہیں ہوسکا بلکہ مرزا سلطان بیگ سے ہوا اور وہ تا زندگی اس کے نکاح میں رہی۔

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول اور مرزا قادیانی کا دعوی ظلی نبوت

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے کے مطابق اسے جو نبوت ملی ہے نہ صرف یہ غیر تشریعی ہے بلکہ نبی کریم ﷺ کی کامل اطاعت کے نتیجے میں ملی ہے آیئے اسی ضمن میں پہلے آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی چند تحریریں ملاحظہ کریں چنانچہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی خود رقمطراز ہے کہ

''یاد رہے کہ بہت سے لوگ میرے دعوے میں نبی کا نام سن کر دھوکہ کھاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ گویا میں نے اس نبوت کا دعوی کیا ہے جو پہلے زمانوں میں براہ راست نبیوں کو ملی ہے لیکن وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں میرا ایسا دعوی

⇐⇐⇐ مشتمل ''تذکرہ'' نامی کتاب کے صفحہ 108 پر کچھ یوں موجود ہے کہ

''اے عورت توبہ کر توبہ کر کیونکہ تیری نسل پر مصیبت آنے والی ہے۔''

مرزا صاحب اس تحریر میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے اس الہام میں موجود توبہ والی شرط کو پورا کر دیا تو یہ نکاح فسخ ہو گیا۔ دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ محمدی بیگم کا مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ جو آسمانی نکاح ہوا تھا وہ مرزا احمد بیگ اور اس کے خاندان کے لیے ایک عذاب تھا جو توبہ کی وجہ سے فسخ ہو گیا اور اگر کسی عورت کا نکاح شریف النفس، نیک اور پاکباز شخص سے ہو تو وہ عذاب نہیں ہوسکتا بلکہ عورت اور اس کے خاندان کے لیے نکاح تبھی عذاب ہوگا جب جس شخص سے اس عورت کا نکاح ہوا ہو وہ بدکردار، آوارہ، بدچلن اور عیاش طبیعت کا مالک ہو اب قادیانی حضرات کو خود فیصلہ کرنا ہوگا کہ اگر توبہ نکاح توبہ کی وجہ سے فسخ ہوا ہے تو کیا مرزا قادیانی ایک بدکردار، آوارہ، بدچلن انسان ثابت نہیں ہوتا اگر نکاح والی پیشگوئی بغیر کسی شرط کے تھی اور وہ پوری نہیں ہوئی تو تب بھی مرزا قادیانی کذاب ٹھہرتا ہے کیونکہ اس نے خود اپنی کتاب انجام آتھم صفحہ 223 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 223 پر محمدی بیگم کے ساتھ اپنے نکاح کو نہ صرف تقدیر مبرم قرار دیا ہے اسی نکاح کو اپنے صدق و کذب کا معیار بھی بنایا ہے بلکہ ایک مقام پر تقدیر مبرم کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

''تقدیر دو قسم کی ہوتی ہے ایک کا نام معلق ہے اور دوسری کو مبرم کہتے ہیں اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا ⇐⇐

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے بلکہ خداتعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت ﷺ کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لیے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا۔ اس لیے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی اور میری نبوت آنحضرت ﷺ کی ظل ہے نہ کہ اصلی نبوت۔ اسی وجہ سے حدیث اور میرے الہام میں جیسا کہ میرا نام نبی رکھا گیا ہے ایسا ہی میرا نام امتی بھی رکھا ہے تا معلوم ہو کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت ﷺ کی اتباع اور آپ کے ذریعے سے ملا ہے۔''

(حقیقۃ الوحی صفحہ 97 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 حاشیہ صفحہ 154)

''نبی کے لفظ سے اس زمانہ کے لیے صرف خداتعالیٰ کی یہ مراد ہے کہ کوئی شخص کامل طور پر شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ حاصل کرے اور تجدید دین کے لیے مامور ہو یہ نہیں کہ وہ کوئی دوسری شریعت لاوے کیونکہ شریعت آنحضرت ﷺ پر ختم ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد کسی پر نبی کے لفظ کا اطلاق بھی جائز نہیں جب تک اس کو امتی بھی نہ کہا جائے جس کہ یہ معنی ہیں کہ ہر ایک انعام اس نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے پایا ہے نہ براہ راست۔''

(تجلیات الٰہیہ حاشیہ صفحہ 9 مندرجہ روحانی خزائین جلد 20 صفحہ 401)

''اس لیے نبوت مستقلہ کا دروازہ بند ہو گیا اور کوئی ایسا نبی جو بجز آنحضرت ﷺ کی اتباع اور ورزش شریعت اور فنافی الرسول ہونے کے مستقل نبی صاحب شریعت نہیں ہو سکتا۔ ہاں فنافی الرسول اور آپ کے امتی اور کامل متبعین کے لیے یہ دروازہ بند نہیں کیا گیا اس لیے براہین میں یہ الہام درج ہے کُلُّ

⇦⇦⇦ اور صدقات اس کو ٹلا دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے اور مبرم ہونے کی صورت میں وہ صدقات اور دعا اس تقدیر کے متعلق کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 24 طبع جدید)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بَرَکَۃٍ مِنْ محمد ﷺ فَتَبَارَکَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ یعنی یہ مخاطبات اور مکالمات کا جو شرف مجھے دیا گیا ہے یہ محض آنحضرت ﷺ کے اتباع کا طفیل ہے اور اسی لیے آپ ہی سے ظہور میں آرہے ہیں جس قدر تاثیرات اور برکات و انوار ہے وہ آپ ہی کے ہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 430 طبع چہارم از مرزا قادیانی)

قارئین کرام! مرزا صاحب قادیانی کی اسی نوعیت کی مزید تحریریں بھی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا جی کا دعویٰ کامل اطاعت کی بنا پر نبوت ملنے کا تھا۔ آیئے اسی ضمن میں مرزا صاحب قادیانی کی ایک اور تحریر ملاحظہ کریں چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

"مگر میں ساتھ ہی خدائے کریم و رحیم کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اسلام ایسا مذہب نہیں بلکہ دنیا میں صرف اسلام ہی یہ خوبی اپنے اندر رکھتا ہے کہ وہ بشرط سچی اور کامل اتباع ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکالمات الٰہیہ سے مشرف کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔رہے کہ خدا تعالیٰ کے صفات کبھی معطل نہیں ہوتے۔ پس جیسا کہ وہ ہمیشہ سنتا رہے گا ایسا ہی وہ ہمیشہ بولتا بھی رہے گا۔ اس دلیل سے زیادہ تر صاف اور کونسی دلیل ہو سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے سُننے کی طرح بولنے کا سلسلہ بھی کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک گروہ ہمیشہ ایسا رہے گا جن سے خدا تعالیٰ مکالمات و مخاطبات کرتا رہے گا۔ اور مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ نبی کے نام پر اکثر لوگ کیوں چڑ جاتے ہیں جس حالت میں یہ ثابت ہو گیا ہے کہ آنے والا مسیح اسی اُمت میں سے ہوگا پھر اگر خدا تعالیٰ نے اس کا نام نبی رکھ دیا تو حرج کیا ہوا۔ ایسے لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ اسی کا نام اُمتی بھی تو رکھا گیا ہے اور اُمتیوں کی تمام صفات اس میں رکھی گئی ہیں۔ پس یہ مرکّب نام ایک الگ نام ہے اور کبھی حضرت عیسیٰ اسرائیلی اس نام سے موسوم نہیں ہوئے اور مجھے خدا تعالیٰ نے میری وحی میں بار بار اُمتی کر کے بھی پکارا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور نبی کر کے بھی پکارا ہے۔ اور اِن دونوں ناموں کے سُننے سے میرے دل میں نہایت لذت پیدا ہوتی ہے۔ اور میں شکر کرتا ہوں کہ اس مرکب نام سے مجھے عزت دی گئی۔ اور اس مرکب نام کے رکھنے میں حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ تا عیسائیوں پر ایک سرزنش کا تازیانہ لگے کہ تم عیسیٰ بن مریم کو خدا بناتے ہو۔ مگر ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اُس کی اُمّت کا ایک فرد نبی ہوسکتا ہے اور عیسیٰ کہلا سکتا ہے۔ حالانکہ وہ اُمّتی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 354,355)

محترم قارئین! مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا تحریروں سے دو نتائج اخذ ہوتے ہیں ایک تو یہ کہ وہ صاحب الشریعت ہونے کے دعوے سے منکر ہے اور صرف غیر شرعی نبی ہونے کا دعویدار ہے دوسرا یہ کہ اسے جو نبوت ملی ہے وہ کامل اتباع رسول کی بنیاد پر ملی ہے اب ہم مرزا قادیانی کے دونوں دعووں کا جائزہ لیتے ہیں کہ وہ کہاں تک درست ہیں لیکن اس سے پہلے مرزا قادیانی کی ایک اور تحریر اسی ضمن میں پیش کرنا چاہتا ہوں چنانچہ مرزا قادیانی رقمطراز ہے کہ

''اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ ہی مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لیے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔''

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ 6,7 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 210,211)

محترم قارئین! یہ بھی مرزا قادیانی کا دجل وفریب ہے مرزا قادیانی نے 1890ء کے آخر اور 1891ء کے آغاز میں ''فتح الاسلام'' اور ''توضیح المرام'' نامی کتابچے شائع کیے جن میں حیات مسیح کا انکار کرتے ہوئے خود کو مثیل مسیح قرار دیا۔ جب لوگوں نے یہ اعتراض پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ مسیح علیہ السلام نبی تھے تو مرزا قادیانی نے جواب دیا کہ

''اس جگہ اگر یہ اعتراض پیش کیا جاتا ہے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی ہونا چاہیے کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اوّل جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لیے ہمارے سید مولا ﷺ نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی۔''

(بحوالہ توضیح المرام صفحہ 11 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 59)

مزید مرزا قادیانی عقیدہ ختم نبوت پر اپنی پختگی کا اظہار کرتے ہوئے خود کو اپنی کتاب ''حمامۃ البشریٰ'' جو اس نے 1894ء میں تحریر کی ہے، نہ صرف محدث قرار دیتا ہے بلکہ ختم نبوت کا واضح اقرار بھی کرتے ہوئے رقم طراز ہے:

الا تعلم ان الرب الرحيم المتفضل سمّٰى نبينا صلى الله عليه وسلم خاتم الانبياء بغير استثناء وفسره نبينا في قوله لا نبي بعدى ببيان واضح للطالبين؟ ولو جوزنا ظهور نبى بعد نبينا صلى الله عليه وسلم لجوزنا انفتاح باب وحى النبوة بعد تغليقها وهذا خلف كما لا يخفى على المسلمين وكيف يجئ نبى بعد رسولنا صلى الله عليه وسلم وقد انقطع الوحى بعد وفاته وختم الله به النبين؟

ترجمہ: ''کیا تو نہیں جانتا کہ فضل اور رحم کرنے والے رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بغیر کسی استثناء کے خاتم الانبیاء رکھا اور آنحضرت ﷺ نے لا نبی بعدی سے طالبوں کے لیے بیان واضح سے اس کی تفسیر کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کے ظہور کو جائز قرار دیں تو وحی نبوت کے دروازہ کے بند ہونے کے بعد ان کا کھلنا جائز قرار دیں گے، جو بالبداہت باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر مخفی نہیں۔ اور ہمارے رسولؐ کے بعد کوئی نبی کیسے آ سکتا ہے جب کہ آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے آپ کے ذریعے نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا ہے۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 34 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 200)

مرزا غلام احمد مزید رقم طراز ہے کہ:

"وما كان لي ان ادعي النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم كافرين۔"

ترجمہ: "اور میرے لیے جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں سے مل جاؤں۔"

(بحوالہ حمامۃ البشریٰ صفحہ 131 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 297)

" واني كتبت في بعض كتبي ان مقام التحديث اشد تشبها بمقام النبوة ولا فرق الا فرق القوة والفعل وما فهموا قولي وقالوا ان هذا الرجل يدعي النبوة ...واني والله أو من بالله ورسوله و أو من بانه خاتم النبيين نعم قلت ان اجزاء النبوة توجد في التحديث كلها ولكن بالقوة لا بالفعل فالمحدث نبي بالقوة ولو لم يكن سد باب النبوة لكان نبيا بالفعل۔"

ترجمہ: "اور میں نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مقام محدثیت مقام نبوت کے ساتھ گہری مشابہت رکھتا ہے اور ان میں سوائے قوت اور فعل کے اور کوئی فرق نہیں لیکن لوگوں نے میری بات کو نہ سمجھا اور کہہ دیا کہ یہ شخص نبوت کا دعویٰ کرتا ہے.......... اور اللہ کی قسم میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہوں اور میں اس بات پر بھی ایمان رکھتا ہوں کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ ہاں میں نے کہا ہے کہ اجزائے نبوت محدثیت میں پائے جاتے ہیں لیکن بالقوۃ ہے نہ کہ بالفعل۔ پس محدث نبی بالقوۃ ہے اور اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہوتا تو بالفعل نبی ہوتا۔"

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 134 مندرجہ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 300)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی رقم طراز ہے کہ

''صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہیے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکا لگ جانے کا احتمال ہو۔''

(انجام آتھم صفحہ 27، مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 27)

''میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں اور جیسا کہ اہل سنت جماعت کا عقیدہ ہے۔ ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا ومولانا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوگئی۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد اول صفحہ 214 مورخہ 2 اکتوبر 1891 طبع چہارم)

''میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائکہ اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر............ اور سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 232 مورخہ 2 اکتوبر 1891 طبع چہارم)

محترم قارئین! آپ مندرجہ بالا تحریروں سے خود اندازہ لگائیں کسی ایک تحریر سے بھی واضح ہوتا ہے کہ اس نے شرعی نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور غیر شرعی سے نہیں اب آپ کے سامنے مرزا قادیانی کی ایک ایسی تحریر پیش کرتا ہوں جس سے مرزا قادیانی کا کذب مزید واضح ہو جائے گا اور اس کے بقول اس پر جو وحی نازل ہوتی ہے اس وحی کی کیفیت واضح ہو جائے گی چنانچہ مرزا قادیانی مولانا غلام دستگیر قصوری کے ایک اشتہار کا جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ان کا یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ ''میں تو نبوت کا مدعی نہیں کہ تا فوری عذاب نازل کروں'' ان پر واضح رہے کہ ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں اور لاالـــہ الا اللّٰـہ مـحـمـدرسول اللّٰہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور باتباع آنجناب ﷺ اولیاء اللہ کو ملتی ہے اس کے ہم قائل ہیں اور اس سے زیادہ جو شخص ہم پر الزام لگاوے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑتا ہے...... غرض جبکہ نبوت کا دعویٰ اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا دعویٰ ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 2 طبع جدید جلد دوم صفحہ 297,298 طبع قدیم)

محترم قارئین! اب آپ کے سامنے مرزا قادیانی کے کامل اطاعت کے چند نمونے پیش کرتا ہوں جن کی بنیاد پر وہ نبی یہاں تک کہ محمد رسول اللہ ﷺ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور خود جائزہ لیں کے کیا وہ اپنی تعریف کے مطابق کامل ظل ثابت ہوتا ہے یا کہ نہیں؟

(i) تصویر کشی اور مرزا قادیانی کی ظلیت:

محترم قارئین! شریعت محمدی ﷺ میں تصویر کشی نہ صرف حرام بلکہ اس بارے میں سخت وعیدیں بھی نازل ہوئی ہیں چنانچہ فرمان رسول ﷺ ہے کہ

((اِنَّ اَشَدَّالنَّاسِ عَذَاباً عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ))

(صحیح بخاری ،کتاب اللباس ،باب عذاب المصورین یوم القیمة :۵۹۵۰)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کے ہاں قیامت کے دن تصویر بنانے والے کو سخت ترین عذاب ہوگا۔''

((اِنَّ الَّذِيْنَ يَصْنَعُوْنَ هٰذِهِ الصُّوَرَ يُعَذَّبُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوْامَاخَلَقْتُمْ))

(صحیح بخاری ،کتاب اللباس ،باب عذاب المصورین یوم القیمة :۵۹۵۱)

ترجمہ: ''یقیناً ان تصویروں کے بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گا اور کہا جائے گا جن کو تم نے بنایا تھا انہیں زندگی بھی عطا کرو۔''

((لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتاً فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيْرُ))

(صحيح بخاری، كتاب اللباس، باب التصاوير: ۵۹۴۹)

ترجمہ: ''رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو۔''

محترم قارئین! یہ تو تھے تصویر کے بارے میں نبی کریم علیہ السلام کے احکامات اب مرزا قادیانی کا مؤقف بھی تصویر کے بارے میں ملاحظہ فرمائیں چنانچہ مرزا قادیانی کے ملفوظات پر مشتمل کتاب درج ہے کہ

''ایک شخص نے دریافت کیا کہ تصویر کی وجہ سے نماز فاسد تو نہیں ہوتی۔ جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

کفار کے تتبع پر تو تصویر ہی جائز نہیں۔ ہاں نفس تصویر میں حرمت نہیں بلکہ اس کی حرمت اضافی ہے۔ اگر تصویر مفسد نماز ہو تو میں پوچھتا ہوں کہ کیا پھر روپیہ پیسہ نماز کے وقت پاس رکھنا مفسد نہیں ہوسکتا اس کا جواب اگر یہ دو کہ روپیہ پیسہ کا رکھنا اضطراری ہے میں کہوں گا کہ اگر اضطرار سے پاخانہ آجاوے تو مفسد نماز نہ ہوگا اور پھر وضو کرنا نہ پڑے گا۔

اصل بات یہ ہے کہ تصویر کے متعلق یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا اس سے کوئی دینی خدمت مقصود ہے یا نہیں۔ اگر یونہی بے فائدہ تصویر رکھی ہوئی ہے اور اس سے کوئی دینی فائدہ مقصود نہیں تو یہ لغو ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ﴾ (المومن ۴:) لغو سے اعراض کرنا مومن کی شان ہے اس لیے اس سے بچنا چاہیے لیکن ہاں اگر کوئی دینی خدمت اس ذریعے سے بھی ہو سکتی ہے تو منع نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ علوم کو ضائع کرنا نہیں چاہتا مثلاً ہم نے ایک موقع پر عیسائیوں کے مثلث خدا کی تصویر دی ہے جس میں روح القدس بشکل کبوتر دکھایا گیا ہے اور باپ اور بیٹے کی بھی جدا جدا تصویر دی ہے جس میں اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے ہماری غرض یہ تھی کہ تا تثلیث کی تردید کر کے دکھائیں کہ اسلام نے جو خدا پیش کیا ہے وہی حقیقی خدا ہے جو حی وقیوم ازلی وابدی غیر متغیر اور تجسم ① سے پاک ہے اسطرح پر اگر خدمت اسلام کے لیے کوئی تصویر ہو تو شرع کلام نہیں کرتی جو امور خادم شریعت ہیں ان پر اعتراض نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس کل نبیوں کی تصویریں تھیں ② قیصر روم کے پاس جب صحابہ گئے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر اس کے پاس دیکھی تھی۔'' ③

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 171,172)

مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید خاص بلکہ بقول خود مرزا کی جوتیوں کا غلام مفتی صادق اپنی کتاب ''ذکر حبیب'' میں لکھتا ہے کہ

''سب سے پہلا فوٹو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لیا گیا وہ غالباً 1901ء میں اس ضرورت کے لیے تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

محترم قارئین! ایک طرف تو مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ کو غیر مجسم قرار دیتا ہے تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے بارے میں کچھ یوں اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے لیے بے شمار ہاتھ بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا عرض وطول رکھتا ہے اور تندوی (تیندوے) کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں''

(توضیح مرام صفحہ 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 90)

''وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے وہ فرماتا ہے کہ میں چوروں کی طرح پوشیدہ آؤں گا''

(تجلیات الٰہیہ صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 396)

دوسری طرف اگر مرزا قادیانی عقیدہ تثلیث کی نفی کرتا ہے تو خود ہی اس کے برعکس اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا بیٹا قرار دیتے ہوئے کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ

اے مرزا! أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ وَلَدِيْ ⇐⇐⇐

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

یورپ میں اشاعت کے واسطے ایک کتاب تصنیف کرنے کا ارادہ کیا تھا جس کا ترجمہ مولوی محمد علی صاحب نے انگریزی میں کرنا تھا اور تجویز ہوئی کہ چونکہ یورپ میں ایسے قیافہ شناس اور مصوران تصاویر بھی ہیں جو صرف تصویر کو دیکھ کر کسی شخص کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرتے ہیں اس واسطے ضروری ہو گا کہ اس کتاب کے ساتھ مصنف اور مترجم کی تصاویر بھی لگا دی جائیں۔ اس غرض کے لیے لاہور سے ایک فوٹو گرافر منگوایا گیا جس نے جو مطلوبہ تصویریں تھیں الگ الگ لیں مگر بعد میں دوسرے احباب کی درخواست پر ایک گروپ فوٹو بھی لیا گیا۔

اس کے بعد گویا کہ تصاویر کے لینے کی اجازت پا کر کئی ایک فوٹو لیے جاتے رہے۔ جن میں سے ایک گروپ فوٹو ایسا تھا جن میں (عاجز) میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں بیٹھا ہوا تھا اور بعد میں فوٹو گرافر کو کہہ کر یہ دو فوٹو میں نے پلیٹ پر سے الگ کرائے اور احمد صادق کا نام اس پر لکھ کر چھپوائے گئے۔"

(ذکر حبیب از مفتی صادق صفحہ 372,373)

محترم قارئین! شاید ہی کوئی قادیانی گھرانہ ہو جس میں مرزا قادیانی اور اس کے نام نہاد خلیفوں کی تصاویر آویزاں نہ ہوں۔

محترم قارئین! آپ مرزا قادیانی کے مرید خاص اور بقول خود حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کی جوتیوں کے غلام یعنی مفتی صادق کی تحریر اور مرزا قادیانی کی اجازت کے

⇦⇦ ترجمہ: تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے۔

(بحوالہ تذکرہ صفحہ 548 از مرزا قادیانی طبع چہارم)

1، 2: کیا کوئی قادیانی ان دونوں باتوں کا ثبوت دے سکتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس تمام انبیاء o کی تصاویر تھیں اور قیصر روم کے پاس نبی کریم ﷺ کی تصویر تھی یا پھر آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی عادت خبیثہ کے تحت محض افتراء کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بعد قادیانیوں کے متفقہ عمل کو تو ملاحظہ کر ہی چکے ہیں اب اسی ضمن میں مرزا قادیانی کی ایک اور تحریر بھی ملاحظہ فرمائیں جس سے مرزا قادیانی کے قول فعل میں تضاد کی جھلک بھی واضح نظر آئے گی لیکن اس سے پہلے یہ بھی یاد رہے کہ مفتی صادق وہی شخص ہے جس کا نام اس فہرست میں ۶۵ ویں نمبر پر شامل ہے جو اصحاب بدر کے مقابل مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب انجام آتھم مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۲۵ تا ۳۲۸ پر درج کی ہے فہرست میں موجود انہی اصحاب کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی دعا کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''یہ تمام اصحاب خصلت صدق و صفا رکھتے ہیں اور حسب مراتب جس کو اللہ تعالی بہتر جانتا ہے بعض بعض سے محبت اور انقطاع الی اللہ اور سرگرمی دین میں سبقت لے گئے ہیں اللہ تعالی سب کو اپنی رضا کی راہوں میں ثابت قدم کرے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 41 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 11 صفحہ 325)

قارئین کرام! اب آپ متنبی قادیاں مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر ملاحظہ فرمائیں چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ

''میں اس بات کا سخت مخالف ہوں کہ کوئی میری تصویر کھینچے اور اس کو بت پرستوں کی طرح اپنے پاس رکھے یا شائع کرے میں نے ہرگز ایسا حکم نہیں دیا کہ کوئی ایسا کرے اور مجھ سے زیادہ بت پرستی اور تصویر پرستی کا کوئی دشمن نہیں ہوگا۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ 194 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 21 صفحہ 366)

مزید ایک مقام پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ:

''اور میرا مذہب یہ نہیں ہے کہ تصویر کی حرمت قطعی ہے۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ فرقہ جن حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے تصویریں بناتے تھے۔ اور بنی اسرائیل کے پاس مدت تک انبیاء کی تصویریں رہیں جن میں آنحضرت ﷺ کی بھی تصویر تھی۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ 195 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 21 صفحہ 366)

قادیانی دوستو! کیا تم میں سے کوئی شخص مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا تحریر میں بیان کی گئی باتوں کا ثبوت پیش کر سکتا ہے یا پھر کرشن قادیانی نے یہاں پر بھی اپنی فطرت کے مطابق افتراء الی القرآن کا مظاہرہ کیا ہے؟

(ii) فرقہ واریت اور مرزا قادیانی کا دعویٰ ظلیت:

محترم قارئین! ایک مشہور روایت ہے کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا ہے

''میری امت کے ساتھ ہو بہو وہی صورتحال پیش آئے گی جو بنی اسرائیل کے ساتھ پیش آ چکی ہے (یعنی مماثلت میں دونوں برابر ہوں گے) یہاں تک کہ ان میں سے کسی نے اگر اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہوگا میری امت میں بھی ایسا شخص ہوگا جو اس فعل شنیع کا مرتکب ہوگا بنی اسرائیل بہتر 72 فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر 73 فرقوں میں بٹ جائے گی اور ایک فرقہ چھوڑ کر سبھی جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کونسی جماعت ہوگی؟ تو نبی رحمت علیہ السلام نے فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر چلے گے۔''

(رواہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جامع ترمذی:2640)

اس حدیث رسول ﷺ سے واضح ہوتا ہے کہ امت مسلمہ تہتر 73 فرقوں میں ضرور بٹے گی لیکن اللہ تعالیٰ کا اس بارے میں قرآن مقدس میں جو حکم ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ (سورۃ العمران: ۱۰۳)

ترجمہ: ''اور تم اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور فرقوں میں نہ بٹو۔''

محترم قارئین! اب دیکھنا یہ ہے کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اس حکم ربانی کی صریح نافرمانی تو نہیں کی اگر وہ نبی آخر الزماں ﷺ پر نازل ہونے والی وحی کی نافرمانی کرتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے تو پھر کیونکر نبی کریم علیہ السلام کا ظل ہو سکتا ہے آیئے اب اس بات کا جائزہ لیں چنانچہ آنجہانی مرزا قادیانی خود لکھتا ہے کہ

''درمیانی زمانہ جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے بلکہ تمام خیرالقرون کے زمانہ سے بعد میں ہے اور مسیح موعود کے زمانہ سے پہلے ہے یہ زمانہ فیج اعوج کا زمانہ ہے یعنی ٹیڑھے گروہ کا زمانہ جس میں خیر نہیں مگر شاذ و نادر۔ یہی فیج اعوج کا زمانہ ہے جس کی نسبت آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث ہے لیسوا منی ولست منھم۔ یعنی نہ یہ لوگ مجھ میں سے ہیں اور نہ میں ان میں سے ہوں یعنی مجھے ان سے کچھ بھی تعلق نہیں یہی زمانہ ہے جس میں ہزار ہا بدعات اور بے شمار ناپاک رسومات اور ہر قسم کے شرک خدا کی ذات اور صفات اور افعال میں گروہ در گروہ پلید مذہب جو تہتر تک پہنچ گئے پیدا ہو گئے۔''

(تحفہ گولڑویہ صفحہ 140 مندرجہ قادیانی خزائن جلد 17 صفحہ 226)

انگریز لیفٹیننٹ گورنر کے نام درخواست میں آنجہانی مرزا قادیانی اپنا اور اپنی جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''چونکہ مسلمانوں کا ایک نیا فرقہ جس کا پیشوا اور امام اور پیر یہ راقم (مرزا قادیانی) ہے پنجاب اور ہندوستان کے اکثر شہروں میں پھیلتا جاتا ہے۔''

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 188 طبع جدید)

محترم قارئین! اب دیکھئے کہ فرمان نبوی کے مطابق تو امت صرف تہتر فرقوں پر مشتمل ہے اور مرزا قادیانی تمام تہتر فرقوں کو نہ صرف پلید قرار دے رہا ہے بلکہ ایک نئے چوہترویں فرقے کی بنیاد رکھ رہا ہے جس کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ ایک اور جگہ پر اپنی جماعت کو فرقہ جدیدہ قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ

''اور تیسرا امر جو قابل گزارش ہے وہ یہ ہے کہ میں گورنمنٹ عالیہ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ فرقہ جدیدہ جو برٹش انڈیا کے اکثر مقامات میں پھیل گیا ہے جس کا میں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پیشوا اور امام ہوں گورنمنٹ کے لیے ہرگز خطرناک نہیں ہے اور اس کے اصول ایسے پاک اور صاف اور امن بخش اور صلح کاری کے ہیں کہ تمام اسلام کے موجودہ فرقوں میں اس کی نظیر گورنمنٹ کو نہیں ملے گی۔ جو ہدایتیں اس فرقہ کے لیے میں نے مرتب کی ہیں جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر ایک مرید کو دیا ہے کہ ان کو اپنا دستور العمل رکھے وہ ہدایتیں میرے اس رسالہ میں مندرج ہیں جو 12 جنوری 1889ء میں چھپ کر عام مریدوں میں شائع ہوا ہے۔ جس کا نام تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت ہے جس کی ایک کاپی اسی زمانہ میں گورنمنٹ میں بھی بھیجی گئی تھی.......... اور میری جماعت جیسا کہ میں آگے بیان کروں گا جاہلوں اور وحشیوں کی جماعت نہیں ہے بلکہ اکثر ان میں اعلیٰ درجہ کے تعلیم یافتہ اور علوم مروجہ کے حاصل کرنے والے اور سرکاری معزز عہدوں پر سرفراز ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ انھوں نے چال چلن اور اخلاق فاضلہ میں بڑی ترقی کی ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ تجربہ کے وقت سرکار انگریزی ان کو اوّل درجہ کے خیر خواہ پاوے گی.......... غرض یہ ایک ایسی جماعت ہے جو سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ ہے۔''

(اشتہار ''بحضور لیفٹیننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ'' مندرجہ مجموعہ اشتہارات جلد 2 صفحہ 195 تا 197 از مرزا قادیانی طبع چہارم)

محترم قارئین! اب آپ خود اندازہ کریں کہ آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی خود ایک نئے فرقے کی بنیاد رکھ کر حکم قرآنی وَلَا تَفَرَّقُوْا کی مخالفت کر رہا ہے یا نہیں؟ اور اگر یہ حکم ربانی کی مخالفت ہے اور یقیناً مخالفت ہے تو پھر آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نبی کریم علیہ السلام کا کامل ظل کیونکر ہو سکتا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(iii) غیر محرم عورتیں، اطاعت رسول اور مرزا قادیانی کی ظلی نبوت:

محترم قارئین! اللہ رب العزت قرآن مقدس میں پردے کے احکام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

﴿ قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾

(سورۃ النور: ۳۰، ۳۱)

ترجمہ از تفسیر صغیر: تو مومنوں سے کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لیے بہت پاکیزگی کا موجب ہوگا جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے اچھی طرح خبردار ہے ۝ اور مومن عورتوں سے کہہ دے کے وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے جو آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہوتی ہو اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینہ پر سے گذار کر اور اس کو ڈھانپ کر پہنا کریں اور وہپ صرف اپنے خاوندوں یا اپنے باپوں، یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی (ہم کفو) عورتوں یا جن کے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوئے ہیں یا ایسے ماتحت مردوں پر جو ابھی جوان نہیں ہوئے یا ایسے بچوں پر جن کو ابھی عورتوں کے خاص تعلقات کا علم حاصل نہیں ہوا، اپنی زینت ظاہر کریں ان کے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں اور اپنے پاؤں (زور سے زمین پر) اس لیے نہ مارا کریں کہ وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کو وہ اپنی زینت سے چھپا رہی ہیں، اور اے مومنو! سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ○

اسی طرح اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں ایک اور مقام فرماتا ہے کہ

﴿وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ (الانعام:151)

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور بدیوں کے (بالکل) قریب نہ جاؤ نہ ان میں سے ظاہر (بدیوں) کے نہ چھپی (بدیوں) کے۔

محترم قارئین! یہ تو تھے قرآنی احکامات اب ہم جائزہ لیتے ہیں کہ کیا متنبّی قادیاں مرزا غلام احمد نے ان احکامات کی پیروی کی؟ مفتی صادق نامی شخص مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید خاص تھا۔ اس کے مرزا قادیانی کے ساتھ تعلقات اور قربت کا اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اصحاب بدر کے مقابل اپنی جماعت کے 313 لوگوں کی ایک فہرست مرتب کی جس میں چونسٹھویں نمبر پر مفتی صادق کا نام موجود ہے اور اس مفتی صادق کو مرزا قادیانی نے قادیانی مذہب کا مفتی مقرر کیا ہوا تھا۔ مفتی صادق قادیانی نے مرزا قادیانی کے حالات پر ایک کتاب تحریر کی ہے جس کا نام اس نے "ذکر حبیب" رکھا۔ اس میں مفتی صادق اپنے اور مرزا قادیانی کے تھیٹر یعنی سینما جانے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امرتسر جانے کی خبر سے بعض احباب بھی مختلف شہروں سے وہاں آ گئے۔ چنانچہ کپورتھلہ محمد خان صاحب مرحوم اور منشی ظفر احمد صاحب بہت دنوں وہاں ٹھہرے رہے۔ گرمی کا موسم تھا۔ منشی صاحب اور میں ہر دو نحیف البدن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور چھوٹے قد کے آدمی ہونے کے سبب ایک ہی چارپائی پر دونوں لیٹ جاتے تھے ۔ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا، جو مکان کے قریب ہی تھا اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔ صبح منشی ظفر صاحب نے میری عدم موجودگی کی حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات کو تھیٹر چلے گئے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا: ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔"

(بحوالہ ذکر حبیب از مفتی صادق صفحہ 18)

اب ہم آپ کے سامنے قادیانی لٹریچر سے ہی واضح کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے دور میں تھیٹروں میں کیا ہوتا تھا؟ قادیانی اخبار الحکم میں لکھا ہے کہ

"چنانچہ تھیٹروں میں تماشا کرنے والی عورتیں اس حد تک کپڑے اتار دیتی ہیں ان کے بالکل برہنہ ہونے میں صرف انیس بیس کا فرق رہ جاتا ہے۔"

(قادیانی اخبار الحکم 31 مئی 1901 صفحہ 16)

محترم قارئین! کیا کوئی شریف آدمی یہ پسند کرے گا کہ اس کے کمرے میں اور اس کی موجودگی میں کوئی غیر عورت کپڑے اتار کر غسل کرنا شروع کر دے اور وہ نہ تو اسے اس قبیح حرکت پر روکے اور نہ ہی خود وہاں سے ہٹے۔ بلکہ اس کمرے میں ہی بیٹھا رہے اور اسوقت کوئی تیسرا فرد بھی وہاں موجود نہ ہو۔ یقیناً ایسی بات کو کوئی شریف آدمی پسند نہیں کر سکتا۔ کیونکہ نبی کریم علیہ السلام نے غیر محرم عورت اور مرد کو ایک چارپائی پر اکٹھے بیٹھنے سے بھی منع فرما دیا اور کسی بھی غیر محرم مرد اور عورت کو خلوت میں اکیلے رہنے سے بھی منع فرمایا ہے، بلکہ فرمایا کہ اگر دو غیر محرم مرد و عورت اکٹھے ہوں تو تیسرا وہاں ان میں شیطان ہوتا ہے۔ آیئے ذرا مفتی صادق صاحب ہی کی زبانی مرزا قادیانی کے کردار کو ملاحظہ فرمائیں اور خود فیصلہ کریں کہ کیا ایسا شخص شریف انسان کہلانے کا بھی حق دار ہے؟ چنانچہ مفتی صادق لکھتا ہے کہ

"حضرت مسیح موعود کے اندرون خانہ ایک نیم دیوانی سی عورت بطور خادمہ رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتی تھی۔ ایک دفعہ اس نے کیا حرکت کی کہ جس کمرے میں حضرت صاحب (مرزا قادیانی) بیٹھ کر لکھنے پڑھنے کا کام کرتے تھے وہاں ایک کونے میں گھڑا تھا جس کے پاس پانی کے گھڑے رکھے تھے۔ وہاں اپنے کپڑے اتار کر اور ننگی بیٹھ کر نہانے لگی۔ حضرت صاحب اپنے کام تحریر میں مصروف رہے اور کچھ خیال نہ کیا کہ وہ کیا کرتی ہے۔ جب وہ نہا چکی تو ایک اور خادمہ اتفاقاً آ نکلی اس نے اس نیم دیوانی کو ملامت کی کہ حضرت صاحب کے کمرے میں اور موجودگی کے وقت تو نے یہ کیا حرکت کی تو اس نے ہنس کر جواب دیا: ''انھوں کجھ دیدا ہے'' یعنی اسے کیا دکھائی دیتا ہے۔''

(بحوالہ ذکر حبیب از مفتی صادق صفحہ 38)

محترم قارئین ! اب آپ مرزا قادیانی کا یہ دعوی بھی ساتھ ملائیں اور نتیجہ خود اخذ کریں کہ مرزا قادیانی کا کردار کیسا تھا چنانچہ مرزا قادیانی کے ملفوظات پر مشتمل کتاب میں مرزا قادیانی کا ایک ملفوظ اس طرح ہے کہ

''خود ہم نے کئی دفعہ اس طرح دیکھا ہے کہ تین دیواریں درمیان میں حائل ہیں مگر ہم نے وہ شے دیکھ لی خبر نہیں کہ اس وقت کیا ہوتا ہے دیوار مطلق رہتی ہی نہیں اور آنکھوں سے اس وقت سب کچھ نظر آتا ہے۔

اس مقام پر حضرت اقدس نے ایک واقعہ سنایا کہ

ایک دفعہ ایک خاکروبہ نے ایک جگہ سے میلا اٹھایا اور اس کا ایک حصہ چھوڑ دیا۔ میں جو مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا مجھے نظر آیا کہ اس نے ایک حصہ چھوڑ دیا ہے تو میں نے اس خاکروبہ سے کہا وہ سن کر حیران ہوئی کہ اس نے اندر بیٹھے کیسے دیکھ لیا میں نے اس پر خدا کا شکر ادا کیا کہ یہ باوجود میلے کے سر پر موجود ہونے کے نہیں دیکھ سکتی حالانکہ مجھے اس قدر دور دراز فاصلہ سے دکھا دیا۔''

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 622 طبع چہارم)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

محترم قارئین! نبی کریم ﷺ نے عورتوں سے بیعت لیتے ہوئے کبھی بھی کسی غیر محرم کے ساتھ ہاتھ نہیں ملایا بلکہ نبی ﷺ تو پردے کی اوٹ سے بیعت لیا کرتے تھے۔ مرزا قادیانی اس بات کا خود اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"ہمارے سید و مولیٰ افضل الانبیاء خیر الاصفیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کا تقویٰ دیکھئے کہ وہ ان عورتوں کے ہاتھ سے بھی ہاتھ نہیں ملاتے تھے جو پاکدامن اور نیک بخت ہوتی تھیں اور بیعت کر لینے کے لئے آتی تھیں بلکہ دور بٹھا کر صرف زبانی تلقین توبہ کرتے تھے۔"

(نور القرآن مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 449 از مرزا قادیانی)

مزید ایک مقام پر لکھتا ہے کہ

"یہ اسلام کی اعلیٰ تعلیم کا ایک نمونہ ہے کہ ہرگز قصداً کسی عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھو کہ یہ بدنظری کا پیش خیمہ ہے۔"

(نور القرآن مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 447 از مرزا قادیانی)

اب آپ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ نبی آخر الزمان کا ظل و بروز ہونے کا دعوے دار کس طرح اس کے برعکس غیر محرم عورتوں سے ٹانگیں دبوایا کرتا تھا۔ جس کا تذکرہ مرزا قادیانی کے فرزند مرزا بشیر احمد نے اپنی کتاب "سیرۃ المہدی" میں جو اس نے مرزا کے حالات زندگی پر حدیث کی طرز میں لکھی ہے، میں تفصیل کے ساتھ کیا ہے۔ چنانچہ مرزا بشیر احمد اپنے باپ کے حالات زندگی کا تذکرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہے:

"ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا ہے کہ مجھ سے میری لڑکی زینب بیگم نے بیان کیا کہ میں تین ماہ کے قریب حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں رہی ہوں۔ گرمیوں میں پنکھا وغیرہ اور اسی طرح کی خدمت کرتی تھی۔ بسا اوقات ایسا ہوتا کہ نصف رات یا اس سے زیادہ مجھ کو پنکھا ہلاتے گزر جاتی تھی۔ مجھ کو اس اثناء میں کسی قسم کی تھکان و تکلیف محسوس نہیں ہوتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھی، بلکہ خوشی سے دل بھر جاتا تھا۔ دو دفعہ ایسا موقعہ ہاتھ آیا کہ عشاء کی نماز سے لے کر صبح کی اذان تک مجھے ساری رات خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ پھر بھی اسی حالت میں مجھ کو نہ نیند، نہ غنودگی اور نہ تھکان و تکلیف محسوس ہوئی، بلکہ خوشی اور سرور پیدا ہوتا تھا۔ (موقعہ جو ایسا تھا) اسی طرح جب مبارک احمد صاحب بیمار ہوئے تو مجھ کو ان کی خدمت کے لیے بھی اسی طرح راتیں گزارنی پڑیں۔ تو حضور نے فرمایا کہ زینب اس قدر خدمت کرتی ہے کہ ہمیں اس سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے (آخر کیوں؟) اور آپ کئی دفعہ اپنا تبرک مجھے دیا کرتے تھے۔''

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 789 روایت نمبر 910 طبع چہارم)

''ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ام المومنین نے ایک دن سنایا کہ حضرت صاحب کے ہاں ایک بوڑھی ملازمہ مسماۃ بھانو تھی۔ ایک رات جب کہ خوب سردی پڑ رہی تھی حضور کو دبانے بیٹھی۔ چونکہ وہ لحاف کے اوپر سے دباتی تھی اس لیے اسے یہ پتا نہ لگا کہ جس چیز کو میں دبا رہی ہوں وہ حضور کی ٹانگیں نہیں بلکہ پلنگ کی پٹی ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا بھانو آج بڑی سردی ہے۔ بھانو کہنے لگی: ''ہاں جی تدے تے تہاڈی لتاں لکڑی وانگر ہویاں ہویاں ایں۔'' یعنی جی ہاں جبھی تو آپ کی لاتیں لکڑی کی طرح سخت ہو رہی ہیں۔''

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب نے جو بھانو کو سردی کی طرف توجہ دلائی تو اس میں بھی غالباً یہ جتانا مقصود تھا کہ آج شاید سردی کی شدت کی وجہ سے تمھاری حس کمزور ہو رہی ہے اور تمھیں پتا نہیں لگا کہ کس چیز کو دبا رہی ہوں۔ مگر اس نے سامنے سے اور ہی لطیفہ کر دیا۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ بھانو مذکورہ قادیان کے ایک قریب کے گاؤں بسرا کی رہنے والی تھی اور اپنے ماحول کے لحاظ سے اچھی مخلصہ اور دیندار تھی۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(سیرت المهدی از مرزا بشیر احمد جلد اول صفحہ 722 روایت نمبر 780 طبع چہارم)

"برکت بی بی صاحب اہلیہ حکیم مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم ساکنہ تلونڈی نے بواسطہ لجنۃ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا ہے کہ ایک دن آپ لیٹے ہوئے تھے اور میں پیر دبا رہی تھی۔ کئی طرح کے پھل لیچیاں، کیلے، انجیر اور خربوزوں میں سے آپ نے مجھے بہت سے دیے۔ میں نے ان کو بہت سنبھال کر رکھا کہ یہ بابرکت پھل ہیں، ان کو میں گھر لے جاؤں گی تاکہ سب کو تھوڑا تھوڑا بطور تبرک کے دوں۔ جب میں جانے لگی تو حضور نے امان جان کو فرمایا کہ برکت کو وائی برنم دے دو۔ اس کے رحم میں درد ہے۔ (ایکسٹریکٹ وائی برنم لیکوئڈ ایک دوا رحم کی اصلاح کے واسطے ہوتی ہے) یہ مجھے یاد نہیں کہ کس نے دوا لا کر دی۔ حضور نے دس قطرے ڈال کر بتایا کہ دس قطرے روز صبح پیا کرو۔ میں گھر جا کر پیتی رہی۔"

(سیرت المهدی جلد دوم صفحہ 214 روایت نمبر 1350 طبع چہارم)

"برکت بی بی صاحب اہلیہ حکیم مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم ساکن تلونڈی نے بواسطہ لجنۃ اماء اللہ قادیان بذریعہ تحریر بیان کیا ہے کہ "میں تیسری بار قادیان میں آئی تو میرے پاس ایک کتاب رابعہ بی بی کے قصے کی تھی جسے میں شوق سے پڑھا کرتی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ برکت بی بی! لو یہ درثمین پڑھا کرو۔"

دوا پینے کے بعد مجھے حمل ہو گیا تھا جس کا مجھے علم نہ تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور دو عورتیں بیٹھی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا ہے۔ میں گھبرائی اور تعبیر نامہ دیکھا۔ اس میں یہ تعبیر لکھی تھی کہ جو عورت اپنے آپ کو حائضہ دیکھے وہ کوئی گناہ کرتی ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر سخت رنج ہوا، میں نفل پڑھتی اور توبہ استغفار کرتی اور خدا سے عرض کرتی: یا اللہ! مجھ سے کون سا گناہ ہوا ہے یا ہونے والا ہے؟ تو مجھے اپنے فضل سے بچا اور قادیان آئی۔ حضور کے پاؤں دبا رہی تھی کہ میں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عرض کی: حضور مجھے ایک ایسی خواب آئی ہے جس کو میں حضور کی خدمت میں پیش کرنے سے شرم محسوس کرتی ہوں حالانکہ نہیں آنی چاہیے، کیونکہ حضور تو خدا کے بھیجے ہوئے ہیں۔ آپ سے عرض نہ کروں گی تو کس کے آگے بیان کروں گی۔'' پھر میں نے حضور کی خدمت میں وہ خواب بیان کی۔ حضور نے فرمایا: ''کتاب جو سامنے رکھی ہے وہ اٹھا لاؤ'' میں لے آئی، آپ نے کتاب کھول کر دیکھا اور بتایا کہ ''وہ جو عورت ایسا خواب دیکھے تو اگر حاملہ ہے تو لڑکا پیدا ہوگا اور اگر حاملہ نہیں تو حمل ہو جائے گا۔'' میں نے عرض کی کہ مجھے حضور علیہ السلام کی دو اور دعا سے حمل ہے۔ آپ نے فرمایا: ان شاء اللہ لڑکا پیدا ہوگا۔''

(سیرت المہدی جلد دوم، صفحہ 214 روایت نمبر 51 طبع چہارم)

''محترمہ رسول بی بی صاحبہ اہلیہ حافظ حامد علی صاحب......... نے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت سونے کا زیور پہن کر آئی تو جس پلنگ پر حضرت ام المومنین اور حضور بیٹھے تھے آ کر بیٹھ گئی۔ ہم لڑکیاں دیکھ کر ہنسنے لگیں۔ ہم نے کہا کہ اگر ہمیں بھی سونے کی بالیاں اور کڑے وغیرہ ملتے تو ہم بھی حضور کے پلنگ پر بیٹھتیں۔ حضرت ام المومنین نے حضور کو بتا دیا کہ یہ لڑکیاں ایسا کہہ رہی ہیں۔ حضور ہنس پڑے اور فرمایا کہ ''آ جاؤ لڑکیو! تم بھی بیٹھ جاؤ۔''

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 292 روایت نمبر 1524 طبع چہارم)

''محترمہ عصمت بیگم صاحبہ عرف زمانی اہلیہ حکیم محمد زماں صاحب نے بواسطہ مکرمہ محترمہ مراد خاتون صاحبہ والدہ خلیفہ صلاح الدین صاحب بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک روز حضور علیہ السلام سوئے ہوئے تھے اور میں پیر کی طرف فرش پر بیٹھ کر آہستہ آہستہ پیر دبا رہی تھی۔ حضور کے پیر مبارک کا انگوٹھا ہل رہا تھا۔ اتنے میں اماں جان آئیں اور حضور کو آواز دی کہ سنتے ہو سنتے ہو۔ حضور کی آنکھ کھل گئی۔ حضور نے فرمایا کہ ''تم نے مجھ کو جگا دیا الہام ہو رہا تھا۔ کیا پتہ کہ زمانی کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لیے ہو رہا تھا اس کا بھلا ہو جاتا۔"

۔ میں روز حضور کے پاس دعا کے لیے جاتی تھی۔ حضور ﷺ کی دعا سے اب میری چار لڑکیاں اور ایک لڑکا سلامت ہے۔"

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 285 روایت نمبر 1508 طبع چہارم)

" بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ جوانی کے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تمھارے دادا کی پنشن وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین بھی چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کر لی تو وہ آپ کو پھسلا کر اور دھوکا دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور ادھر ادھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے واپس گھر نہیں آئے اور چونکہ تمھارے دادا کا منشا رہتا تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں۔ اس لیے آپ سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنری کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔ .... والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ ہمیں چھوڑ کر پھر مرزا امام الدین ادھر ادھر پھرتا رہا۔ آخر اس نے چائے کے ایک قافلے پر ڈاکہ مارا اور پکڑا گیا مگر مقدمہ میں رہا ہو گیا۔ حضرت صاحب فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری وجہ سے ہی اسے قید سے بچا لیا ورنہ خواہ وہ خود کیسا ہی آدمی تھا ہمارے مخالف یہی کہتے رہے کہ ان کا ایک چچا زاد بھائی جیل خانہ میں رہ چکا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیالکوٹ کی ملازمت 1864ء 1868ء کا واقعہ ہے۔

(سیرت المہدی روایت نمبر 49 جلد اول صفحہ 38 طبع چہارم)

" بیان کیا حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کسی سفر میں تھے، سٹیشن پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیوی کے ساتھ ٹہلنے لگے۔ یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم صاحب جن کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بہت لوگ اور پھر غیر، ادھر ادھر پھرتے ہیں آپ حضرت صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو کہیں الگ بٹھا دیا جاوے۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ میں نے کہا میں تو نہیں کہتا، آپ کہہ کر دیکھ لیں۔ ناچار مولوی عبدالکریم صاحب خود حضرت صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ حضور لوگ بہت ہیں، بیوی صاحبہ کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا: جاؤ جی، میں ایسے پردے کا قائل نہیں ہوں۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد مولوی عبدالکریم سر نیچے ڈالے میری طرف آئے، میں نے کہا: مولوی صاحب! جواب لے آئے۔"

(سیرت المہدی جلد اول صفحہ 56 روایت نمبر 77 طبع چہارم)

محترم قارئین! آپ نے کذاب داعی نبوت مرزا قادیانی کے کردار کی جھلکیاں قادیانیوں کی اصل کتب کے حوالے سے ملاحظہ کرلیں کہ کس طرح ساری ساری رات غیرمحرم عورتوں سے ٹانگیں دبوانا اور تبرک دینا، لوگوں کو بلیک میل کر کے ان کی بچیوں سے نکاح کی ناکام کوشش کرنا اور کمرے میں غیرمحرم عورت کے برہنہ ہو کر غسل کرتے وقت اسے اس بے غیرتی سے منع کرنے کی بجائے خود وہیں بیٹھے رہنا، کس چیز کی عکاسی کرتا ہے اور سب سے بڑھ کر اپنی بیوی کو ریلوے اسٹیشن پر لے کر بے پردہ ٹہلتے رہنا اور بیوی بھی وہ جسے قادیانی ذریت ام المومنین کہتی ہے، کے ساتھ دیوثیت کا بھرپور مظاہرہ کرنے والا بے غیرت شخص نبی یا ولی تو دور کی بات ہے شریف انسان کہلانے کا بھی حق دار ہوسکتا ہے؟ محترم قارئین! قادیانی کذاب پرلے درجے کا بے غیرت ہی نہیں بلکہ شرابی بھی تھا اور شراب بھی اعلیٰ درجے کی ولایتی پیا کرتا تھا، جسے ٹانک وائن کہتے ہیں۔ لہٰذا مرزا قادیانی کا مرید خاص حکیم محمد حسین قریشی اپنی کتاب "خطوط امام بنام غلام" میں مرزا قادیانی کا ایک خط تحریر کرتا ہے جو درج ذیل ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"محبی اخویم حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیاء خریدنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں۔ مگر ٹانک وائن چاہیے۔ اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔

والسلام

مرزا غلام احمد

(خطوط امام بنام غلام ص 5 مجموعہ مکتوبات مرزا غلام احمد قادیانی صاحب بنام حکیم محمد حسین قریشی صاحب قادیانی مالک دواخانہ رفیق الصحت لاہور)

محترم قارئین! مرزا غلام احمد قادیانی کی ذہنی آوارگی کا اس بات سے بھی اندازہ لگائیں کہ نماز میں خشوع وخضوع کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"یاد رکھنا چاہیے کہ نماز اور یاد الٰہی میں جو کبھی انسان کو حالت خشوع میسر آتی ہے اور وجد اور ذوق پیدا ہو جاتا ہے یا لذت محسوس ہوتی ہے یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس انسان کو رحیم خدا سے حقیقی تعلق ہے جیسا کہ اگر نطفہ اندام نہانی کے اندر داخل ہو جائے اور لذت بھی محسوس ہو تو اس سے یہ نہیں سمجھا جاتا کہ اس نطفہ کو رحم سے تعلق ہو گیا ہے، بلکہ تعلق کے لیے علیحدہ آثار اور علامات ہیں۔ پس یاد الٰہی میں ذوق وشوق جس کو دوسرے لفظوں میں حالت خشوع کہتے ہیں نطفہ کی اسی حالت سے مشابہ ہے جب وہ ایک صورت انزال پکڑ کر اندام نہانی کے اندر گر جاتا ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 192 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 192)

"جیسا کہ نطفہ کبھی حرام کاری کے طور پر کسی رنڈی کے اندام نہانی میں پڑتا ہے تو اس سے بھی وہی لذت، نطفہ ڈالنے والے کو حاصل ہوتی ہے جیسا کہ اپنی بیوی کے ساتھ۔ ایسا ہی بت پرستوں اور مخلوق پرستوں کا خشوع وخضوع اور حالت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذوق وشوق، رنڈی بازوں سے مشابہ ہے۔ یعنی خشوع اور خضوع مشرکوں اور ان لوگوں کو جو محض اغراض دنیویہ کی بنا پر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں اس نطفہ سے مشابہت رکھتا ہے جو حرامکار عورتوں کے اندام نہانی میں جا کر باعث لذت ہوتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ نطفہ میں تعلق پکڑنے کی استعداد ہے مگر صرف حالت خشوع اور رقت اور سوز اس بات پر دلیل نہیں ہے کہ وہ تعلق بھی ہو گیا ہے جیسا کہ نطفہ کی صورت میں جو اس روحانی صورت کے مقابل پر ہی مشاہدہ ظاہر کر رہا ہے۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی عورت کے اندام نہانی میں داخل ہو جائے اور اس کو اس فعل سے کمال لذت حاصل ہو تو یہ لذت اس بات پر دلالت نہیں کرے گی کہ حمل ضرور ہو گیا ہے۔ پس ایسا خشوع اور سوز وگداز کی حالت گو وہ کیسی ہی لذت اور سرور کے ساتھ ہو خدا سے تعلق پکڑنے کے لیے لازمی علامت نہیں ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ 193 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 193)

''اور پھر ایک مشابہت خشوع اور نطفہ میں ہے اور وہ یہ کہ جب ایک شخص کا نطفہ اس کی بیوی یا کسی اور عورت کے اندر داخل ہوتا ہے تو اس نطفہ کا اندام نہانی کے اندر داخل ہونا اور انزال کی صورت پکڑ کر رواں ہو جانا بعینہٖ رونے کی صورت پر ہوتا ہے۔ جیسا کہ خشوع کی حالت کا نتیجہ بھی رونا ہی ہوتا ہے اور جیسے بے اختیار نطفہ اچھل کر صورت انزال اختیار کرتا ہے۔ یہی صورت کمال خشوع کے وقت رونے سے ہوتی ہے کہ رونا آنکھوں سے اچھلتا ہے اور جیسی انزال کی لذت کبھی حلال طور پر ہوتی ہے جب کہ اپنی بیوی سے انسان صحبت کرتا ہے۔ یہی صورت خشوع اور سوز وگداز اور گریہ زاری کی ہے یعنی کبھی خشوع اور سوز وگداز محض خدائے واحد ولاشریک کے لیے ہوتا ہے، جس کے ساتھ کسی بدعت اور شرک کا رنگ نہیں ہوتا۔ یہی وہ لذت سوز وگداز کی ایک لذت حلال ہوتی ہے مگر کبھی خشوع اور سوز وگداز

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اوراس کی لذت بدعات کی آمیزش سے یا مخلوق کی پرستش اور بتوں اور دیویوں کی پوجا میں بھی حاصل ہوتی ہے۔ مگر وہ حرام کاری میں جماع سے مشابہ ہوتی ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم صفحہ 196 مندرجہ روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 196)

اپنی تحریروں کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ

"اور میرے مضامین نازک اندام عورتوں کی طرح تھے، پس حسن کے ساتھ، پھر اس آواز کے ساتھ جو بطور قبا کے تھی، دل اس کی طرف جھک گئے، اور میرے کلمے آئینہ کی طرح صاف کیے گئے ہیں۔ پس تعجب کرنے والے کی نظر اس کو ٹکٹکی لگا کر دیکھتی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ نرم اندام عورتیں اسراء کی ہمارے لیے ننگی ہوگئیں اور غیروں سے وہ چھپنے والیوں کی طرح دور ہوگئیں۔ اور جب کہ وہ ہودہ سے زینت کے ساتھ نکلیں۔ پس ان کا حسن اندام دیکھنے والوں کا دل لے گیا۔ اور جب ان کا حسن اپنے نور کے ساتھ چمکا پس اندھیرایوں چلا گیا جیسا کہ وہ لوگ جو اپنے گھروں سے آوارہ پھرتے ہیں اور معشوقوں میں سے بہت کم ہوگا جس کا حسن ہمارے ان باکرہ مضامین کی طرح ہوگا اور رخسار روشن ہوں گے اور جب میں نے خدا سے کلمات فصاحت طلب کیے پس میں اپنے رب سے گوناگوں فصاحت کلام دیا گیا۔"

(حجۃ اللہ صفحہ 99,90 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 247,238)

محترم قارئین! مرزاغلام احمد قادیانی کو خوابوں میں بھی نہ صرف ننگے مرد نظر آتے تھے بلکہ غیر محرم عورتیں بھی برہنہ نظر آیا کرتی تھیں اور قادیانی حضرات نے ان غلیظ خوابوں کو وحی و الہام کا نام دے کر اپنی مقدس کتاب تذکرہ میں بھی درج کیا ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

اور ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا محمد حسین (مولانا محمد حسین بٹالوی) کے مکان پر گیا ہوں اور میرے ساتھ ایک جماعت ہے اور ہم نے وہیں نماز پڑھی اور میں نے امامت کروائی اور مجھے خیال گزرا کہ مجھ سے نماز میں یہ غلطی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ہے کہ میں نے ظہر یا عصر میں سورہ فاتحہ کو بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ پھر مجھے معلوم ہوا کہ میں نے سورہ فاتحہ بلند آواز سے نہیں پڑھی بلکہ صرف تکبیر بلند آواز سے کہی۔ پھر جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ محمد حسین ہمارے مقابل پر بیٹھا ہے اور اس وقت مجھے اس کا سیاہ رنگ معلوم ہوتا ہے اور بالکل برہنہ ہے۔ پس مجھے شرم آئی کہ میں اس کی طرف نظر کروں۔ پس اس حال میں وہ میرے پاس آ گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ وقت نہیں آیا کہ صلح کرے اور کیا تو چاہتا ہے کہ تجھ سے صلح کی جائے۔ اس نے کہاں ہاں۔ پس وہ بہت نزدیک آیا اور بغلگیر ہوا۔''

(سراج منیر صفحہ 78 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 80)

''25 جولائی 1892ء مطابق 20 ذی الحجہ 1309ھ روز دوشنبہ'' آج میں نے بوقت صبح صادق ساڑھے چار بجے دن کے خواب میں دیکھا کہ ایک حویلی ہے۔ اس میں میری بیوی والدہ محمود اور ایک عورت بیٹھی ہے۔ تب میں نے ایک مشک سفید رنگ میں پانی بھرا ہے اور اس مشک کو اٹھا کر لایا ہوں۔ اور وہ پانی لا کر اپنے گھڑے میں ڈال دیا ہے۔ میں پانی کو ڈال چکا تھا کہ عورت جو بیٹھی ہوئی تھی یکا یک سرخ اور خوش رنگ لباس پہنے ہوئے میرے پاس آ گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جوان عورت ہے۔ پیروں سے سر تک سرخ لباس پہنے ہوئے۔ شاید جالی کا کپڑا ہے۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ یہ وہی عورت ہے جس کے لیے اشتہار دیے تھے۔ لیکن اس کی صورت میری بیوی کی صورت میں معلوم ہوئی۔ گویا اس نے دل میں کہا کہ میں آ گئی ہوں۔ میں نے کہا: یا اللہ آ جاوے اور پھر وہ عورت مجھ سے بغلگیر ہوئی۔ اس کے بغلگیر ہوتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ فَالْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس سے دو چار روز پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ روشن بی بی میرے دالان کے دروازے پر آ کھڑی ہوئی ہے اور میں دالان کے اندر بیٹھا ہوا ہوں۔ تب میں نے کہا: آ روشن بی بی اندر آ جا۔"

(رجسٹر متفرق یادداشتیں حضرت مسیح موعود صفحہ 33 مندرجہ تذکرہ صفحہ 159 طبع چہارم)

(iv) گالی گلوچ اور مرزا قادیانی:

محترم قارئین! اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾

(سورۃ النور: 4)

ترجمہ از تفسیر صغیر: اور جو لوگ پاک دامن عورتوں پر الزام لگاتے ہیں پھر چار گواہ مہیا نہیں کرتے تو (ان کی سزا یہ ہے کہ) ان کو اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی قبول نہ کرو اور وہ لوگ (اپنے اس فعل کی وجہ سے شریعت اسلامی کی اطاعت سے خارج ہیں۔

محترم قارئین! اسی آیت کریمہ کو سامنے رکھ کر اب آپ مرزا غلام احمد قادیانی کی درج ذیل تحریر کو سامنے رکھ کر خود فیصلہ کریں کہ کیا اس نے پاکباز عورتوں پر ت بلا وجہ تہمت نہیں لگائی اور کیا وہ اب اس قابل ہے کہ کسی بھی مسئلے پر اس کی گواہی قبول کی جائے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے کہ

"جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔"

(انوار الاسلام صفحہ 30، مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 31)

"تلك الكتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة و ينفع من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

معارفها ویقبل ویصدق دعوتی الاذریة البغایا۔"

یعنی میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے، مگر کنجریوں یعنی بدکار عورتوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔

(آئینہ کمالات اسلام، مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 547-548)

محترم قارئین! مرزا قادیانی کی اصل عبارت عربی میں ہے اور مرزا قادیانی نے لفظ بغایا کا ترجمہ انجام آتھم ص 282 مندرجہ روحانی خزائن ج 11 ص 282 پر "نسل بدکاراں" کیا ہے۔ اور اسی طرح اپنی کتاب خطبہ الہامیہ ص 69 مندرجہ روحانی خزائن ج 16 ص 49 پر عربی عبارات (وَالتَّشَوُّقِ إِلَى رَقْصِ الْبَغَايَا) کا ترجمہ (اور شوق کرنا بازاری عورتوں کی طرف) کیا ہے۔ اور مرزا قادیانی اپنی کتاب "نور الحق" حصہ اول صفحہ 123 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 163 پر رقم طراز ہے:

"واعلم ان کل من هو من ولد الحلال ولیس من ذریة البغایا ونسل الدجال فیفعل امراً من امرین اما کف اللسان بعد وترک الافتراء والمین واما تالیف الرسالة کرسالتنا۔"

ترجمہ: اور جاننا چاہیے کہ ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے، اور خراب عورتوں کی اولاد اور دجال کی نسل میں سے نہیں ہے وہ دو باتوں میں سے ایک بات ضرور اختیار کرے گا یا تو بعد اس کے دروغ گوئی اور افترا سے باز آجائے یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کرے گا۔"

محترم قارئین! مرزا قادیانی نے مندرجہ بالا عبارت میں بھی لفظ بغایا کا ترجمہ خراب عورتیں کیا ہے۔ اس سے آپ قادیانی "سلطان القلم" کے قلم سے نکلے ہوئے نادر نمونے ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ وہ لوگ جن کی عزت مآب مائیں اپنی عفت وعصمت کی محافظ ہیں اور ان کے چہرے کو بھی کسی غیر محرم نے نہیں دیکھا، قادیانی دجال کی کتابوں کو محبت کی نظر سے نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے اور قادیانی دجال کی دعوت قبول نہ کرنے کی وجہ سے بدکار اور کنجریاں کہلائی گئی ہیں۔
محترم قارئین! نبی کریم ﷺ نے گالی گلوچ کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے بلکہ یہاں تک فرمایا کہ

وَ عَنْ عَبْدِاللّٰه ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

ترجمہ: ''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔''

جبکہ اس کے برعکس مرزا قادیانی کی کتب میں بے شمار گندی گالیاں موجود ہیں جو امت مسلمہ کے جید علماء کو دی گئی ہیں۔ اور اسی طرح عیسائیوں اور آریاؤں الغرض اپنے تمام مخالفوں پر دشنام طرازیاں کی گئی ہیں۔ جب مرزا قادیانی کی زندگی میں ہی لوگوں نے اعتراض کیا کہ مرزا قادیانی نے عیسائیوں اور آریاؤں کے بارے میں نہ صرف سخت زبان استعمال کی ہے۔ بلکہ اخلاق سے گرے ہوئے الفاظ بھی استعمال کیے ہیں جس کی وجہ سے ان غیر مسلموں کی طرف سے نبی کریم علیہ السلام اور اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس پر کیچڑ اچھالا گیا جب اس پر اعتراض ہوا تو اس کے جواب میں مرزا قادیانی نے اپنے دفاع میں جو کچھ تحریر کیا اس سے نہ صرف توہین قرآن کا ارتکاب ہوا بلکہ غیر مسلموں (ہندوؤں، عیسائیوں اور آریاؤں) کو قرآن مقدس پر کیچڑ اچھالنے کا خوب موقع ملا۔ ذرا قادیانی ''سلطان القلم'' کا توہین قرآن پر مبنی جواب بھی ملاحظہ کریں چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے۔
ایک نہایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔
مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے۔
لیکن قرآن شریف سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔۔۔۔۔۔ایسا ہی ظاہر ہے کہ
کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے، لیکن قرآن شریف نہ صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِندَ اللَّهِ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾

ایسا ہی ظاہر ہے کہ کسی خاص آدمی کا نام لے کر یا اشارہ کے طور پر اس کو نشانہ بنا کر گالی دینا زمانہ حال کی تہذیب کے برخلاف ہے۔ لیکن خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں بعض کا نام ابولہب اور بعض کا نام کلب اور خنزیر رکھا اور ابوجہل تو خود مشہور ہے۔ ایسا ہی ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کیے ہیں۔''

(ازالہ اوہام صفحہ 27,26 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 حاشیہ صفحہ 116,115)

محترم قارئین! آیئے اب مرزا قادیانی کی گالیوں کے نمونے بھی ملاحظہ کرلیں چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

ان العدا صاروا خنازیر الفلا

ونسائهم من دونهم الا کلب

ترجمہ: ''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔''

(نجم الہدیٰ صفحہ 53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 53)

''اے بدذات فرقہ مولویو! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو! تم پر افسوس! کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔''

(انجام آتھم حاشیہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 حاشیہ صفحہ 21)

''اگر عبدالحق اس بات پر اصرار کرتا ہے تو وہی قسم کھاوے اور اگر محمد حسین بٹالوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس خیال پر زور دے رہا ہے تو وہی میدان میں آوے اور اگر مولوی احمد اللہ امرتسری یا ثناء اللہ امرتسری ایسا ہی سمجھ رہا ہے تو انھیں پر فرض ہے کہ قسم کھانے سے اپنا تقویٰ دکھلاویں.........مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے؟ ہرگز نہیں کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔''

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ 25 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 حاشیہ صفحہ 309)

''دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لیے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔ اے مردار خور مولویو! اور گندی روحو تم پر افسوس کہ تم نے میری عداوت کے لیے اسلام کی سچی گواہی کو چھپایا۔ اے اندھیرے کے کیڑو۔''

(انجام آتھم صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 305)

محترم قارئین! قرآن مقدس کی تعلیم تو یہ ہے کہ

﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (الانعام :108)

ترجمہ: ''گالی مت دو ان کو جن کی یہ لوگ اللہ تعالی کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ جہالت کی وجہ سے حد سے گزر کر اللہ تعالی کی کی شان میں گستاخی کریں گے۔''

قارئین کرام! عیسائی یسوع مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کو خدا مانتے ہیں اور مرزا قادیانی یسوع مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کے بارے میں لکھتا ہے کہ

☆ ''آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

(انجام آتھم ص 7 مندرجہ روحانی خزائن ج 11 ص 291)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

☆ ''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔''

(کشتی نوح ص 73، مندرجہ روحانی خزائن ج 19 ص 71)

☆ ''پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے، اس کی تخم ریزی مسیح نے کی۔''

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 423 طبع چہارم)

☆ ''لیکن مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام ''حصور'' رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔''

(دافع البلاء صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 220)

☆ ''مسیح تو خود کنجریوں سے تیل ملواتا رہا۔ اگر استغفار کرتے تو یہ حالت نہ ہوتی.......... مفتی محمد صادق جو کتاب سنایا کرتے ہیں جس میں مشیعہ عورت کا اور مشیع یہودی عاشق سلومی کا ذکر ہے کہ وہ عورت سلومی مشیع کو چھوڑ کر یسوع کے شاگردوں میں جاملی۔ اس لیے اس مشیع نے یہ سارا منصوبہ صلیب کا بنایا۔ گویا ایک عورت کے واقعہ نے ان کی صلیب تک نوبت پہنچائی.......... ان کے نزدیک زیادہ شادیاں کرنا گناہ ہے مگر ایک بازاری عورت عطر ملتی ہے، تیل بالوں کو لگاتی ہے، بالوں کو کنگھی کرتی ہے اور یہ مہنت کی طرح بیٹھے ہوئے مزے سے سب کرواتے جاتے ہیں.......... ان کو کنجریوں سے کیا تعلق تھا۔ اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اگر کہو کہ اس کنجری نے توبہ کی تھی تو کنجری کی توبہ کا کیا اعتبار............ ایک طرف توبہ کرتی ہیں اور ایک طرف پھر موڑھے پر بازار میں جا بیٹھتی ہیں.......... پھر شراب کو دیکھو کہ تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اس کی تخم ریزی مسیح نے کی۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 422 طبع چہارم)

☆ "یورپ جو زنا کاری سے بھر گیا اس کا کیا سبب ہے۔ یہی تو ہے کہ نامحرم عورتوں کو بے تکلف دیکھنا عادت ہو گیا اول تو نظر کی بدکاریاں ہوئیں۔ پھر معانقہ بھی ایک معمولی امر ہو گیا۔ پھر اس سے ترقی ہو کر بوسہ لینے کی بھی عادت پڑی، یہاں تک کہ استاد جوان لڑکیوں کو اپنے گھروں میں لے جا کر یورپ میں بوسہ بازی کرتے ہیں اور کوئی منع نہیں کرتا ہے۔ تھیٹریوں پر فسق و فجور کی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ تصویروں میں نہایت درجہ کی بدکاری کا نقشہ دکھایا جاتا ہے۔ عورتیں خود چھپواتی ہیں کہ میں ایسی خوبصورت ہوں اور میری ناک ایسی ہے اور آنکھ ایسی ہے اور ان کے عاشقوں کے ناول لکھے جاتے ہیں اور بدکاری کا ایسا دریا بہہ رہا ہے کہ نہ تو کانوں کو بچا سکتے ہیں اور نہ آنکھوں کو، نہ ہاتھوں کو، نہ منہ کو۔ یہ یسوع صاحب کی تعلیم ہے۔ کاش! ایسا شخص دنیا میں نہ آیا ہوتا۔"

(نور الانوار صفحہ 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 417)

☆ "ایک کنجری خوب صورت ایسی قریب بیٹھی ہے گویا بغل میں ہے۔ کبھی ہاتھ لمبا کر کے سر پر عطر مل رہی ہے، کبھی پیروں کو پکڑتی ہے، اور کبھی اپنے خوشنما اور سیاہ بالوں کو پیروں پر رکھ دیتی ہے اور گود میں تماشہ کر رہی ہے۔ یسوع صاحب اس حالت میں وجد میں بیٹھے ہوئے ہیں اور کوئی اعتراض کرنے لگے تو اس کو جھڑک دیتے ہیں۔ اور طرفہ یہ کہ عمر جوان اور شراب پینے کی عادت اور پھر مجرد۔ اور ایک خوب صورت کسبی عورت سامنے پڑی ہے۔ جس کے ساتھ جسم لگا رہی ہے۔ کیا یہ نیک آدمیوں کا کام ہے۔ اور اس پر کیا دلیل ہے کہ اس کسبی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چھونے سے یسوع کی شہوت نے جنبش نہیں کی تھی۔ افسوس کہ یسوع کو یہ بھی میسر نہیں تھا کہ اس فاسقہ پر نظر ڈالنے کے بعد اپنی کسی بیوی سے صحبت کر لیتا۔ کم بخت زانیہ کے چھونے سے اور نازو ادا کرنے سے کیا کچھ نفسانی جذبات پیدا ہوئے ہوں گے اور شہوت کے جوش نے پورے طور پر کام کیا ہوگا۔ اسی وجہ سے یسوع کے منہ سے یہ بھی نہ نکلا کہ اے حرام کار عورت! مجھ سے دور رہ۔ اور یہ بات انجیل سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ عورت طوائف میں سے تھی اور زنا کاری میں سارے شہر میں مشہور تھی۔''

(نور القرآن صفحہ 74، مندرجہ روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 449)

محترم قارئین! آپ نے قرآن مقدس کی آیات کے تناظر میں قادیانی دجال کی ان تحریروں کو مطالعہ کر لیا جب قادیانی ذریت کے سامنے مرزا قادیانی کی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی گستاخی پر مبنی یہ تحریریں پیش کی جاتی ہیں تو جواب ملتا ہے کہ اس دور میں عیسائی نبی کریم علیہ السلام کے خلاف الزامات لگاتے تھے اور انہی کی انجیل کی عبارتوں کی مرزا صاحب نے تشریح کی ہے اور یہ الزامی جواب ہے جس کے بارے میں مرزا قادیانی خود لکھتا ہے:

''ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے، وہ الزامی جواب کے رنگ میں اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کیے ہیں۔''

(چشمہ مسیحی صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 326)

محترم قارئین! یہی اصول اپنا کر جب عیسائیوں نے نبی کریم علیہ السلام کی شانِ اقدس میں گستاخی کی تو مرزا قادیانی نے ان کے اس انداز کو بد طریق قرار دیا، لیکن خود اس بد طریق پر عمل کیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''جس طرح یہود محض تعصب سے حضرت عیسیٰ اور ان کی انجیل پر حملے کرتے ہیں، اسی رنگ کے حملے عیسائی قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ پر کرتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں کو مناسب نہ تھا کہ اس بدطریق میں یہودیوں کی پیروی کرتے۔''

(چشمہ مسیحی صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 337)

محترم قارئین! حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے گستاخان رسول ﷺ عیسائیوں کو غیرت مند مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہونے سے بچانے کے لیے یہ خیانت کی جس کے بارے میں خود لکھتا ہے:

''میں اس بات کا اقراری ہوں کہ جب کہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہوگئی اور حد اعتدال سے بڑھ گئی بالخصوص پرچہ نور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں اور مؤلفین نے ہمارے نبی ﷺ کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کیے کہ یہ شخص ڈاکو تھا، چور تھا، زنا کار تھا اور صدہا پرچوں میں شائع کیا کہ یہ شخص اپنی لڑکی پر بدنیتی سے عاشق تھا اور بایں ہمہ جھوٹا تھا اور لوٹ مار اور خون کرنا اس کا کام تھا تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں میں یہ جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے ان کلمات کا سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو تب میں نے ان کے جوشوں کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی سمجھا کہ اس عام جوش کے دبانے کے لیے حکمت عملی یہی ہے کہ ان تحریرات کا قدرے سختی سے جواب دیا جائے تا سریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو۔ تب میں نے بمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی کیونکہ میرے کانشنس نے قطعی طور پر مجھے فتویٰ دیا کہ اسلام میں جو بہت سے وحشیانہ جوش والے آدمی موجود ہیں ان کے غیظ وغضب بجھانے کے لیے یہ طریق کافی ہوگا کیونکہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا۔ سو یہ میری پیش بینی کی تدبیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صحیح نکلی۔ ان کتابوں کا یہ اثر ہوا کہ ہزار ہا مسلمان جو پادری عماد الدین وغیرہ لوگوں کی تیز اور گندی تحریروں سے اشتعال میں آ چکے تھے یک طرفہ ان کے اشتعال فرو ہو گئے .... سو مجھ سے پادریوں کے مقابل جو کچھ وقوع میں آیا یہی ہے کہ حکمت عملی سے بعض وحشی مسلمانوں کو خوش کیا گیا اور میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اول درجہ خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں۔''

(تریاق القلوب صفحہ ب ج ،مندرجہ روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 490-491)

آخر میں یہ بات بھی واضح کرتا چلوں کہ مرزا قادیانی کے نزدیک یسوع، مسیح اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی شخصیت کے نام ہیں چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں۔''

(راز حقیقت صفحہ 19 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 171)

''وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے، دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔''

(توضیح مرام صفحہ 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 52)

محترم قارئین! یہ تھا مرزا قادیانی کا عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرنے کا اصل مقصد یعنی عیسائیوں کو بچانا اور اپنے آقا انگریز کو خوش رکھنا۔ مندرجہ بالا تحریروں کو مدنظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کا یہ دعوی بھی ملاحظہ فرمائیں چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

''خدا نے میرا نام مسیح موعود رکھا یعنی ایک شخص جو عیسیٰ مسیح کے اخلاق کے ساتھ ہمرنگ ہے۔''

(کشف الغطاء صفحہ 16 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 192)

''اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے''

(کشتی نوح صفحہ 49 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 53)

''میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رکھتی ہے۔"

(تحفہ قیصریہ صفحہ 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 273)

محترم قارئین! اب اگر ہم یہ تسلیم کریں کہ مرزا قادیانی کو مسیح ابن مریم کو ہر پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے تو پھر جتنے عیوب مرزا قادیانی نے مسیح علیہ السلام میں بیان کیے ہیں تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ وہ تمام عیب مرزا قادیانی میں بھی موجود تھے۔

محترم قارئین! یہ تو تھے مرزا قادیانی کی عیسائیوں کے خدا یعنی عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تحاریر اب آپ ہندو آریوں کے خدا کے بارے میں بھی مرزا قادیانی کا انداز تحریر ملاحظہ فرمائیں چنانچہ لکھتا ہے کہ

"پرمیشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں)"

(چشمہ معرفت صفحہ 106 مندرجہ روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 163)

(v) لعنت بازی اور مرزا قادیانی کی ظلیت:

محترم قارئین! لعنت یہ ہے کہ کسی کو دھتکارنا (فٹے منہ کہنا) اور اللہ کی رحمت سے دور کرنا اور مومن کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ لعنت کرنے والا اور طعنہ دینے والا نہیں ہوتا اور نہ ہی بے حیا اور فحش گو ہوتا ہے۔ لعنت کرنا، طعنے دینا، گالی گلوچ کرنا، بے حیائی اور فحش گوئی منافقین کی خوبیاں ہیں اسی ضمن میں چند احادیث ملاحظہ فرمائیں:

(1)......ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا:

((لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ))

(صحيح بخاری: ٧/٢٢٣ ، صحيح مسلم: ١/١٠٤)

ترجمہ: "مومن کو لعن طعن کرنا اس کے قتل کے برابر ہے۔"

(2)......حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: ((لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ ، وَلَا اللَّعَّانِ ، وَلَا الْفَاحِشِ ، وَالْبَذِی)) (الترمذی حسن ٤/٣٥٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن نہ تو طعنہ دینے والا ہوتا ہے، نہ لعنت کرنے والا، نہ بے حیا اور نہ ہی فحش گو"۔

محترم قارئین! اب آپ لعنت بازی کے بارے میں مرزا قادیانی کا مؤقف بھی ملاحظہ فرمائیں اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا عمل بھی۔ پھر خود جائزہ لیں کہ ایسے قول وفعل میں تضاد والا شخص کیونکر نبی کریم علیہ السلام کا کامل ظل ہوسکتا ہے؟ مرزا قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم ص 356 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 456 پر رقم طراز ہے کہ

"لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعان نہیں ہوتا۔"

اس کے برعکس ہم مرزا قادیانی کے اپنے عمل کو دیکھتے ہیں تو کسی پر دس ہزار بار لعنت کرتا ہے تو کسی پر ایک ہزار بار۔ اب دیکھیے کہ معمولی شعور کا حامل شخص بھی کسی پر ایک ہزار بار لعنت کرنا چاہے تو یہی کہے گا کہ تم پر ایک ہزار بار لعنت۔ جبکہ قادیانی سلطان القلم کا کردار اس کے برعکس ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی رقم طراز ہے کہ

"پس ان پر خدا کی طرف سے ہزار بار لعنت ہے۔ پس چاہیے کہ تمام قوم کہے آمین

1 لعنت، 2 لعنت، 3 لعنت، 4 لعنت، 5 لعنت، 6 لعنت، 7 لعنت، 8 لعنت، 9 لعنت، ۔۔۔۔۔ 997 لعنت' 998 لعنت' 999 لعنت، 1000 لعنت۔"

(نور الحق ص 118-122 مندرجہ روحانی خزائن ج 8 ص 158-162)

"ایسا ہی ذرا انصاف کرنا چاہیے کہ کس قوت اور چمک سے کسوف اور خسوف کی پیشگوئی پوری ہوئی اور ہمارے دعوی پر آسمان نے گواہی دی مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرہ ." (یعنی ان پر دس لاکھ جوتے اور اللہ کی لعنتیں)

(ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 45 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 329,330)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(vi) جھوٹی گواہی اور مرزا قادیانی کی ظلیت :۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَى أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا (النساء: 135)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! انصاف پر پوری طرح قائم رہنے والے، اللہ کے لیے شہادت دینے والے بن جاؤ، خواہ تمھاری ذاتوں یا والدین اور زیادہ قرابت والوں کے خلاف ہو، اگر کوئی غنی ہے یا فقیر تو اللہ ان دونوں پر زیادہ حق رکھنے والا ہے۔ پس اس میں خواہش کی پیروی نہ کرو کہ عدل کرو اور اگر تم زبان کو پیچ دو، یا پہلو بچاؤ تو بے شک اللہ اس سے جو تم کرتے ہو، ہمیشہ سے پوری طرح با خبر ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (المائدۃ: 8)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر خوب قائم رہنے والے، انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمھیں ہرگز اس بات کا مجرم نہ بنا دے کہ تم عدل نہ کرو۔ عدل کرو، یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو، بے شک اللہ اس سے پوری طرح با خبر ہے جو تم کرتے ہو۔

قارئین کرام! ان دونوں آیات کریمہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں گواہی کو چھپانا یا جھوٹی گواہی دینا کبیرہ گناہ ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا کامل ظل ہونے کے دعویدار اور کامل اتباع کی وجہ سے نبوت ملنے کے دعویدار مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی کا اس حوالے سے کیسا کردار تھا؟ مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک صحابی، قادیانی جماعت کا مفتی اور مرزا قادیانی کی زندگی میں قادیانیوں کے آفیشل اخبار ''بدر'' کا ایڈیٹر مفتی محمد صادق اپنی کتاب ''ذکر حبیب'' میں لکھتا ہے کہ

''۱۸۹۶،۹۷ء میں ایک عرب صاحب عبداللہ نام قادیاں تشریف لائے اور کچھ عرصہ یہاں رہنے کے سبب ایک خاص انس اور ایمان اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوا۔ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کر کے قادیاں ہی میں رہنے لگے اور حضرت مولوی نوردین صاحب سے علم طب حاصل اور بہت عرصہ یہاں رہنے کے بعد اپنے وطن کو واپس چلے گئے۔ اور بغداد میں ایک مطب کھولا اس کے کچھ عرصہ بعد افواہاً معلوم ہوا کہ عبداللہ کو وہاں کی ترکی گورنمنٹ نے کسی معاملہ میں گرفتار کیا ہے اور اس نے اپنا بیان یہ لکھوایا ہے کہ میں ترکی رعیت نہیں ہوں بلکہ ہندوستانی ہوں اور پنجاب کے شہر قادیاں میں میرا گھر ہے وہاں میرا باپ نوردین اور بھائی محمد صادق رہتے ہیں اور وہاں میرا ایک باغ بھی ہے۔ میں نے مسجد مبارک میں ہنستے ہوئے حضرت مسیح موعود حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ عبداللہ نے بڑی غلطی کی جو ایسا ایسا بیان دیا اور یہ سارا واقعہ سنایا۔ اس بات کو سن کر میں نے دیکھا کہ حضور کا چہرہ غمناک سا ہوا اور آپ نے فرمایا! مفتی صاحب معلوم نہیں وہ بے چارہ کس مصیبت میں ہے اور وہاں کی حکومت اور پولیس وغیرہ اس کو کس تکلیف میں گرفتار کر رہی ہے آپ کے ساتھ اس کی محبت ایسی ہی تھی جیسی بھائیوں سے ہوتی ہے اور مولوی صاحب بھی اس کی ایسی ہی پرورش کرتے تھے جیسے بیٹوں کی کی جاتی ہے اور ہمارا باغ تو مریدوں کا ہی ہے۔ اگر وہ اس طرح مصیبت سے بچ سکتا ہے تو ہم اس کو ہی دے دیں گے۔ اگر آپ سے کوئی پولیس والا دریافت کرنے آوے تو آپ اس کے بیان کی تردید نہ کریں تاکہ وہ مصیبت سے بچ جائے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(ذکر حبیب صفحہ 46,47 از مفتی صادق)

قارئین کرام! اب آپ خود دیکھئے کہ مرزا جی کا ایک مرید کسی جرم میں پکڑے جانے پر کس طرح دیدہ دلیری سے جھوٹ بول رہا ہے اور مرزا جی اپنے مرید کو بچانے کے لئے کس طرح اپنے ہی مرید خاص کو جھوٹی گواہی دینے کا حکم صادر کر رہے ہیں جبکہ قرآن کریم میں تو اللہ رب العزت کا واضح حکم ہے کہ

يَـا أَيُّهَـا الَّـذِيـنَ آمَـنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ (النساء: 135)

ترجمہ از تفسیر صغیر:۔یعنی اے ایماندارو! تم پوری تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے (اور) اللہ کے لئے گواہی دینے والے بن جاؤ گو (تمہاری گواہی) تمہارے اپنے (خلاف) یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف (پڑتی) ہو۔

اب آپ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مرید کو جھوٹی گواہی دینے کا حکم دے اللہ تعالی کے حکم کی صریح نافرمانی نہیں کی؟ اگر کی ہے اور یقیناً کی ہے تو وہ کون سی کامل اطاعت تھی جس کی بنا پر مرزا جی کو نبوت ملی اور شریعت محمدیہ کی مخالفت کر کے وہ نبی کریم ﷺ کا کامل ظل کیسے بن گیا؟ فتدبروا

محترم قارئین! یہاں پر قادیانی حضرات علماء اسلام اور ملت اسلامیہ میں پائی جانے والی انہی خرابیوں کو مقابلے میں پیش کر سکتے ہیں تو اس کا سادہ سا جواب یہ ہے کہ کسی بھی عالم نے کامل اطاعت کی بنیاد پر نبی ﷺ کے ظل ہونے کا دعوی نہیں کیا اور نہ ہی قادیانی حضرات کسی عالم کے مقام اور مرزا قادیانی کے مقام و مرتبے میں برابر جانتے ہیں۔

محترم قارئین! یہ تھے مرزا قادیانی کی کامل اطاعت رسول ﷺ کے چند نمونے جن کی بنیاد پر وہ دعوی کرتا ہے کہ مجھے ظلی بروزی نبوت ملی ہے۔

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تاثرات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

آپ ﷺ کی وفات کے بعد کئی ایک جھوٹی نبوت کے دعویدار اٹھے اور مرور زمانہ کے ساتھ ختم ہوتے چلے گئے اور ان کے چند ایک متبعین بھی ہلاکت وتباہی سے دوچار ہوتے گئے حتی کہ مرزا غلام احمد قادیانی آیا اور اس نے تاویلات باطلہ اور آرائے باردہ کے ساتھ ظلی اور بروزی نبی کی اصطلاحات ایجاد کر کے دعوی نبوت کر دیا۔

ہر باطل کے مقابل اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی ھادی اور راہنما کھڑا کر دیتا ہے مرزے کے دعوے کے بعد کئی ایک علماء نے اس کی تردید تقریر و تحریر کے ساتھ ہر محاذ پر کی۔

یہ لوگ اسلام کے لبادے میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی پوری آب وتاب کے ساتھ سازش کرتے نظر آتے ہیں مرزا کے اسی ظلی اور بروزی دعووں کی قلعی کھولنے کے لئے محترم عبید اللہ لطیف صاحب نے بھی قلم اٹھایا ہے اللہ ان کے زور قلم میں اضافہ فرمائے آمین

فضیلۃ الشیخ مفتی ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

جناب عبید اللہ لطیف کی دونوں کتابیں "مقام صحابہ اور فتنہ قادیانیت" اور "قادیانی ظل اور بروز کی حقیقت" بڑے عرصے بعد رد قادیانیت کے سلسلے میں بہت بڑا کام زبان خوبصورت طرز بیاں دلنشیں اور سواد تو علم کا ذخیرہ ہے عبید اللہ لطیف کا یہ کام اس جدید دور میں فتنہ قادیانیت کے بارے میں غلط معلومات کے خاتمے کا باعث بنے گا اور امت مسلمہ کو ان کی خطرناک چالوں سے آگاہ کرے گا۔

اوریا مقبول جان لاہور

مجاہد ختم نبوت جناب عبید اللہ لطیف کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ گذشتہ کئی برسوں سے تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ایک بہادر اور ذمہ دار سپاہی کی طرح ڈٹے ہوئے ہیں۔ یہ سعادت ہر کسی کے حصہ میں نہیں آتی بلکہ قدرت جن خوش نصیبوں پر مہربان ہوتی ہے، وہی اس سے بہرہ مند ہوتے ہیں۔ یعنی یہ "ایں سعادت بزور بازو نیست" والا معاملہ ہے۔

قادیانیت کے خلاف جناب عبید اللہ لطیف کی نئی کتاب "قادیانی ظل و بروز کی حقیقت" کا مسودہ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس کتاب میں انہوں نے ظل و بروز کی بنیاد پر جھوٹے مدعی نبوت آنجہانی مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کا قرآن وحدیث کی روشنی میں بے لاگ تجزیہ کر کے اسے بیچ چوراہے میں لا کھڑا کیا ہے۔

محمد متین خالد لاہور

خاتم النبیین اکیڈمی فیصل آباد